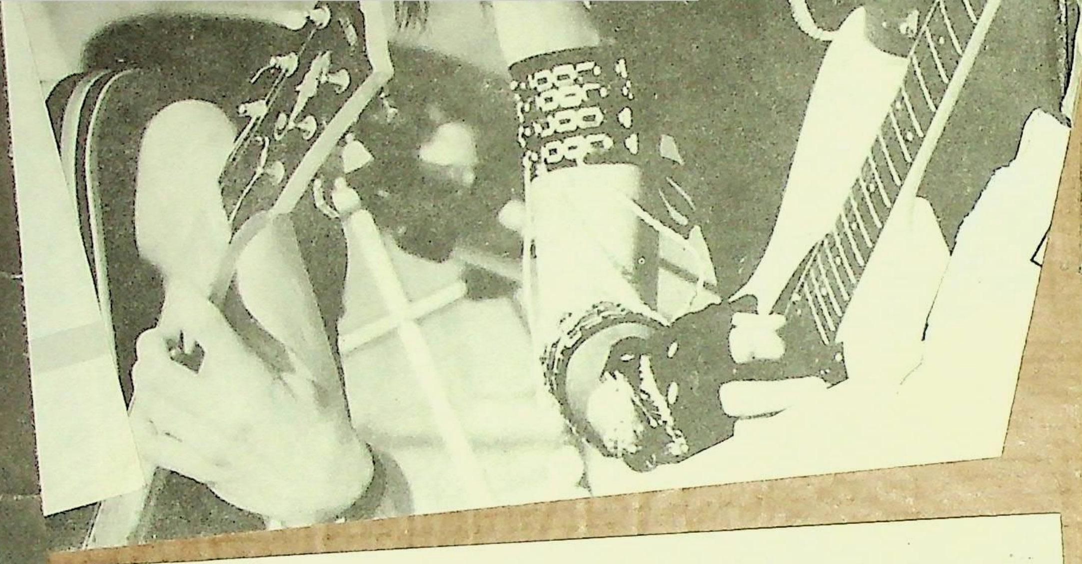




'अलेक्सान्द्रेर' लोसेव
गाना गाते हुए

اوم

نہ بن تو نکتہ چیں پرماتما سے لو لگا پیارے
حوالے کر دے میرے آج سے اپنے کرم سارے

شریمد بھگوت گیتا

مصنفہ:

کشورداس شری کرشن داس

پرکاشک:

پنجابی پستک بھنڈار دریبہ کلاں دہلی ۶

(رگھونندن لیتھو پریس [illegible] دہلی)

(قیمت [illegible] روپیہ آٹھ آنے)

اوم

بھومکا

بشارت یہ ہم کو دلاتی ہے گیتا

فرائض ہیں کیا یہ بتاتی ہے گیتا

ہے کیا نیک و بد یہ دکھاتی ہے گیتا

دھرم دھن کے موتی لٹاتی ہے گیتا

اس امر کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ گیتا شاستر کا ترجمہ اردو زبان میں نہایت جامع و فصیح الفاظ میں طبع کرایا جاوے تاکہ پریمی بھگتوں کی یہ شکایت دور ہو جاوے۔ کہ اردو زبان میں شریمد بھگوت گیتا اچھی ٹیکا نہیں ملتی۔ چنانچہ ہم یہ ٹیکا جو کہ اس سمیہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ کافی مطالعہ اور محنت کے بعد آپ کی بھینٹ کر رہے ہیں۔ اس کی معنوی و صوری خوبیوں کا اندازہ آپ اس کے

مطالعہ سے لگا سکتے ہیں۔ اس گیتا شاستر کو سب علوم اور دیگر شاستروں پر اس واسطے ترجیح ہے۔ اور یہ بھو بھگت منڈل اس لئے اس کو محبت کی نظروں سے دیکھتا ہے کہ اس میں بھگوان کے درشنوں کی توضیح ہے اور برہم ودیا کو ایسے شستہ اور انوکھی طریقوں سے منزل بہ منزل حل کر کے دکھایا ہے جیسے کہ کسی مالا بنانے والے نے ہیرے اور جواہرات کی انوکھی اور بیش بہا مالا کو تیار کیا ہے جس کی ثانی دنیا بھر میں اور کوئی مالا دستیاب نہ ہو۔ اور چونکہ ہر کس و ناکس نے کسی نہ کسی وقت میں اس مالا سے فیضیاب ہوتا ہی ہے۔ اس واسطے ہر منش ماتر کا فرض ہے کہ گیتا شاستر سے محبت کرے۔

گیتا شاستر بمنزلہ نجات دہندگی ہے۔ آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے اپنی پیاری مخلوق کو بہتر بنانے اور راہ راست پر لانے کے لئے اگل دنیا کی سب سے پیاری چیز دینے کے لئے ہی اوتار لیا تھا۔ ہم لوگوں کی اُنتی چاہتے ہوئے سب سے اونچی اور حقیقت کے رازوں کو کھولنے والی تعلیم سے ہم کو فیضیاب کیا اور اس قدر آسان اور عام فہم شکل میں اس نعمت عظمیٰ کو ہمیں بخشا جس کے لئے کل مذہب اور کل دنیا کے لوگ سر دھنتے ہیں۔

بھگوان نے پرانی ماتر کے کلیان کے لئے ارجن کو جو اپدیش دیا تھا جس سے وہ کرت کرت ہو گیا اور اپنے دھرم پر دڑھ ہو کر یدھ میں پرورت ہوا۔ ہم بھی اگر اور کچھ نہیں کر سکتے تو اتنا اوشیہ کر سکتے ہیں کہ شریمد بھگوت ادھیین کریں اور اس گیان سے یکت ہو کر کلیان مارگ پر چلنے کا یتن کریں۔ گیتا پاٹھ ہمارے نت کرم کا انگ ہونا چاہیئے۔ کیول پاٹھ ماتر ہی نہیں بلکہ اسے سمجھ کر اس پر وچار کریں۔ اور پھر ان شکشاؤں کو دھارن کرنے سے ہی ہم اپنے منش جیون کو سپھل کر سکتے ہیں۔

یاد رہے کہ یہ مارگ سوتم بھگوان کا بتایا اور درشایا ہوا ہے۔ اِس پر چلنے سے ہمیں لابھ ہی لابھ ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے بھلائی کے ہتارتھ ہی یہ اُپدیش ارجن کے پرتی کیا تھا۔

مجھے آشا ہے کہ گیتا کی اس ٹیکا کو جگیاسو قدر و قیمت کی نگاہ سے دیکھیں گے کیونکہ دیگر تراجم کی مانند اس کی زبان نہ تو مشکل ہے۔ اور نہ ہی اس میں فارسی اور عربی الفاظ کی بھرمار ہے۔ کم تعلیم یافتہ اُردو دان اصحاب کے لئے گیتا شاستر کا یہ ترجمہ ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ یہ ہمارا پُرزور دعوےٰ ہے۔ اور اس کی تصدیق آپ اس کے پاٹھ سے کر سکتے ہیں۔ یہ ترجمہ بالکل سلیس اور عام فہم ہے۔ زبان دانی کا خیال نہ کرتے ہوئے ہم نے اِسے سرل بنانے کا خاص خیال رکھا ہے۔ گیتا پریمیوں کے لئے یہ پُستک بھی خوشی اور مہا آنند کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

(مُصنّف)

مہابھارت

پانچ ہزار سال گذرے ہستناپور میں کورو خاندان کے زبردست راجہ شانتنو حکومت کرتے تھے۔ ایک بار مہاراجہ شانتنو جنگل میں شکار کھیلنے کو گئے۔ وہاں پر انہوں نے سُندرتا کی انوپم مورتی گنگا کو دیکھا اور اس پر موہت ہو گئے۔ جب انہوں نے اپنے ساتھ وواہ کرنے کے لئے کہا تو گنگا نے کہا کہ وہ ان سے اس شرط پر وواہ کرنے کے لئے تیار ہے کہ وہ اس کے کسی کام میں مخل نہ ہوں گے۔ مہاراجہ نے گنگا کی اس شرط کو منظور کر لیا۔ اور اُسے راجدھانی میں لے آئے۔ اور بڑی دھوم دھام کے ساتھ اس کے ساتھ وواہ کیا۔

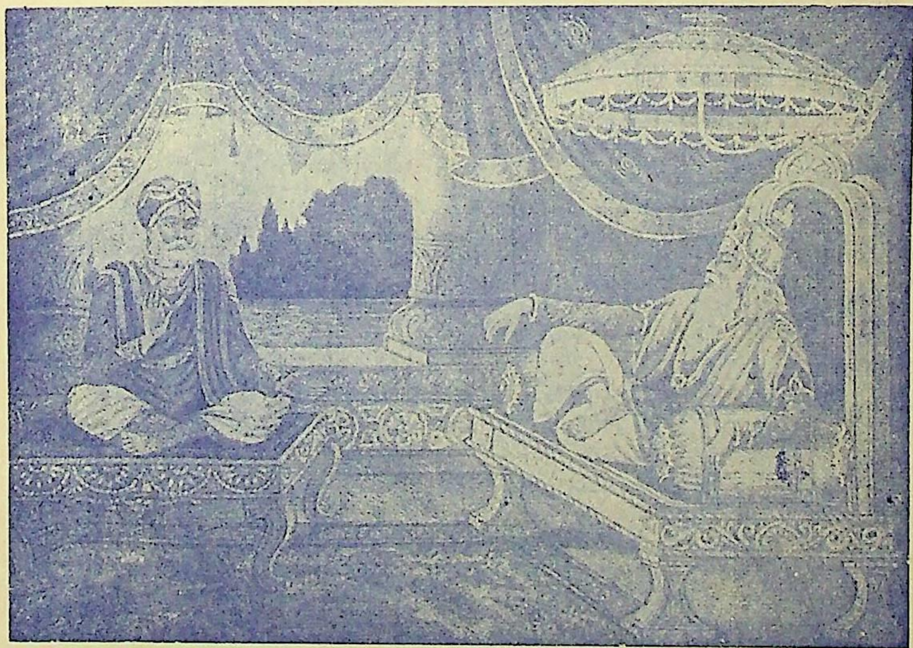
کہتے ہیں کہ وواہ کے بعد یکے بعد دیگرے گنگا کے بطن سے سات لڑکے پیدا ہوئے اور اس نے ساتوں کو ہی ندی میں بہا دیا۔ جب آٹھواں لڑکا پیدا ہوا تو مہاراجہ شانتنو نے اس سے پرارتھنا کی کہ وہ اس لڑکے کو ان کی خاطر زندہ رہنے دے۔ گنگا نے ان کی یہ بات منظور کر لی۔ لیکن دو شرطیں پیش کیں۔ ایک تو وہ اس لڑکے کی پرورش خود کرے گی۔ دوسرے چونکہ مہاراج نے اپنا عہد توڑا ہے۔ لہٰذا وہ اب ان کے پاس نہ رہ کر جنگل میں جا کر رہیگی۔

مہاراجہ شانتنو کو مجبوراً ان شرائط کو ماننا پڑا۔ اور گنگا لڑکے کو ساتھ لے کر بن میں چلی گئی۔
کئی سال کے بعد ایک دن مہاراجہ شانتنو پھر شکار کے لئے نکلے۔ وہاں انہوں نے ایک ایسے نوجوان کو دیکھا جو تیر چلا رہا تھا اور ان تیروں سے گنگا کے پانی کی روانی رُک گئی تھی۔ شری گنگا جی کے پانی روکنے والے اس بہادر لڑکے کو دیکھ کر مہاراجہ شانتنو کو غصہ بھی آیا اور حیرت بھی ہوئی۔ انہوں نے چاہا کہ اس نوجوان کو اس ناجائز حرکت کے لئے سزا دیں کہ اتنے میں وہاں پر مہارانی گنگا آ پہنچی اور بولی "پران ناتھ! جس کو آپ سزا دینا چاہتے ہیں۔ یہ آپکا آٹھواں پُتر دیوبرت ہے جس کو زندہ رکھنے کے لئے آپ نے مجھ سے کہا تھا۔ اب یہ جوان ہو گیا ہے۔ اسے آپ اپنے ساتھ اپنی راجدھانی کو لے جائیے۔" مہاراجہ شانتنو کو جب یہ معلوم ہوا کہ دیوبرت ان کا لڑکا ہے۔ تو وہ بہت ہی خوش ہوئے اور آگے بڑھ کر اُسے گلے سے لگا لیا۔ پھر انہوں نے مہارانی گنگا سے بھی ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ مگر وہ اپنے عہد پر قائم رہی۔ لہٰذا وہ دیوبرت کو ساتھ لے کر راجدھانی میں چلے آئے۔ یہی دیوبرت بعد میں بھیشم پتامہ کہلائے۔
مہاراجہ شانتنو ایک دن پھر شکار کے لئے گنگا تٹ پر گئے۔ وہاں پر انہوں نے حسین و جمیل ستیہ گندھا کو دیکھا اور اس پر موہت ہو گئے۔ جب پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ سورگ کی مشہور اپسرا ادرکا کی لڑکی ہے۔ جو کہ اس کی پیدائش کے بعد فوراً ہی چل بسی تھی۔ اس کی پرورش ایک ملاح نے کی تھی۔ مہاراجہ شانتنو نے اس ملاح کو بلایا اور شادی کی تجویز پیش کی۔ ملاح نے کہا کہ اپنی کنیا کا بیاہ مجھے آپ کے ساتھ اس شرط پر کرنا منظور ہے۔ کہ اس کنیا کے بطن سے جو سنتان

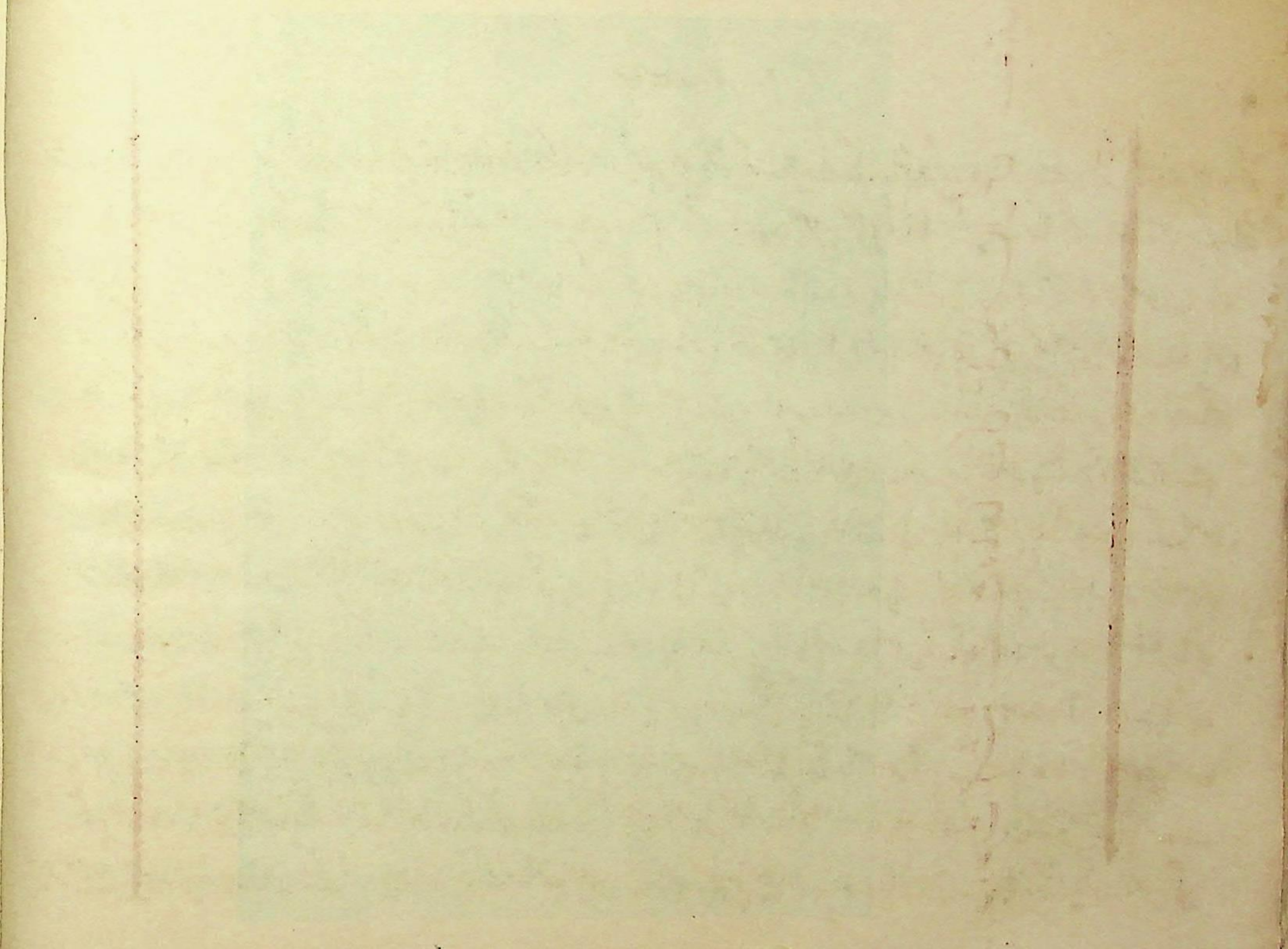
پیدا ہوگی۔ وہی تاج و تخت کی حقدار ہوگی۔

مہاراجہ شانتنو نے گنگا پتر بھیشم کی حق تلفی کو مدِ نظر رکھ کر ملاح کی تجویز کو ٹھکرا دیا اور راجدھانی میں چلے آئے۔ مگر دل غمگین تھا۔ بھیشم دیوجی کو جب سارا حال معلوم ہوا تو وہ ملاح کے پاس گئے۔ اور اس سے کہا کہ مجھے تمہاری شرط منظور ہے۔ میں عمر بھر کنوارا ہی رہونگا۔ اور تاج و تخت کی وارث تمہاری لڑکی کی سنتان ہی ہوگی۔ یہ عہد کر کے وہ محل میں آئے اور مہاراجہ شانتنو کو بیاہ کرنے کے لئے مجبور کیا۔ مہاراجہ کو شری بھیشم دیو کا عہد سن کر دکھ تو بہت ہوا مگر ان کے پُر زور اصرار پر بیاہ کرنا ہی پڑا۔ ستیہ گندھا محلوں میں آ گئی۔ اور بعد میں ستیہ وتی کہلائی۔ ستیہ وتی سے دو پُتر پیدا ہوئے۔ چترانگد اور چتروییہ۔ چترانگد لاولد مر گئے۔ چتروییہ کے دو بیٹے تھے۔ بڑے دھرت راشٹر جو پیدائشی اندھے ہونے کی وجہ سے راج گدی پر نہ بیٹھ سکتے تھے۔ دوسرے پانڈو تھے جو راجہ ہوئے۔ دھرت راشٹر کے دریودھن وغیرہ بیٹے تھے اور مہاراجہ پانڈو کے پانچ بیٹے تھے۔ یدھشٹر، ارجن، بھیم، نکل اور سہدیو۔ دریودھن وغیرہ یعنی راجہ دھرت راشٹر کی سنتان کورو کہلاتی تھی اور یدھشٹر وغیرہ مہاراجہ پانڈو کی سنتان پانڈو کہلاتی تھی۔ سنجے دھرت راشٹر کا وزیر تھا۔ مہاراجہ پانڈو کے انتقال کے بعد چونکہ ان کی اولاد کم عمر تھی۔ اس واسطے مجبوراً دھرت راشٹر کو راج کا کام سنبھالنا پڑا۔ اس وجہ سے کورو یعنی دریودھن وغیرہ اپنے تئیں راج گدی کے مالک سمجھنے لگے۔ جب کورو اور پانڈو جوان ہو گئے تو حاسد دریودھن نے پہلے تو بھیم کو زہریلا کھانا کھلا کر بے ہوش کر کے ندی میں پھینکا۔ لیکن جب وہ وہاں سے بچ نکلا تو پھر پانڈوں

کو آنکھوں سے دُور رکھنے کے لئے درناوت بھیجنے کی تجویز پیش کی۔ تاکہ وہ ان کی غیر حاضری میں کوئی ایسی سازش کر سکیں جس سے کہ اُن کے جائز حق، تاج و تخت کو اُن سے چھینا جا سکے۔ جب دھرت راشٹر نے دریودھن کی اس تجویز کو منظور کر لیا تو دریودھن نے سوچا کہ پانڈوں کو ختم کر کے ہمیشہ کے لئے اپنا راستہ صاف کر لیا جائے۔ اس سازش میں دریودھن کا منتری پروچن شریک تھا۔ جو کہ مکاری میں دریودھن سے بھی چار قدم آگے تھا۔ فیصلہ یہ ہوا کہ درناوت میں آتشگیر مادہ سے ایک محل تیار کر دیا جائے۔ اور جب پانڈو وہاں جا کر اُس میں رہائش اختیار کریں تو اس میں آگ لگا دی جائے۔ یہ کھچڑی پکانے کے بعد پانڈوں کو درناوت بھیج دیا گیا۔ لیکن ان کے جانے سے پہلے ودر جی نے جن کو کہ سازش کا پتہ لگ گیا تھا۔ یدھشٹر کو اس کے متعلق خبردار کر دیا۔ درناوت پہنچ کر جب پانڈو محل میں مقیم ہوئے تو انہوں نے خفیہ طور پر محل سے باہر نکلنے کے لئے ایک سُرنگ تیار کرا لی۔ جب پروچن نے محل کو آگ لگائی تو پانڈوں وہاں سے نکل چکے تھے۔ لیکن کوروؤں نے سمجھا کہ وہ ختم ہو چکے ہیں۔ کیونکہ ایک بیوہ بھکارن اور اُس کے پانچ بیٹوں کے جلے ہوئے پنجر محل کے کھنڈرات میں سے ملے تھے۔ جس سے سب نے یہی سمجھ لیا۔ کہ پانڈو جل مرے ہیں۔ پانڈو وہاں سے نکل کر برہمنوں کے بھیس میں گھومتے پھرتے پنچال دیش میں جا نکلے۔ وہاں والئی پنچال مہاراجہ دروپد کی راجکماری دروپدی کا سوئمبر منعقد ہو رہا تھا۔ سوئمبر کی شرط یہ تھی کہ جو ویر بانس پہ گھومتی ہوئی مچھلی کی آنکھ کو زمین پہ رکھی ہوئی تیل کی کڑاہی میں سے اِس کا عکس دیکھ کر بیندھ دے گا۔ اس کے ساتھ دروپدی کا بیاہ ہو گا۔



مہاراجہ دھرت راشٹر سنجے سے مہابھارت کی لڑائی کا حال سُن رہے ہیں



بڑے بڑے بہادر راجگان مہاراجگان اور راجکمار سوئمبر میں شریک ہونے کے لئے دُور دراز سے وہاں آئے ہوئے تھے۔ مگر ان میں کوئی ایک بھی شرط کے جیتنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ دریودھن بھی اُٹھا لیکن وہ تو آنکھ بیندھنے کے لئے جو کمان وہاں رکھی گئی تھی۔ اُس میں چلہ تک نہ چڑھا سکا۔ جب مہاراجہ درو پد نراش سے ہو گئے تو برہمنوں کی صفوں کو چیر کر ویر ارجن آگے بڑھا اور تک کر ایسا تیر مارا کہ آنکھ ہی نہیں بیندھی بلکہ مچھلی کو بھی چکر سمیت وہاں سے اُڑا کر دُور جا گرایا۔ چاروں طرف نعرہ ہائے تحسین بلند ہوئے۔ اور دروپدی نے آگے بڑھ کر اُس کے گلے میں جےمال ڈال دی۔ جب مہاراجہ درو پد کو یہ معلوم ہوا کہ ارجن برہمن کمار نہیں بلکہ مہاراجہ پانڈو کا لڑکا ہے۔ تو اس کی مسرت کی انتہا نہ رہی۔ آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج سے جو کہ پانڈوں کے ماموں کے لڑکے تھے۔ پانڈوں کی ملاقات درو پد نگر میں ہی ہوئی تھی۔ مہاراجہ درو پد نے دروپدی کا بیاہ بڑی دھوم دھام سے ویر ارجن کے ساتھ کیا۔ شادی کے بعد پانڈو ہستناپور واپس آئے۔ تو دھرت راشٹر نے ان کو آدھی سلطنت دے دی۔ پانڈوں نے دہلی کے پاس ایک عظیم الشان شہر اندرپرست نام کا بسایا اور اس کو اپنی راجدھانی بنایا۔ کچھ عرصے کے بعد دھرم راج مہاراجہ یدھشٹر نے راجسو یگیہ رچایا۔ اس موقعہ پر جب ششوپال نے بھری سبھا کے اندر بھگوان کرشن کے لئے توہین آمیز کلمات کا سلسلہ جاری کیا۔ اور بھیشم پتامہ اور بھیم سین جیسے بہادروں کے ذریعے نرمی کے ساتھ سمجھائے جانے پر بھی جب وہ گالیوں سے باز نہ آیا اور اس کی

زبان قینچی کی طرح ہی چلتی گئی۔ اور وہ مدہوش ہو کر جب وہ یہ کہنے لگا کہ کرشن اگر چاہے تو میرے ساتھ یدھ کرے تب بھگوان نے اس کی اس دعوت کو منظور کر کے اس کو عبرتناک سزا دینے کے لئے سدرشن چکر چلایا اور اسے وہیں ڈھیر کر دیا۔ اس کشمکش میں ان کی انگلی کو شدید ضرب آ گئی۔ اور اس سے خون بہہ نکلا۔ یہ منظر دیکھتے ہی دروپدی نے اپنی بیش قیمت زریں ساڑھی پھاڑی اور ان کی انگلی میں باندھ دی۔ یہ دروپدی کے سچے پریم کا اعلیٰ ثبوت تھا۔ اور ساڑھی کی یہی چھوٹی دھجی آگے چل کر ہزار ہا ساڑھیوں میں تبدیل ہو گئی۔ ششوپال بدھ کے بعد یگیہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جو کہ بخوبی سماپت ہوئی۔ پانڈوؤں کی جاہ و حشمت کو دیکھ کر دریودھن جل بھن گیا۔ ابھی جل بھن ہی رہا تھا کہ ایک اور واقعہ رونما ہو گیا جس نے اس کی حسد کی آگ کو اور بھی مشتعل کر دیا۔

بھیم نے ایک دفعہ اسے اور اس کے ماموں راجہ شکنی والی گاندھار کو اپنے عظیم الشان محل کی سیر کرائی۔ یہ محل کاریگری کا ایک لاجواب نمونہ تھا۔ اس میں جابجا ایسا فرش لگایا گیا تھا۔ جسے دیکھ کر پانی کا دھوکا ہوتا تھا۔ دیواروں میں دروازوں کی تصویریں اس خوبصورتی کے ساتھ بنائی گئی تھیں کہ جن پر دروازوں کا گمان ہوتا تھا۔ اور بعض جگہ پانی کے حوض ایسے بنائے گئے تھے۔ کہ دیکھنے پر یہی معلوم ہوتا تھا کہ سنگ مرمر کی چٹانیں بچھا دی ہیں۔ ایک جگہ دریودھن پانی میں گرتے گرتے بمشکل بچا۔ اس پر پانی کے کچھ چھینٹے اس کے کپڑوں پر پڑ ہی گئے۔ یہ دیکھ کر دروپدی نے ازراہ تمسخر ایک قہقہہ لگایا۔ یہ قہقہہ دریودھن کو بالکل نہ بھایا۔ وہ بظاہر تو خاموش رہا۔ مگر اندر ہی اندر اس نے

عہد کر لیا کہ وہ اس بے عزتی کا بدلہ ضرور لے گا۔ اُس نے ہستناپور پہنچ کر اپنے ماموں سے مشورہ کیا کہ بے عزتی کا بدلہ پانڈووں سے کیسے لیا جاوے۔ شکنی ایک ہی کایاں تھا۔ شیطانی خصلت کا انسان! اُس نے دریودھن سے کہا کہ کسی طرح سے دعوت کا بہانہ کر کے پانڈووں کو یہاں بلاؤ۔ یدھشٹر کو جُوا کھیلنے کا شوق ہے۔ تم اُسے جُوا کھیلنے پر آمادہ کرنا۔ جونہی اُس نے آمادگی ظاہر کی سمجھو ہم نے میدان مار لیا۔ ایک نامعقول انسان کی طرف سے پیش کردہ یہ نامعقول تجویز دریودھن کو معقول معلوم ہوئی۔ اُس نے پانڈووں کو ہستناپور آنے کی دعوت دی۔ جب وہ وہاں آئے تو باتوں ہی باتوں میں اُس نے مہاراجہ یدھشٹر کو جُوا کھیلنے پر آمادہ کر لیا۔ پھر کیا تھا جو سر پر گئی۔ اور مہاراجہ یدھشٹر کو شکست فاش نصیب ہوئی۔ اور وہ تمام راج پاٹ ہار کر بھائیوں اور دروپدی کو بھی بازی پر لگا کر آخرش ناکام رہے۔

تب دریودھن نے موقعہ کو غنیمت جان کر دروپدی سے بدلہ لینے کے لئے اول مرتبہ پراتکامی اور دوسری مرتبہ دوشاسن کو حکم دیا کہ اُسے زبردستی بھری سبھا میں حاضر کیا جائے۔ جب وہ بیچاری ابلا طوعاً و کرہاً سبھا کے اندر آئی۔ تو دریودھن نے کئی بُرے وچنوں کے ذریعے اس کی سر دربار توہین کی۔ جب دروپدی نے بھری سبھا میں یہ سوال اُٹھایا کہ مہاراجہ یدھشٹر نے پہلے اپنے آپ کو داؤ پر لگایا ہے یا مجھے؟ اگر وہ پہلے اپنے آپ کو ہار چکے ہیں۔ تو از روئے انصاف وہ مجھے داؤ پر نہیں لگا سکتے۔ کیونکہ ہارا ہوا شخص کسی دیگر شخص کو داؤ پر لگانے کا مجاز نہیں۔ اور جبکہ یہ حقیقت ہے تو کورو مجھے ستیہ دھرم کے انوسار کس طرح داسی کہہ سکتے ہیں؟

یہ سوال سن کر دربار کے اندر کھلبلی مچ گئی۔ دریودھن کے چھوٹے بھائی وکرن نے بھی دروپدی کی تائید کی۔ مگر دریودھن کب کسی کی سنتا تھا۔ اس نے دشاسن کو حکم دیا کہ دروپدی کو سرِ دربار ننگا کیا جاوے۔ چنانچہ دوشاسن دھروپدی کی ساڑھی اتارنے کے لئے تیار ہو گیا۔ دروپدی نے سولہ کلا سمپورن برج راج چندر، آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کو سہائتا کے لئے پکارا۔ بھگوت نے اپنے بھگت کی پکار سنی۔ پرشوتم پربھو کی دیالتا کا پرتیکش ہاتھ سامنے آگیا۔ دس ہزار ہاتھیوں کا بل اپنے بازوؤں میں رکھنے والا دوشاسن ساڑھی کھینچنے لگا۔ دروپدی نے من میں پکارا — "اے گوبند! دوارکا ناتھ!! دکھ وناشک کیشو!!! تم جانتے نہیں ہو۔ کہ میں ان کوروں کے چنگل میں بُری طرح سے پھنس گئی ہوں۔ میرا اس وقت سوائے آپ کے اور کوئی رکھشک نہیں ہے۔ میں اناتھ ہوں۔ تم اناتھوں کے ناتھ ہو۔ میں دکھیا ہوں۔ تم دکھ بھنجن سوامی ہو۔ تمہارے بغیر میری پکار سننے والا کوئی نہیں ہے۔ دھروپدی کی پکار سن کر بھگوان نے بستر استراحت کو تیاگ دیا۔ اور بیچین ہو گئے۔ اس سمیہ اپنی لیلا رچائی۔ دس ہزار ہاتھیوں کا بل اپنے بازوؤں میں رکھنے والا دوشاسن ساڑھی اتارنے لگا۔ مگر بھگوان کی لیلا ملاحظہ ہو۔ کہ ایک ساڑھی اترتی تھی اور اس کی جگہ دوسری نئی شروع ہو جاتی تھی۔ اس طرح سے کئی ساڑھیاں اتر گئیں مگر دھروپدی ننگی نہ ہو سکی۔ ساڑھیوں کا ایک انبار سرِ دربار لگ گیا۔ دوشاسن آخر کار تھک کر اور شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا۔ دروپدی بیہوش ہو کر فرش پر گر پڑی۔ اس کی پتی برت دھرم کو دیکھ کر سب نے اسے تو خراج تحسین ادا کیا اور دریودھن پر لعنت بھیجی۔ دروپدی

کو جس وقت ہوش آئی۔ تو مہاراجہ دھرت راشٹر نے اُسے اپنے پاس بُلاکر کہا۔ "ستی دروپدی! تیرے ستیہ بل نے تیری نیز پانڈوؤں کی لاج رکھ لی ہے۔ میں تیرا دھرم بل دیکھ کر بہت ہی پرسن ہوں ور مانگ!" دروپدی نے ترنت یہی ور مانگا کہ پانڈو داستو سے مکت ہوں۔ اور ان کا راجیہ لوٹا دیا جائے۔ مہاراجہ دھرت راشٹر نے "تتھا استو!" کہہ کر پانڈوؤں کو مکت کر دیا اور ان کو ان کا راجیہ بھی لوٹا دیا۔ یدھشٹر کو اپنے پاس بُلا کر ہر طرح سے اس کی تسلی و تشفی کی اور بار بار تمنا کی کہ دریودھن کو کشما کر دو۔ دھرم راج مہاراجہ یدھشٹر نے ویسا ہی کیا۔ اور بھائیوں اور دروپدی کو لے کر اندرپرست چلنے کی تیاری کرنے لگے۔ دُشٹ دریودھن کو جو اپنا کھیل بگڑتا ہوا دکھائی دیا تو وہ روتا ہوا دھرت راشٹر کے پاس پہنچا اور بسورنے لگا۔ آنکھ اور دل کے اندھے مہاراجہ دھرت راشٹر نے دریودھن کا کہنا مان لیا۔ دوبارہ جوئے کا جال بچھایا گیا۔ پانڈوؤں کو دوبارہ بُلایا گیا اور مہاراجہ یدھشٹر کو ایک بار پھر جوا کھیلنے پر مجبور کیا۔ شرط یہ قرار پائی کہ اب کی بار جو ہارے۔ اُسے تیرہ برس کا بنباس ہو تیرھواں سال وہ چھپ کر گذارے۔ اگر تیرھویں سال میں اُسے پہچان لیا جائے تو مزید تیرہ سال کے لئے اُسے بنباس دیا جائے گا۔

چوسر بچھی۔ پانسے پھینکے جانے لگے۔ اِس پانسے نے پانڈوؤں کی قسمت کے پانسے کو بدل دیا۔ مہاراجہ یدھشٹر پھر ایک بار اپنا سب کچھ ہار گئے۔ پرتگیا کے انوسار، پانڈوؤں کو راجیہ تیاگ کر بن گمن کرنا پڑا۔ پانچوں پانڈو دروپدی سمیت بن گمن کے لئے تیار ہو گئے۔ اور سب سے مل کر۔ اپنے بھاگیہ کو کوستے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔

دریودھن اس موقعہ پر بھی طعنہ زنی سے باز نہ رہ سکا۔ جس کے نتیجہ کے طور پر پانڈوؤں کو یہ کہنا پڑا۔ کہ وہ اس بے عزتی کا بدلہ ضرور لیں گے۔

پانڈوؤں نے بنباس کے بارہ سال طرح طرح کے دکھ جھیل کر جوں توں کر کے گذار دیئے۔ تیرھواں سال نہیں چھپ کر گذارنا تھا۔ کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو دوبارہ بنباس کا ڈر تھا۔ لہذا نام اور روپ بدل کر تیرھواں سال انہوں نے وراٹ نگر میں مہاراجہ وراٹ کے ہاں چھپ کر گذارا۔ جب تیرہ سال پورے ہو گئے تو انہوں نے اپنے تئیں ظاہر کر دیا۔ جب مہاراجہ وراٹ کو معلوم ہوا کہ ایک سال سے میرے ہاں پانڈو مقیم ہیں تو اس کی مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ انہوں نے دھرم راج مہاراجہ یدھشٹر کو گلے سے لگایا۔ اور دوران ملازمت میں کی گئی ہوئی گستاخیوں کے لئے دل سے معافی کے خواستگار ہوئے۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ انہوں نے مہاراجہ یدھشٹر کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ میری راجکماری اُترا بواہ کے یوگیہ ہے۔ میں اُس کا بواہ ارجن سے کرنا چاہتا ہوں۔ مگر مہارتھی ارجن نے ان کی اس تجویز کو منظور نہ کیا۔ اور کہنے لگا کہ اُترا کو چونکہ گانے بجانے کی تعلیم دیتا رہا ہوں۔ وہ میری شِشیہ ہے۔ اور شِشیہ بیٹے کے ناطے سے وہ میری پُتری کے سمان ہے۔ یدی مہاراجہ وراٹ ضرور ہی ہمارے ہاں سمبندھ کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ اُترا کا بواہ میرے لڑکے ابھمنیو کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ بواہ میں شمولیت کے لئے دنیا بھر کے راجاؤں کو دعوت دی گئی۔ اور ٹھیک ساعت میں بڑی دھوم دھام سے اُترا کا بواہ ابھمنیو

کے ساتھ کیا گیا۔ ویراٹ نگر کی رونق کا کیا کہنا۔ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج بھی ابھمنیو کی شادی میں شریک ہونے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ جب شادی سے فراغت حاصل ہو چکی تو ویراٹ نگر میں ایک ودوان سبھا بیٹھی۔ جس میں سب رشی گیان اور مہاراجگان مل کر یہ سوچنے لگے کہ پانڈوؤں کو ان کا راجیہ کس طرح سے واپس دلوایا جائے۔ متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج ہستناپور تشریف لے جائیں اور دریودھن سے پانڈوؤں کا راج واپس کرنے کے لئے کہیں۔ اگر وہ نہ مانے تو پھر اعلان جنگ کر دیا جائے۔

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج ہستناپور تشریف لے گئے اور کوروؤں کے دربار میں پہنچ کر صلح کی بات چیت اس ڈھنگ سے شروع کی کہ سوائے دُشٹ دریودھن اور اس کے شیطان سیرت ساتھیوں کے تمام سبھا سد پانڈوؤں کو ان کا راج پاٹھ واپس دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ دریودھن اور اس کے رفقا کھسر پھسر کرنے لگے انہوں نے بھگوان شری کرشن چندر جی کو قید کرنے کے لئے تیاری شروع کر دی۔ مہاراجہ دھرت راشٹر کو بلکہ دریودھن نے صاف کہہ دیا۔ کہ وہ پانڈوؤں کو ان کا راج پاٹھ واپس دینے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہے۔

جب بھگوان کرشن نے دریودھن کو سمجھایا تو اس نے یہ گھوشنا کر دی کہ وہ پانڈوؤں کو ایک سوئی کی نوک جتنی بھی زمین دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس پر بھگوان نے اعلان جنگ کر دیا۔ اور ویراٹ نگر کو واپس جا کر اس کے لئے تیاری کرنے لگے۔ دریودھن کا پچھتانا ان سے چھپا نہ تھا۔ انہوں نے گرج کر کہا۔ مجھے سندی بتانے

والے! مجھے بندی بنانے سے پہلے ذرا یہ وچار کر کے دیکھ لیں کہ ان کے اس ارادہ کا پرنام کیا ہوگا۔ مجھے بندی بنانا کھیل نہیں ہے۔ میں دوت ہی ٹھیک ہوں۔ مجھے دوت ہی بنا رہنے دو۔ بصورت دیگر پانڈو تو تم سے جنگ کرتے ہی کریں گے۔ کہیں میں ہی نہ تمہیں تمہارے ساتھیوں کو گرفتار کر دار پہنچانے کے لئے تیار ہو جاؤں۔

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی کو کرودھ میں دیکھ کر ساری راج سبھا کانپ اٹھی۔ بھار دواج دھرت راشٹر اور مہاتما ودر نے دریودھن کو لعنت ملامت کی۔ سب کے سب بھگوان کو شانت کرنے لگے۔ بھگوان کرشن نے اب وہاں ٹھہرنا اچت نہ سمجھا۔ لہذا سب سے مل کر وہ وراٹ نگر میں تشریف لے آئے۔ اور اپنے اعلان جنگ اور دریودھن کی دشمنی کا حال سب کو کہہ سنایا۔ بس پھر کیا تھا۔ بڑے زور شور سے جنگ کی تیاری ہونے لگی۔ پانڈوں کے حامی کورکشیتر کے میدان میں جمع ہونے لگے۔ کورو بھی غافل نہ تھے۔ انہوں نے بھی شنکھ پھونک دیا۔ ہر دو اطراف کی فوجیں میدان میں جمع ہو گئیں۔



شریمد بھگوت گیتا

پہلا ادھیائے

وشاد یوگ

مہاراجہ دھرت راشٹر نے کہا میں بھی یُدھ دیکھنے کے لئے رن بھومی میں چلوں گا۔ اِس پر بھگوان ویاس دیوجی نے کہا۔ تمہارے نیتر نہیں ہیں۔ نیتروں کے بنا کیا دیکھو گے؟ مہاراجہ دھرت راشٹر نے جواب دیا۔ مہاراج! اگر دیکھ نہ سکوں گا تو سُن تو سکوں گا۔ ویاس دیوجی بولے۔ راجن! تمہارا ساتھی سنجے میرا شِشیہ ہے۔ جو کچھ مہابھارت کے یُدھ کی لیلا کوروکشیتر میں ہوگی۔ سو وہ آپ کو یہاں بیٹھے ہی سُنا دیا کرے گا۔ شری ویاس دیوجی کی یہ بات سُن کر سنجے نے اِن کے چرنوں میں سر جھکا کر کہا۔ بھگوان! یُدھ تو کوروکشیتر میں ہوگا۔ اور میں ہستناپور میں ہونگا۔ آپ نے جو یہ

فرمایا ہے کہ سنجے تمہیں یہاں بیٹھے ہی یدھ کا حال سُنا دیا کرے گا۔ سو مہاراج! اب یہاں
بیٹھا ہوا کورو کشیتر کی لیلا کیسے جانوں گا۔ تو شری ویاس دیو جی نے پرسن ہو کر سنجے سے کہا۔
سنجے! میری کرپا سے تجھے یہاں سے ہی سب کچھ بدھی کے نیتروں سے دکھائی دے گا۔ شری
ویاس دیو جی نے جب ور دیا تو سنجے کو دِویہ درشٹی پراپت ہو گئی۔ اور اس کی بدھی بھی دویہ ہو گئی
اب ہم مہابھارت کا حال لکھیں گے۔ جب سات اکشوہنی سینا پانڈووں کی اور گیارہ اکشوہنی
سینا کورووں کی اکٹھی ہو کر کورو کشیتر میں پہنچ گئی۔ تب راجہ دھرت راشٹر نے سنجے سے پوچھا
دھرم کشیتر کورو کشیتر میں میرے اور پانڈووں کے پتروں نے کیا کیا۔ وہ مجھے بتاؤ۔ مہاراجہ
دھرت راشٹر کے ایسا پرشن کرنے پر سنجے نے اُتر دیا۔ اس وقت پانڈووں کی سینا سجی ہوئی دیکھ
کر راجہ دریودھن نے اپنے گورو شری درون آچاریہ کے پاس جا کر بینتی کی۔ ہے آچاریہ! دیکھیے
پانڈووں کی سینا کی کس خوبی سے مورچہ بندی کی گئی ہے۔ آپ کے بدھیمان شِشیہ دھرشٹ دیومن
نے پانڈووں کی سینا کو آراستہ کیا ہے۔ راجن! دریودھن شری درون آچاریہ جی کو پانڈووں

کی سینا کے مہارتھیوں کے نام سناتے ہیں۔ مہاویر بھیم، دھنش دھاری ارجن، راجہ یویودھان، راجہ وراٹ، راجہ دروپد، مہارتھی دھرشٹ کیتو، چیکتان، کاشی راج اور پروجیت، کنتی بھوج، منشیوں سریشٹ یدھامنیو، وکرانت، اتموجا، سبھدرا کا پتر ویرابھمنیو اور دروپدی کے پتر سبھی مہارتھی ہیں۔ اے دوج سریشٹ! اب ہماری طرف کے جو بڑے بڑے سردار ہیں۔ ان کو آپ جان لیویں۔ ان کے نام میں عرض کرتا ہوں۔ سب سے پہلے آپ ہمارے آچاریہ (گورو) بھیشم پتامہ جی، کرن، کرپاآچاریہ، اشوتھاماں، وکرن، سوم آدتیہ اور جیدرتھ! ان کے علاوہ کئی پرکار کے شستروں سے یدھ کرنے والے اور بھی انیک یودھا جو اس سمیہ یدھ کے لئے تیار ہیں۔ ہماری فوج شری بھیشم پتامہ جی کی رہنمائی ہونے ہوئے کے باوجود بھی کمزور دکھائی دیتی ہے۔ جبکہ پانڈوں کی سینا جو کہ بھیم جی کی رہنمائی میں ہے۔ ہماری سینا سے زبردست دکھائی دیتی ہے۔ اس لئے آپ اپنے استھان سے شری بھیشم پتامہ جی کی ہر طرح سے رکھشا کریں۔ دریودھن کا حوصلہ بڑھانے کے لئے بہادر شری بھیشم پتامہ جی نے اونچی آواز

سے اپنا شنکھ بجایا جس سے کہ سارا رن کشیتر گونج اُٹھا۔ اِس کی آواز سننے کے ساتھ ہی شنکھ
نگارے، ڈھول، مردنگ اور رن بھیریاں ایک ساتھ ہی بج اُٹھیں۔ اپنے سنہری رتھ میں بیٹھے
ہوئے بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج اور ویر ارجن نے اپنے دویہ شنکھ بجائے۔ بھگوان
شری کرشن چندر جی مہاراج نے اپنا "پانچ جنیہ" شنکھ بجایا۔ ارجن نے "دیودت" نامی شنکھ
بھیم نے "پونڈر" نامی شنکھ، مہاراجہ یدھشٹر نے "اننت وجے" نامی شنکھ، نکل نے "سوگھوش"
اور سہدیو نے "منی پُشپک" نامی شنکھ بجایا۔ شری کاشی راج، شکھنڈی، دھرشٹ دیومن، مہاراجہ
وراٹ، مہاراجہ ساتکی، مہاراجہ دروپد، دروپدی کے پانچوں پتروں اور مہارانی سبھدرا کے
پتر ویر ابھمنیو نے اپنے اپنے شنکھ بجائے۔ جن کے بھیانک شبد سے دھرتی اور آکاش گونج
اُٹھے۔ اِن کے بھینکر ناد نے کوروں کا ہردیہ چیر کر رکھ دیا۔ مہاراج! ویر ارجن نے جس کی
بھجاؤں میں مہابیر شری ہنومان جی کی بھجاؤں کا بل ہے۔ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج سے
پرارتھنا کی کہ آپ میرے رتھ کو دونوں سیناؤں کے درمیان لے جاکر کھڑا کر دیجئے۔ تاکہ میں یدھ

کی اچھیا سے آئے ہوئے مہارتھیوں کو دیکھ لوں۔ اور جان لوں کہ کن سے مجھے یدھ کرنا ہے۔ مہامورکھ دریودھن کی یدھ میں سہائتا کرنے کے وچار سے جو راجے یہاں اکٹرت ہوئے ہیں۔ میں ان کو ذرا دیکھ تو لوں۔ سنجے نے کہا! ارجن! جس وقت دیا سیجن نے ایسا کہا تو آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے رتھ کو یدھ بھومی کے بین درمیان لے جا کر کھڑا کر دیا۔ اور کہا۔ پارتھ! یہ ہیں کورو جو کہ یدھ کے لئے یہاں اکٹرت ہوئے ہیں۔ ان کو تم دیکھ لو۔ ارجن نے ایک بار چاروں طرف دیکھا۔ وہاں پتامہ، آچاریہ، ماموں، بھائی، پتر، پوتے، متر، سسر، دوسرے سمبندھیوں کو ارجن نے دیکھا۔ اور دیکھ کر غمگین ہو کر اس طرح گویا ہوا۔ مہاراج ان کو دیکھ کر میرے انگ ڈھیلے ہو رہے ہیں۔ میرا منہ سوکھ رہا ہے۔ شریر کانپ رہا ہے اور رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ میرے ہاتھ سے گانڈیو چھوٹا جا رہا ہے۔ میری توچا جل رہی ہے مجھ سے کھڑا نہیں ہوا جاتا۔ میرا سر چکرا رہا ہے۔ مجھے تو یہاں شگون بد ہی دکھائی دے رہے ہیں۔ یدھ میں اپنے سمبندھیوں کو مارنے میں میں تو کوئی بھلائی نہیں دیکھتا۔ ان کو مار کر میں وجے

پراپت کرنا نہیں چاہتا۔ نہ مجھے راجیہ ہی چاہئے۔ اور نہ سکھ ہی! اے گوبند! مجھے راجیہ ہی چاہئے اور نہ سکھ ہی! اے گوبند! مجھے راج بھوگ اور سکھ کی کچھ آشا نہیں ہے۔ جن کے لئے راج بھوگ اور سکھ کی اچھا تھی۔ وہی آچاریہ، چچا، پتر، ماموں، سسر، سالے اور دوسرے سمبندھی تن اور دھن سب کچھ تیاگ کر یدھ کی اچھا سے یہاں کھڑے ہیں۔ یدی یہ مجھے مار ڈالیں یا مجھے تینوں لوکوں کا راجیہ ہی کیوں نہ پراپت ہو جائے۔ تو بھی مہاراج! میں ان کو مارنا نہیں چاہتا۔ تو بھوم کے ایک ٹکڑے کے لئے میں انہیں کیوں ماروں؟ دھرت راشٹر کے پتروں کو مار کر مجھے پرسنتا پراپت نہ ہوگی۔ ان پاپیوں کے مارنے سے تو ہمیں پاپ کا بھاگی بننا ہوگا۔ اپنے ہی سمبندھیوں یعنی دھرت راشٹر کے پتروں کو مارنا ہمارے لئے اُچت نہیں ہے۔ ہم اپنے رشتہ داروں کو مار کر سکھی نہ ہوں گے۔ لوبھ سے جن کے من ملین ہو چکے ہیں۔ وہ کل کے ناش سے پیدا ہونے والے دوشوں کو بھلے ہی نہ دیکھ سکیں۔ اور وہ بھلے ہی متر سے چھل کرنے کو پاپ نہ سمجھتے ہوں مگر میں جو کہ کل کے ناش سے پیدا ہونے والے دوشوں کو بھلی بھانتی سمجھتا ہوں۔ کیوں نہ اس گھور

پاپ سے یُوں کُل کے ناش سے سارے کُل دھرموں کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور کُل میں پاپ پھیل جاتے ہیں۔ اور ادھرم کے بڑھ جانے سے کُل کا ہی ناش ہو جاتا ہے۔ کُل کی عورتیں بدچلن ہو جاتی ہیں۔ اور اُن عورتوں سے ورن سنکر سنتان پیدا ہوتی ہے۔ اور ورن سنکر سنتان کی اُتپتی کے کارن پِتر پنڈوں سے محروم ہو کر نرک میں جا گرتے ہیں۔ ورن سنکر سنتان ہی پتروں کو سورگ سے نرک میں گرانے کا باعث ثابت ہوتی ہے۔ کُل کا ناش کرنے والوں کے کارن جو ورن سنکر کی اُتپتی کا پاپ ہوتا ہے۔ اس سے جاتی ونش کے سناتن دھرم ناش ہو جاتے ہیں۔ اے جناردن! جن کے کُل دھرم کا ناش ہوا ہو۔ ایسے منش کا ادھیشہ ہی نرک میں نواس ہوتا ہے۔ یہی ہم سنتے آئے ہیں۔ کیسے دُکھ کی بات ہے۔ کہ ہم بھاری پاپ کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ میں جو کہ شستروں کا تیاگ کر چکا ہوں۔ اگر مجھے دھرت راشٹر کے پتر اس اوستھا میں مار بھی ڈالیں۔ تو وہ بھی میرے لئے بہت ہی کلیان کاری ہوگا۔ سنجے نے مہاراجہ دھرت راشٹر سے کہا۔ راجن! ایسا کہہ کر شوک میں ڈوبا ہوا ارجن دھنش بان چھوڑ کر رتھ میں بیٹھ گیا۔

پہلے ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن نے شری لکشمی جی سے کہا۔ اے لکشمی! اشوورن نامی ایک بدخصلت آدمی تھا جس کے کرم چنڈالوں جیسے تھے۔ وہ کریانہ کی تجارت کیا کرتا تھا۔ اس نے ایک بکری پال رکھی تھی۔ ایک دن اس کو چرانے کے لئے وہ جنگل میں لے گیا۔ اور ایک درخت پر سے اس کے لئے پتے توڑنے لگا۔ اتنے میں کہیں سے ایک سانپ آنکلا جس نے اُسے ڈس لیا۔ اور سانپ کے ڈستے ہی اس کی جان نکل گئی۔ مرنے کے بعد اس شخص نے بہت عرصے تک نرک بھوگا۔ ازاں بعد اُسے بیل کی جُون ملی۔ اُس بیل کو ایک بھکاری نے مول لیا۔ جو کہ تمام دن اُس پر سوار ہو کر بھیک مانگا کرتا تھا۔ بھیک میں اُسے جو کچھ ملتا۔ وہ اور اس کے عیال و اطفال چٹ کر جاتے۔ بیل کے لئے کچھ بھی نہ بچتا۔ صرف تھوڑا سا بھوسہ دن میں دو بار اُس کے آگے ڈالا جاتا جس سے کہ اس کا پیٹ بالکل نہ بھرتا۔ ایک دن بیل بازار میں چلتا ہوا گر پڑا۔ اُس کی جان نکلنے میں نہ آتی تھی۔ راہگیروں میں سے بہت سے لوگوں نے اُسے اپنے نیک کرموں کا پھل دیا۔ مگر پھر بھی اُس کی جان نہ

نکلی۔ اتنے میں ایک ویشیا وہاں آنکلی۔ اور دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے۔ لوگوں نے اُسے بیل کا سارا حال سُنایا اور کہا کہ باوجود متعدد اشخاص کے اس کو اپنے پُنیہ کرموں کا پھل دینے کے بھی اس کی جان نہیں نکلتی۔ ویشیا نے کہا۔ میں نے جو کرم کیا ہے۔ اس کا پھل اس کو دیا۔ ویشیا کے اتنا کہنے کے ساتھ ہی بیل کی مکتی ہو گئی۔ اس کے بعد بیل نے ایک برہمن کے گھر جنم لیا۔ اس کے پتا نے اس کا نام سوشرما رکھا۔ جب وہ ذرا بڑا ہوا۔ تو اس کے دل میں اس ویشیا کے دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی جس نے کہ اُسے مکتی دلوائی تھی۔ یہ سوچکر وہ اس ویشیا کے ہاں گیا۔ اور کہنے لگا کیا تو مجھے پہچانتی ہے۔ ویشیا نے جواب دیا۔ میں تجھے نہیں پہچانتی۔ بس اتنا ہی جانتی ہوں کہ تو برہمن ہے۔ اور میں ویشیا ہوں۔ سوشرما نے کہا میں وہی بیل ہوں جس کی جان نہ نکلتی تھی۔ اور تو نے اپنا پُنیہ دیکر اس جون سے خلاصی دلوائی تھی۔ اب میں نے برہمن کل میں جنم پایا ہے۔ لہذا میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کونسا پُنیہ تھا جس کو تو نے مجھے دیا تھا؟ ویشیا نے کہا میں نے آج تک کبھی بھی کوئی پُنیہ نہیں کیا۔ ہاں میرے گھر میں ایک طوطا ہے۔ وہ ہر روز برہم مہورت میں جو کچھ پڑھتا ہے وہ میں سنتی ہوں۔ سوشرما نے طوطے سے دریافت کیا کہ وہ کس چیز کا پاٹھ کرتا ہے۔ طوطے نے جواب

دیا میں ایک برہمن کا لڑکا تھا۔ گورو جی نے مجھے شریمد بھگوت گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ پڑھایا تھا۔ میں نے ازراہ تکبر ایک دن کہا کہ گورو جی نے مجھے کیا پڑھایا ہے۔ انہوں نے مجھے شراپ دیا کہ جا تو طوطا ہوگا۔ چنانچہ میں طوطا ہوگیا۔ ایک دن اس برہمن کے ہاں چور آئے۔ بعد دیگر سامان کے میرا پنجرہ بھی چرا کر لے گئے۔ چوروں کے سردار نے مجھے اس ویشیا کو دیدیا۔ میں ہر روز برہم مہورت میں شریمد بھگوت گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ کرتا ہوں اور یہ ہر روز سنتی ہے۔ لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا پڑھتا ہوں۔ اس نے جو تمہیں دیا تھا وہ شریمد بھگوت گیتا کے پہلے ادھیائے کے پاٹھ کا پھل ہے۔ ویشیا نے کہا اے طوطے تو بھی برہمن ہے جا میں تجھے اشیرباد دیتا ہوں جس سے تیرا کلیان ہوگا۔ برہمن کے اشیرباد سے طوطے کو اسی وقت موکش پراپت ہوگیا۔ اور ویشیا نے اپنا قابل نفرین پیشہ ترک کر دیا۔ اور ہری بھگت بن گئی۔ اور ہر روز صبح اٹھ کر شریمد بھگوت گیتا کا پاٹھ کرنے لگی۔



دوسرا ادھیائے

سانکھیہ یوگ

سنجے نے مہاراجہ دھرت راشٹر سے کہا۔ مہاراج! ارجن کا ہردیہ دیا سے بھرا ہوا تھا نیتروں میں آنسو بھرے بھرے ہوئے تھے۔ وہ بہت ہی بیاکل تھا۔ اُس نے رُندھے ہوئے گلے سے بولا کہا شری مدن آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج سے جب اس طرح کہا تو بھگوان نے اس طرح سے گوہر افشانی فرمائی —— ارجن! ایسے نازک سمیہ پر تجھے یہ موہ کہاں سے پراپت ہو گیا ہے۔ جو کہ بھلے پرشوں کیلئے اُچت نہیں ہے جس سے نرک تھا اپلش کی پراپتی ہوتی ہے۔ ارجن! تو بُزدلی کو اپنے دل میں نہ لا۔ یہ تجھے شوبھا نہیں دیتی۔ دل کی کمزوری کو تیاگ کر اُٹھ اور جنگ کیلئے تیار ہو جا۔ ارجن نے کہا۔ مدھو سودن یدھ میں میں پوجنیہ یوگ شری بھیشم پتامہ اور شری درون آچاریہ جی پر کیسے بان چلاؤں یہ دونوں تو پوجنیہ ہو گئے ہیں۔ بزرگوں کو مارنے کی نسبت تو میں بھیک مانگ کر کھا لینے کو بہتر سمجھتا ہوں۔ کیونکہ ان کے مارنے سے جو بھوگ پراپت ہونگے ..

خون سے بھرے ہوئے ہونگے۔ دھن کی آشا سے گورو جنوں کو مار کر نشچے ہی نرک ہی نرک بھوگنا پڑیگا۔
یہ تو میں نشچت روپ سے نہیں کہہ سکتا کہ ہم جے کسے پراپت ہوگی ہمیں یا کوروؤں کو؟ لیکن میں اتنا تو
نیا دشچے ہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان کو مار کر فتح کا حاصل کرنا مجھے زیب نہیں دیتا۔ اس سے مجھے یقینی طور
نرک کا حصول ہوگا۔ میں یہ نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کون اچھا ہے۔ ان کو مار کر راجیہ کرنا اور
زندہ رہنا یا ان کا ہمیں مار دینا۔ میں اس وقت کچھ بھی نہیں سمجھ رہا۔ اچھے بُرے کی تمیز نہیں کر سکتا۔
کم دلی سے میرا جوش دب گیا ہے۔ میں آپ کی شرن میں ہوں جس سے میرا موہ دُور ہو۔ تمہا ہت ہو۔ ایسا
دھرم اپدیش کیجئے۔ میں آپ کا شش ہوں۔ مجھے ستیہ مارگ بتلایئے۔ اس لوک میں دھن انتا نشکنٹک
راجیہ یا اندراسن پا کر بھی میرا یہ شوک دُور نہیں ہوگا۔ سنجے نے مہاراجہ دھرت راشٹر سے کہا۔ مہاراج!
میں نہیں لڑونگا۔ کہہ کر ارجن خاموش ہوگیا۔ ارجن کو اس طرح سے اُداس دیکھ کر آنند کند بھگوان شری
کرشن چندر جی مہاراج نے مسکراتے ہوئے یوں دُر افشانی کی۔ تو شوک نہ کرنے یوگیہ کا شوک کرتا
ہے اور باتیں گیانیوں کی سی کرتا ہے۔ لیکن گیانی تو ایسے اوسر پہ جان رہیگی یا جائیگی یہ نہیں سوچا

کرتے ہیں تو اور یہ سب راجے مہاراجے پہلے نہ تھے یا آئندہ نہ ہونگے۔ ایسا نہیں ہے۔ دیہہ دھاری کو جیسے اس شریر میں لڑکپن، جوانی اور بڑھاپا پراپت ہوتا ہے۔ ویسے ہی دوسرے شریر کی بھی پراپتی ہوتی ہے۔ اس بارے میں گیانی کو موہ نہیں ہوتا۔ ارجن سکھ دکھ صرف محسوس کرنے سے ہی ہوا کرتے ہیں۔ ان کا سمبندھ ناشوان اندریوں سے ہے۔ اس لئے ان کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ جس کے لئے دکھ اور سکھ برابر ہوں۔ اس کو یہ اندریوں کے وشئے دکھ نہیں دیتے۔ اور وہی موکش کو پراپت کر سکتا ہے۔ نیستی کی ہستی نہیں ہے اور ستیہ کا ناش نہیں ہے گیانی آج تک اس نتیجے پر پہنچے ہیں جس سے یہ سارا جگت ویاپت ہے۔ اسے تو ابناشی جان۔ اس کا کوئی ناش نہیں کر سکتا۔ شریر کا ناش ہوتا ہے مگر آتما امر اور ابناشی ہے اس کا آدی اور انت نہیں ہے۔ تو شوک وچھے کو دل سے نکال کر یدھ کے لئے تیار ہو جا۔ یہی تیرا یہی دھرم ہے۔ آتما نہ کسی کو مارتا ہے نہ مرتا ہے۔ یہ اجنما نِتر سناتن ہے۔ شریر کے ناش ہونے پر اس کا ناش نہیں ہوتا۔ جو پرش آتما کو ابناشی نت اجنما اور نہ بدلنے والا مانتا ہے۔ وہ کسی کو کیسے مرواتا ہے یا کیسے ملدتا ہے۔ جیسے منش پرانے وستر تیاگ کر دوسرے نئے وستر دھارن کرتا ہے۔ ویسے ہی دیہہ دھاری پرانی

دیہہ کو تیاگ کر نئی دیہہ کو پراپت کرتا ہے۔

آتما کی اصلیت کو جس نے جانا اس طرح — وہ کسی کی موت کا باعث ہوا جن کس طرح
جس طرح پرانے کپڑے بدلتا ہے آدمی — آتما جسم کہن بدلے ہے ویسے لازمی
آگ پانی اور ہوا سے ہمیشہ بے اثر — پہنچتا ہتھیار سے ممکن نہیں اس کو ضرر
کٹنے جلنے سوکھنے گلنے سے ہے ناآشنا — دائم و قائم محیط کل ہمیشہ ایک سا

اس آتما کو شستر کاٹتے نہیں۔ آگ جلاتی نہیں۔ پانی گلاتا نہیں۔ ہوا سکھاتی نہیں۔ یہ نہ کاٹا جا سکتا ہے۔ نہ جلایا جا سکتا ہے۔ نہ سکھایا جا سکتا ہے۔ یہ نت ہے۔ سب جگہ موجود ہے۔ ستھر ہے۔ اچل ہے۔ اور سناتن ہے۔ ساتھ ہی یہ اندریوں اور من کی پہنچ سے باہر ہے۔ اس لئے ایسا جان کر تیرے لئے شوک کرنا اچت نہیں ہے۔ جنم لینے والوں کیلئے موت اور مرنے والوں کیلئے جنم لازمی امر ہے۔ اس لئے جو بات لازمی طور پر ہونی ہے۔ اس کا شوک کرنا مناسب نہیں ہے۔ اے بھارت! یہ دیہہ ناش ہونے والا ہے۔ اور یہ جیو ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ کوئی اسے تعجب سے دیکھتا ہے۔ دوسرا اسے تعجب سے سنتا ہے لیکن کوئی بھی دیکھ کر بھی

اور سن کر اس کی ماہیت کو نہیں جانتا۔ ارجن! یہ دیہی جو ہمیشہ ارتھ دن جیوں میں اکٹھے ہوئے ہیں۔ ان سب
کا آتما ابناشی ہے۔ لہذا تمہیں ان کے لئے فکرمند نہ ہونا چاہیئے۔ اپنا دھرم جان کر بھی تجھے ہچکچانا اچھا نہیں ہے
کیونکہ دھرم یدھ سے بڑھ کر کھشتریوں کیلئے اور کچھ زیادہ کلیان کاری نہیں ہو سکتا۔ ارجن! اتفاق سے پیش
آنے والا یہ یدھ سورگ کا کھلا ہوا دروازہ ہے۔ ایسے یدھ تو بھاگیہ شالی کھشتریوں کو ہی میسر ہوتا ہے۔ اگر تم نے
یدھ سے جی چرایا تو یاد رکھو تمہارے دھرم اور تمہاری کیرتی پہ پانی پھر جائیگا۔ اور پاپ کا بھاگی بننا پڑیگا۔ لوگ
بری نندا کرینگے۔ ایک کھشتری کیلئے اپ کیرتی مرتیو سے بھی بڑھکر ہے۔ مہارتھی سمجھیں گے کہ ارجن ڈر کے مارے
بھاگ گیا۔ اور جن لوگوں کی نظروں میں تمہاری بڑی وقعت ہے۔ وہ تجھے تچھ سمجھیں گے۔ تیرے شترو تیرے
سامرتھ کی نندا کرتے ہوئے نہ کہنے لائق باتیں کہینگے اور تیری ہنسی اڑائینگے۔ اور اس سے زیادہ دکھدائی اور کیا ہو سکتا ہے
اگر تو یدھ کرتا ہوا مارا جائیگا تو تجھے سورگ ملیگا۔ اگر تو جیتے گا تو پرتھوی پہ راج کریگا۔ اس لئے ارجن لڑنے کا نشچے کرکے
کھڑا ہو جا۔ سکھ دکھ لابھ ہانی ہار اور جیت کو سمان جان کر تو یدھ کرنے کیلئے تیار ہو جا۔ ایسا کرنے سے تجھے پاپ
نہیں لگیگا۔ ارجن! یہ گیان میں نے تم کو سانکھیہ یوگ شاستر کے بارے میں کہا ہے۔ اب یہ تمہیں یوگ وادی کے

متعلق سمجھتا ہوں۔ اُس کا آشر اگرہن کرنے سے تو کرن بندھن سے آزاد ہو جائیگا۔ اس یوگ کا تھوڑا سا عمل کرنا بھی اکارت نہیں جاتا۔ پورے طور پر عمل نہ بھی ہو سکے تو بھی کوئی پاپ نہیں ہوتا۔ اس کا چھوٹا سا حصہ بھی بھاری خوف سے بچاتا ہے۔ ارجن! ادیوگی پرشوں کی بدھی ایک رُوپ ہوتی ہے۔ اس کے برعکس جن کا نشچہ نہ ہو۔ ان کی بدھی کئی شاخوں والی اور اننت ہوتی ہے۔ تین گُن جو کہ وید کے وشے ہیں۔ ان سے تو پرے ہو جا۔ سکھ دُکھ آدی دونوں سے مُکت ہو جا۔ ہمیشہ ست وستو میں استھر ہو۔ اور آتمک بل حاصل کر۔ جس طرح ہر طرف بہنے والے چشمے سے انسان کے بہت سے کام نکلتے ہیں۔ ویسے ہی گیانی ویدوں سے مستفید ہوتا ہے۔ کرم کرنے میں تجھے ادھیکار ہے مگر اس سے پیدا ہوئے پھل میں نہیں۔ اس لئے پھل کا خیال ترک کر دو۔ مگر کرم کرنا ترک نہ کرنا۔ ارجن! اہنکار کو تیاگ کر نشکام بھاؤ سے کرم کر۔ کامیابی و ناکامیابی میں یکساں رہ کر کرم کر۔ ہر حال میں یکساں رہنے کا نام ہی یوگ ہے۔

گیان یوگ

اس گیان یوگ کے سامنے کرم ایک ادنےٰ شے ہے۔ کیونکہ کرم پھل کی آشا رکھنے والوں کو فقیر کہا گیا ہے

اِس لئے تم گیان یوگ کی شرن لو۔ گیانی اس سنسار میں پاپ اور پُنیہ سے چھُوٹ جاتے ہیں۔ اس لئے
تم گیان یوگ میں من لگاؤ۔ جب تیری بُدھی موہ رُوپی دلدل سے پار اُتر جائیگی۔ تب تجھے سُنے ہوئے کے
بارے میں اور جو سُننے کو باقی ہے۔ اس کی پرواہ نہ رہیگی۔ کئی پرکار کے سدھانتوں کے سُننے سے ڈانوا
ڈول ہوئی بُدھی جب سمادھی میں ستھر ہوگی۔ تبھی تو سمتو کو پراپت ہوگا۔ ارجن نے دریافت کیا مہاراج!
ستھت پرگیا منش اتھوا سمادھی میں ٹھہرے منش کے کیا لکشن ہوتے ہیں۔ ستھت پرگیا (ساکن عقل) منش
کس پرکار بولتا ہے۔ بیٹھتا ہے اور چلتا ہے۔ ارجن! جب منش من میں استھت ہوئی سبھی کامناؤں کا تیاگ
کر دیتا ہے۔ اور آتما کے ذریعے سنتشٹ رہتا ہے۔ تب وہ ستھت پرگیا (ساکن عقل) والا کہلاتا ہے۔ جو
دُکھ سے دُکھی نہ ہو، سُکھ کی اچھیا نہ رکھے جو راگ بھے اور کرودھ سے رہت ہو وہ ستھر بُدھی کہلاتا ہے۔
جو راگ سے رہت ہو کر شُبھ یا اشُبھ کی پراپتی میں نہ پرسن ہوتا ہے اور نہ شوک کرتا ہے۔ وہ ستھر بُدھی ہے۔ کچھوا
جس طرح اپنے سارے انگ سمیٹ لیتا ہے۔ ویسے ہی پُرش جب اندریوں (حواس) کو ان کے وشیوں
(محسوسات) سے ہٹا لیتا ہے۔ تب اس کی بُدھی (عقل) ستھر (ساکن) کہلاتی ہے۔ وشیوں کا جب

رغبت نہ رہے۔ اُن کی اور دھیان نہ دیا جاوے۔ اُن کی کریا کو روک دیا جاوے۔ تو وہ مند پڑ جاتے ہیں مگر وشیوں کو اِچھیا ان کے مند پڑ جانے پر بھی بنی رہتی ہے۔ یہ اچھیا کیول پاربرہم کے درشن ہونے پر ہی رفع ہو سکتی ہے۔ سمجھدار اور چتر منش کا من بھی یہ زبردست اور بدلگام اندریاں اپنی اور کھینچ لیتی ہیں اس لئے یوگی کو مجھ میں اندریوں پر قابو پا کر ان سے ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ جس کی اندریاں اُس کے وش میں ہیں۔ اس کی بُدھی استھر ہے۔ وشیوں کا چنتن کرنے پر ان میں آسکتی پیدا ہوتی ہے۔ آسکتی سے سے کامنا پیدا ہوتی ہے۔ اور کامنا سے کرودھ پیدا ہوتا ہے۔ کرودھ سے موڑھتا ہوتی ہے۔ موڑھتا سے انسان گیان رہت ہو جاتا ہے۔ جو کہ مرتیو کے سمان ہے۔ لیکن جس کا من اپنے ادھیکار میں ہے اور جس کی اندریاں راگ دویش سے رہت ہو کر اس کے بس میں رہتی ہیں۔ وہ منش جو وشیوں کا سکھ اندریوں پر قابو پانے کے بعد بھوگتا ہے۔ وہی پرم آنند (حقیقی سرور) کو پراپت ہوتا ہے۔ چت کے پرسن ہونے سے اُس کے سب دُکھ دُور ہو جاتے ہیں جس کو پرسنتا پراپت ہو جاتی ہے۔ اُس کی بدھی ترنت ہی استھر ہو جاتی ہے۔ جسے سمتا (یکسانیت) نہیں۔ اس کو وویک نہیں، بھگتی نہیں۔ اور جہاں بھگتی نہیں ہے

وہاں شانتی نہیں ہے۔ اور جہاں شانتی نہیں ہے۔ وہاں سکھ کہاں اور کیسے ہو سکتا ہے؟ وشیوں (محسوسات) میں بھٹکنے والی اندریوں کے پیچھے جس کا من دوڑتا ہے۔ اُس کو جیسے کشتی کو ہوا کھینچ کر لے جاتی ہے۔ بدھی جہاں چاہے وہاں کھینچکر لے جاتی ہے۔ لیکن جس کی اندریاں وشیوں سے نکل کر اپنے بس میں ہو جاتی ہیں۔ اُس کی بدھی استھر ہو جاتی ہے۔ جب عام جاندار سوتے ہیں۔ جتندریہ اُس سمیہ جاگتا رہتا ہے جب لوگ جاگتے ہیں۔ تب منی کے لیے رات ہوتی ہے۔ ندیوں کے پردیش سے بھرتے رہنے والا ساگر جیسے اچل رہتا ہے۔ ویسے ہی وہ جس کے من کی سب اچھیائیں دور ہو گئی ہیں۔ شانتی پراپت کرتا ہے۔ نہ کہ وہ جس کا من کامناؤں سے بھرا رہتا ہے۔ سب کامناؤں کا تیاگ کر کے جو پرش اچھا ممتا اور اہنکار رہت ہو کر رہتا ہے۔ وہی شانتی کو پراپت ہوتا ہے۔ ارجن یہی برہم استھتی ہے۔ نزع کے وقت اگر اس میں قیام رہے تو برہم نروان پراپت کر لیتا ہے۔



دُوسرا ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن نے فرمایا۔ اے لکشمی! دکن کے پُورن نامی شہر میں دیوسوشرما نامی ایک مالدار شخص رہتا تھا۔ وہ سادھو کی سیوا کرتا تھا۔ ایک دن اُس نے سادھو سے کہا مہاراج! مجھے ایسا اُپدیش دیجیے جس سے کہ مجھے موکھش کا حصول ہو اور میرا کلیان ہو۔ مہاتما نے کہا۔ میں تجھے شریمد بھگوت گیتا کے دوسرے ادھیائے کا پاٹھ سُناتا ہوں۔ اُس کے مہاتم کا تو بکھان کیا ہی نہیں جا سکتا۔ ایک گڈریہ ہر روز جنگل میں جاکر بکریاں چرایا کرتا تھا۔ وہاں میں بھجن کیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ گڈریہ جنگل سے بکریاں چرا کر اپنے گھر کو واپس جا رہا تھا۔ کہ راستے میں ایک شیر بیٹھا تھا۔ سب سے اگلی بکری کو دیکھ کر وہ شیر ڈر گیا۔ اور ڈر کر وہاں سے بھاگ گیا۔ گڈریہ یہ تماشہ دیکھ کر بڑا حیران ہوا۔ میں بھی پاس ہی کھڑا تھا۔ اُس نے مجھ سے کہا۔ رشی راج! آپ تو تینوں لوکوں کا حال جاننے والے ہیں۔ کیا آپ براہ کرم مجھے بتائیں گے۔ کہ یہ کیا قصہ ہے۔ میں نے اس سے کہا۔ یہ بکری اپنے گذشتہ جنم میں ڈائن تھی جس کا سُندر بالک دیکھتی اُسے کھا جاتی۔ یہ شیر اپنے گذشتہ جنم

میں شکاری تھا۔ اس ڈائن نے اِس شکاری کو کھا لیا۔ اب شکاری نے تو شیر کی جون پائی ہے۔ اور ڈائن نے بکری کی۔ شیر کو اپنے گذشتہ جنم کا پتہ ہے۔ اُس نے سمجھا کہ یہ بکری (ڈائن) مجھے کھانے کو آئی ہے۔ اس لئے ڈر کر بھاگ گیا ہے۔ گڈریئے نے کہا مہاتما جی! مجھے بھی میرے گذشتہ جنم کا حال بتایئے۔ اور یہ بھی کہیئے کہ میرا بکری اور شیر کا اُدھار کیسے ہوگا۔ مہاتما جی نے کہا کہ میں ابھی تمہیں دوسرے ادھیائے کا پاٹھ سُناتا ہوں۔ جسے سُن کر تم تینوں کا ہی کلیان ہو جائیگا۔ اِس کے پشچات مہاتما جی نے شیر کو وہاں بُلایا اور تینوں کو ہی شریمد بھگوت گیتا کے دوسرے ادھیائے کا پاٹھ سُنایا۔ اِسی وقت آکاش سے دیو دوت آئے اور دیوتا بھی پائے اُن تینوں کو بیکنٹھ لے گئے۔ مہاں کلیان کارنی اس پتت پاونی گیتا کی مہما کا کیا کہنا۔

سرافراز گیتا دل افروز گیتا
جو مکتی کو چاہو پڑھو روز گیتا



تیسرا ادھیائے
کرم یوگ

ارجن نے کہا۔ جناردھن! اگر آپ کرم کی نسبت بدھی کو زیادہ سریشٹ مانتے ہیں تو اے کیشو! مجھے آپ اس گھور کرم کے لئے کیوں پریرت کرتے ہیں۔ آپ اپنے ملے جلے وچنوں سے میری بدھی کو شنکایکت کر رہے ہیں۔ اس لئے آپ مجھ سے ایک ہی بات نشچے پوروک کہیے جس سے کہ میرا کلیان ہو۔ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے جواب دیا۔ اس لوک کے دو عقیدے ہیں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ یعنی گیانیوں کیلئے سانکھیہ یوگ اور یوگیوں کے لئے کرم یوگ۔ اشدھ کرم کے بغیر منش نشکرم کا انوبھو نہیں کر سکتا۔ اور نہ کرم کے صرف بیرونی تیاگ سے ہی اسے موکش کی پراپتی ہو سکتی ہے۔ دراصل کوئی ایک پل بھی کرم کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرکرتی سے پیدا ہوئے گن اسے کرم کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ جو منش کرم کرنے والی اندریوں کو روکتا ہے۔ اور من سے ان کا چنتن کرتا ہے۔ وہ موڑھ آتما متھیا آچاری کہلاتا ہے۔ لیکن

جو منش اندریوں کو نیم میں رکھ کر، سنگ رہت ہو کر، کرم کرنے والی اندریوں کے ذریعے کرم یوگ کا آرمبھ کرتا ہے۔ وہ سریشٹ پُرش ہے۔ اِس لئے تو کرتویہ کرم کر۔ کرم نہ کرنے کی نسبت کرم کرنا زیادہ اچھا ہے۔ ورنہ کرم کے بغیر ایک دن تمہارے شریر کا قیام مشکل ہو جائیگا۔ یگیہ کے لئے کئے ہوئے کرموں کے علاوہ کئے گئے ہوئے کرم بندھن کا موجب ہیں۔ لہٰذا تو موہ رہت ہو کر یگیہ کے لئے کرم کر۔ تم یگیہ کے ذریعے دیوتاؤں کا اور دیوتا تمہارا پوشن کریں۔ اور اس طرح سے ایک دُوسرے کا پالن کرتے ہوئے تم ایک دُوسرے کا کلیان کرو۔ یگیہ دوارا پرسن کئے ہوئے دیوتا تم کو من وانچھت بھوگ دینگے۔ اور ان کا بدلہ دیتے ہوئے جو اِن کا بھوگ کریگا۔ وہ چور ہے۔ جو یگیہ سے بچا ہوا ان کھاتے ہیں۔ وہ سب پاپوں سے چھوٹ جاتے ہیں لیکن جو سوارتھی صرف اپنے لئے ہی کھانا پکاتے ہیں۔ وہ پاپ کھاتے ہیں۔ جانداروں کی زندگی کا مدار اَن پر ہے۔ اَن ورشا سے پیدا ہوتا ہے۔ ورشا یگیہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور یگیہ کرم سے پیدا ہوتا ہے۔ کرم پرکرتی سے پیدا ہوتا ہے۔ پرکرتی نہ نشٹ ہونیوالے برہم سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے وہ سرو دیاپک سدا یگیہ میں موجود ہے۔ اس طرح کے چلائے ہوئے چکر کا جو انوسرن نہیں کرتا۔ وہ منش اپنا جیون پاپی بناتا ہے۔ اندریوں کے سُکھوں میں پھنسا رہتا ہے۔ اُس

کی زندگی بے ارتھ ہے۔ لیکن اس کے برعکس جو منش آتما میں لولین رہتا ہے۔ جو اسی سے ترپت رہتا ہے اور اسی
میں سنتوش مانتا ہے۔ اس کے لئے کچھ کرنا باقی نہیں رہ جاتا۔ کرنے نہ کرنے میں اس کا کچھ بھی سوارتھ نہیں ہے
بھوت ماتر میں اس کا اپنا کوئی سوارتھ نہیں ہے۔ اس سنگ رہت ہو کر خودی اور خواہش سے جدا ہو کر ہمیشہ
گیان کے مطابق کرم کر! اس پرکار کرم کرنے والا پُرش میرے سروپ کو حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ جنک وغیرہ رشیوں
نے بھی کرم سے ہی پرم سدھی (معراج اعلیٰ) کو پراپت ہو گئے ہیں۔ دنیا کی بہتری کے خیال سے بھی تیرے لئے لازم
ہے۔ کہ تو کرم کرنے میں کرم بستگی اختیار کرے۔ چونکہ جو جو آچرن اُتم پرش کرتے ہیں۔ اس کی پیروی دوسرے
لوگ کرتے ہیں۔ وہ جس کو پرمان بناتے ہیں۔ دوسرے لوگ اس کا انوسرن کرتے ہیں۔ پارتھ! یادرکھ اس
جگ کے تینوں لوکوں میں میرے لئے کرم کرنا لازم نہیں ہے۔ پراپت کرنے یوگیہ کوئی وستو ایسی نہیں ہے جو مجھے
پراپت نہ ہو۔ تو بھی میں کرم میں لگا رہتا ہوں۔ اگر میں اس بارے میں غفلت اختیار کروں۔ تو سبھی لوگ اس
پرکار میرے آچرن کا انوسرن کرنے لگینگے۔ اگر میں کرم نہ کروں تو تینوں لوکوں میں ابتری پھیل جائے۔
تینوں لوکوں میں رہنے والے بھرشٹ ہو جائیں۔ اور تمام خود مختاری اور مخلوق کی تباہی کا الزام مجھ پر آئے۔

اے پارتھ! جس طرح اگیانی آسکت ہو کر کرم کرتے ہیں۔ اُسی طرح سے گیانی آسکتی رہت ہو کر کرم کرتے ہیں گیانی کیلئے لازم ہے کہ آسکتی رہت ہو کر لوک کلیان کی اِچھا سے کرم کرے۔ کرم میں آسکت اگیانی کی بدھی کو بھی ڈانواڈول نہ کرے بلکہ خود کرم کرتا ہوا ان کو کرم کرنے میں پرویت کرے۔ سب کرم پرکرتی کے گنوں دوارا کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اہنکار سے موڑھ بنا ہوا پرش "میں کرتا ہوں" ایسا خیال کرتا ہے۔ لیکن گُن اور کرم کا بھید جاننے والا پرش یہ جان کر کہ وشیوں کا سمبندھ اندریوں (حواس) سے ہے، ان میں آسکت نہیں ہوتا۔ پرکرتی کے گنوں سے موہے گئے ہوئے منش گنوں میں ہی آسکت رہتے ہیں۔ گیانیوں کیلئے لازم ہے کہ ان کو ان کے مارگ سے نہ ہلائیں۔ ادھیاتم برتی رکھ کر سب کرم مجھے ارپن کر کے آسکتی اور ممتا کو تیاگ کر، راگ دویش سے رہت ہو کر تو یدھ کر۔ شردھا کے ساتھ، دویش کو تیاگ کر جو منش میرے اس مت کے مطابق چلتے ہیں وہ بھی کرم بندھن سے مکت ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس تعلیم میں دوش نکال کر جو اس کا انوسرن نہیں کرتے۔ وہ اگیان ہیں، مورکھ ہیں۔ ان کا تم ناش ہوا ہی سمجھو۔ گیانی بھی اپنے سبھاؤ کے انوسار انوسرن کرتے ہیں۔ اپنے اپنے وشیوں میں اندریوں کو راگ دویش رہتا ہی ہے۔ منش کو اس سے مغلوب نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ اس کے

شتر دھیں۔ پر اِیا دھرم آسان ہونے پر بھی اِس کی نسبت اپنا ادنیٰ دھرم سریشٹ ہے۔ اِس لئے اگر دھرم کا پالن کرتے ہوئے موت بھی آجاوے تو کوئی ہرج نہیں کیونکہ پرایا دھرم خوفناک ہوتا ہے۔ ارجن نے دریافت کیا اے کرشن! پھر وہ کون ہے جس کی ترغیب سے منش اپنی مرضی کے خلاف بھی پاپ کرنے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ ارجن! رجوگن سے پیدا ہونے والا یہ پیر نا کرنے والا کام ہے۔ کرودھ ہے۔ اِن کا پیٹ نہیں بھرتا۔ یہ مہا پاپی ہیں۔ ترپت نہ کیا جانے والا یہ کام نت کا بیری ہے۔ اِس سے گیانی کا گیان ڈھکا رہتا ہے۔ اندریاں، من اور بدھی یہ اس کام روپی شترو کا واس ستھان ہیں۔ اِن کے ذریعے گیان کو ڈھک کر یہ شترو دیہہ دھاری کو موہ چیت کر دیتا ہے۔ اے ارجن! اسی لئے تو پہلے اندریوں کو نیم میں رکھ کر گیان اور انوبھو کا ناش کرنے والے اس پاپی کا اوشیہ ہی تیاگ کر۔ اندریاں سوکشم ہیں۔ ان سے زیادہ سوکشم من ہے۔ اِس سے زیادہ سوکشم بدھی ہے۔ اور جو بدھی سے بھی زیادہ سوکشم ہے۔ وہ آتما ہے۔ اس طرح سے بدھی سے پرے آتما کو پہچان کر اور آتما دوارا من کو بس کر کے اے ارجن! کام روپی شترو کو مار دے۔

تیسرے ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن جی نے کہا۔ اے لکشمی! ایک بن میں ایک شودر رہتا تھا۔ وہ بہت مُورکھ تھا۔ اِس نے نامناسب وسائل سے بہت سی دولت جمع کی۔ مگر وہ کسی طرح سب کی سب جاتی رہی۔ اِس نے ایک بار پھر اپنی پہلی گناہ آلود زندگی شروع کر دی۔ ایک دن اپنے ساتھیوں کے ساتھ چوری کرنے کی غرض سے جا رہا تھا کہ راستے میں ان کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ اِس کے ساتھیوں نے اسے مار ڈالا۔ مر کر وہ پریت ہوا۔ اور ایک بڑ کے درخت پر رہنے لگا۔ وہ ہر وقت چلاتا رہتا تھا کہ میرے پریوار کا کوئی فرد ایسا ہو جو کہ مجھے اِس جُون سے چھڑائے۔ اُس کا لڑکا بڑا ہو کر اپنی ماں کے کہنے کے مطابق پتر اُدھار کیلئے گیا گیا۔ وہاں سے جب وہ واپس آ رہا تھا تو اس نے اِسی درخت کے نیچے قیام کیا جس پر کہ اس کا باپ (پریت) رہتا تھا۔ اُس نے اُس کا چلّا سنا لیکن جب برہم مہورت اُٹھ کر اُس نے اپنے معمول کے مطابق شریمد بھگوت گیتا کے تیسرے ادھیائے کا پاٹھ کیا۔ جس کو سُن کر اس کے باپ (پریت) نے دیو دیہی پائی۔ سورگ سے بوان آئے اور دیو دُوت اُسے

اِس میں بٹھا کر بیکنٹھ میں لے گئے۔ اے گیتا ماتا تیری عظمت میں ذرہ ناچیز بھلا کیا بیان کر سکتا ہوں۔

ہ

دم واپسیں تو تسکین ہے دل کی | سرمدِ دروں ہے تو، تو ہے نورِ قلبی
تو ہے شانتی کا سمندر بہاتی | تو ہے خوف دل سے اجل کا مٹاتی
تو مُردہ دلوں کو ہے شیرِ نر بناتی | شکستہ دلوں کی تو ہمت بندھاتی
تو رازِ حقیقت ہے سب کو بتاتی | تو مُکتی کی راہیں بشر کو دکھاتی
تو ہے بحرِ بے پایاں اِک معرفت کا | ہمالہ ہے وحدت عقیدت وفا کا

چوتھا ادھیائے

گیان کرم سنیاس یوگ

آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ ارجن! یہ اناشی یوگ سب سے پہلے میں نے

سوریہ سے کہا تھا۔ اُس نے منو سے اور منو نے اکشواکو سے کہا تھا۔ اس طرح سے پرم پرا سے ملا ہوا راج رشیوں کا جانا ہوا یہ یوگ لمبے کال کے بیتنے سے نشٹ ہوگیا۔ لیکن اِس پُرانے یوگ کو میں نے آج تم پر ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ تو میرا بھگت ہے۔ ادھیہ یوگ اتم مرم کی بات ہے۔ ارجن نے کہا۔ آپ کا جنم اب شری واسدیو جی کے گھر میں ہوا ہے۔ میں کیسے اِس کو جان سکتا ہوں۔ کہ آپ نے اِس گیان کو سوریہ سے کہا ہوگا۔ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے یوں فرمایا۔ ارجن! میرے اور تیرے جنم تو بیشمار ہو چکے ہیں۔ اُن سب کو میں جانتا ہوں۔ تو نہیں جانتا ہے۔ اجنم ابناشی اور بھوت ماتر کا ایشور ہوں۔ تو بھی اپنے سوبھاؤ سے اپنی مایا کے بل سے جنم دھارن کرتا ہوں۔

ع

میرے ارجن! دھرم دُنیا سے جب روپوش ہوتا ہے
ہر اک انسان پاپی پن کے عصیاں کوش ہوتا ہے
دکھاتا ہوں میں رستہ نیکیوں کا اہل عالم کو!
لگاتا ہوں ٹھکانے صورتِ احوال برہم کو

اے پارتھ! جب دھرم ختم ہوجاتا ہے۔ ادھرم زور پکڑتا ہے۔ تب تب میں جنم دھارن کرتا ہوں سادھوؤں کی رکشا کیلئے راکشوں کے ناش کیلئے اور دھرم کی دوبارہ استھاپنا کیلئے میں یگ یگ میں جنم لیتا ہوں۔ اس پرکار جو میرے دویہ جنم اور کرم کا بھید جانتا ہے۔ وہ شریر تیاگنے کے بعد دوبارہ جنم نہیں پاتا۔ بلکہ مجھ کو پراپت ہوتا ہے۔ راگ، بھے اور کرودھ رہت ہوکر میرا دھیان کرتے ہوئے میرا ہی آشرا لینے والے گیان روپی تپ سے پوتر ہوکر، بہت سے لوگوں نے میرے سروپ کو پراپت کیا ہے۔ جو جس طرح میرا آسرا لیتے ہیں۔ میں ویسے ہی ان کو پھل دیتا ہوں۔ ارجن! درحقیقت سب لوگ میرے ہی مارگ کا انوسرن کرنے والے ہیں۔ کرم کی سدھی چاہنے والے اس لوک میں دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔ اس سے اُن کو کرم سے پیدا شدہ پھل ترنت ہی اس منش لوک میں پراپت ہو جاتے ہیں۔ گن اور کرم کے وبھاگ کے انوسار میں نے چاروں ورن پیدا کئے ہیں۔ ان کا کرتا ہونے پر بھی تو مجھ کو اکرتا جان! مجھے اس کے پھل کی اچھا نہیں ہے۔ اس طرح جو مجھے اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ وہ کرم کے بندھن میں نہیں پڑتے۔ اس سے پیشتر جن لوگوں کے موکش کی پراپتی کی ہے۔ تو بھی اُن جیسے ہی کرم کر! کرم کیا ہے؟ اکرم کیا ہے؟ اس بارے میں اکثر لوگوں کو موہ ہو جاتا ہے۔ اس کرم کے بارے میں تجھے دستاویز بک

بتاؤنگا جس سے کہ تو اشبھ کو جان سکے گا۔ اور اس سے بچ سکے گا۔ کرم اشدھ کرم اور اکرم کا بھید جاننا چاہیے
کرم کی گتی گوڑھ ہے۔ کرم میں جو اکرم دیکھتا ہے۔ اور اکرم میں جو کرم دیکھتا ہے۔ وہی بدھیمان گنا جاتا ہے۔
وہی یوگی ہے۔ وہ سب کرم کرتا ایک جیسا رہتا ہے۔ جس کے سارے آرمبھ کامنا اور سنکلپ رہت ہیں۔
اُس کے کرم گیان روپی اگنی کے ذریعے بھسم ہو گئے ہیں۔ ایسے گیانی کو لوگ پنڈت کہتے ہیں۔ جس نے کرم
پھل کا تیاگ کر دیا ہے۔ جو سدا سنتشٹ رہتا ہے۔ جس کو کسی آشرے کی چاہ نہیں ہے۔ وہ کرم کرتا ہوا بھی
کچھ نہیں کرتا۔ جو آشا رہت ہے۔ جس نے چت اور آتما کو یکسو کر لیا ہے۔ جس کا شریر ماتر ہی کرم کرتا ہے
وہ کرم کرتے ہوئے بھی دوشی نہیں ہوتا۔ جو سہج میں پراپت ہونے سے سنتشٹ رہتا ہے۔ جو سکھ دکھ وغیرہ
دونوں سے مکت ہو گیا ہے۔ جو دویش رہت ہو گیا ہے۔ جو سپھلتا اور ناکامیابی میں پرسن رہتا ہے۔ وہ کرم
کرتا ہوا بھی بندھن میں نہیں پڑتا۔ جو آسکتی رہت ہے۔ جس کا چت گیان میں ہے۔ جو مکت ہے۔ اور جو یگیہ
کیلئے کرم کرنے والا ہے۔ اُس کے سب کرم روپی بندھن ناش ہو جاتے ہیں۔ ارپن، سامگری، ہون اور
اگنی سب کو برہم تصور کرنے والا برہم کو پراپت ہو جاتا ہے۔ کتنے ہی یوگی دیوتاؤں کا پوجن روپ یگیہ کرتے

ہیں۔ اور دوسرے برہم روپ اگنی میں یگیہ دوارا یگیہ کو ہی ہومتے ہیں بعض اندریوں کا سینم روپ یگیہ کرتے ہیں۔ بعض وِشیوں کو اندریوں کی اگنی میں ہومتے ہیں۔ اور بعض ساری ہی اندریوں کے کرموں کو اور پران کرموں گیان روپی دیپک سے روشن کی ہوئی آتما سنجم روپی اگنی میں ہومتے ہیں۔ دوسرے پرانایام میں تتپر رہنے والے آپان کو پران وایو میں ہومتے ہیں۔ پران کو آپان میں ہومتے ہیں۔ اتھوا پران اور اپان دونوں کا ورودھ کرتے ہیں۔ دوسرا آہار کا سنجم کر کے پرانوں میں پرانوں کو ہومتے ہیں۔ یہ سب یگیہ کے جاننے والے ہیں۔ اور انہوں نے یگیہ کے دوارا اپنے پاپوں کو نشٹ کر دیا ہے۔ جو یگیہ سے بچا ہوا امرت کا سا بھوجن کرتے ہیں۔ وہ سناتن برہم کو پا لیتے ہیں۔ اور یگیہ نہ کرنے والوں کو تو اس لوک میں ٹھکانہ نہیں ملتا۔ پھر پرلوک کا ذکر ہی کیا ہے اس پرکار ویدوں میں کئی پرکار کے یگیوں کا ورنن کیا گیا ہے۔ یہ سب کرم سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسا جان لینے سے تو موکش کو پراپت ہوگا۔ اے ارجن! درویہ یگیہ سے گیان یگیہ سریشٹھ ہے۔ کیونکہ کرم ماتر ہی گیان میں جا کر ختم ہوتے ہیں۔ تتو درشی گیانیوں کی سیوا کرنے سے اور نمرتا اوپدیش و دیگر بہت جاننے کی سعی کرنے سے وہ تیری جگیاسا ترپت کر دینگے۔ اس گیان کی پراپتی کے بعد ارجن!

پھر تجھے ایسا موہ نہ ہوگا۔ اس گیان کے ذریعے تو بھوت ماتر کو آتما تتھا مجھ میں دیکھے گا۔ سارے پاپیوں سے بھی اگر تو بڑھ کر پاپی ہو تو بھی تو گیان روپی ناؤ کے ذریعے سب پاپوں کو پار کر جائیگا۔ ارجن جیسے جلتی ہوئی آگ ایندھن کو بھسم کر ڈالتی ہے۔ ویسے ہی گیان روپی اگنی کرموں کو جلا دیتی ہے۔ گیان کے سمان اس سنسار میں اور کوئی وستو پوتر نہیں ہے۔ یوگ یا سمتو میں پورنتا پراپت شخص وقت پر اپنے آپ میں اس گیان کو پاتا ہے شردھاوالا ایشور پرائن جتندریہ پرش گیان پاتا ہے اور گیان پاکر اور گیان کی پراپتی کے بعد ترنت ہی پرم شانتی کو پاتا ہے۔ جو اگیانی اشردھاوان اور سنشے یکت ہے۔ اس کا ناش ہو جاتا ہے۔ سنشے یکت کیلئے نہ یہ لوک ہے نہ پرلوک۔ نہ یہاں سکھ ہے نہ وہاں جس نے سمتو روپی یوگ دوارا کرم پھل کا تیاگ کر دیا ہے۔ اور گیان دوارا سنشے کو مٹا ڈالا ہے۔ ایسے آتم درشی کیلئے کرم بندھن روپ نہیں ہوتے۔ اس لئے اے پارتھ اگیان سے پیدا شدہ سنشے کو آتم گیان روپی تلوار سے ناش کر کے یوگ سمتو دھارن کر کے کھڑا ہو جا!

چوتھے ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن نے فرمایا۔ اے لکشمی! شری کاشی جی میں ایک ویشنو رہتا تھا۔ وہ ہر روز صبح اشنان کر کے شری گیتا جی کے چوتھے ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ سادھو کے پاس تپسیا کا ہی دھن تھا۔ اور کچھ نہ تھا۔ ایک دن وہ بن میں گیا۔ وہاں بیری کے دو درخت تھے۔ سایہ دیکھ کر سادھو کو آرام کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ وہ ان درختوں کے نیچے لیٹ گیا۔ اور لیٹتے ہی اس کو نیند آگئی۔ دونوں درخت اُسی وقت سوکھ کر وہاں سے غائب ہو گئے۔ اور انھوں نے ایک برہمن کے گھر لڑکیوں کے روپ میں جنم لیا۔ جب وہ بڑی ہوئیں۔ اور برہمن نے اُن کی شادی کے متعلق ذکر چھیڑا۔ تو ان دونوں نے ہی شادی کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا۔ ہمیں تیرتھ یاترا کی اجازت دی جاوے۔ کیونکہ ان کو اپنا گذشتہ جنم یاد تھا۔ اور وہ اُس ویشنو کے درشن کرنا چاہتی تھیں۔ جس نے کہ ان کا کلیان کیا تھا۔ ان کے ماتا پتا نے ان کو تیرتھ یاترا کرنے کی اجازت دے دی۔ وہ تیرتھ یاترا کیلئے روانہ ہو گئیں۔ کاشی میں پہنچ کر انھوں نے اس ویشنو کو دیکھا۔ جس نے کہ اُن کا

کلیان کیا تھا۔ ان دونوں نے اس کو نمسکار کی۔ اس نے کہا میں نے تم کو پہچانا نہیں۔ لڑکیوں نے جواب دیا کہ ہم وہی بیریاں ہیں۔ جن کے نیچے آپ نے آرام کیا تھا۔ اور جس کی وجہ سے ہمارا اُدھار ہو گیا تھا۔ اب ہم نے برہمن کے گھر جنم لیا ہے۔ وشنو نے کہا۔ اب تم آگیا کرو۔ کہ میں تمہاری کیا سیوا کروں۔ برہمن کماریوں نے کہا۔ مہاراج آپ ہمیں شریمد بھگوت گیتا کے چوتھے ادھیائے کے پاٹھ کا پھل دیویں جس سے کہ ہم آواگون کے چکر سے چھوٹ جائیں۔ وشنو نے ایسا ہی کیا۔ لڑکیوں نے ترنت ہی دیو دیہی پائی۔ دیو دوت بمان لائے۔ اور ان دونوں کو بٹھا کر بیکنٹھ میں لے گئے۔

گیان کے دریا میں ہو جا غوطہ زن — شُدھ کر لے اس طرح سے اپنا من
گیتا پڑھ اس پر عمل کر بخشؔ تو — ہاں شری گوپال کا تو داس بن



پانچواں ادھیائے
کرم سنیاس یوگ

ارجن نے کہا۔ کرشن! آپ کرموں کے تیاگ اور کرم یوگ دونوں کی تعریف کرتے ہیں۔ ان دونوں میں سے جو کلیان کارک ہے۔ وہ مجھ سے ٹھیک ٹھیک نشچے پوربک کہئے۔ آنندکند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے یوں دُر افشانی فرمائی۔ کرموں کا تیاگ اور یوگ دونوں ہی موکھش کے دینے والے ہیں۔ ان میں کرم سنیاس کی نسبت کرم یوگ بہتر ہے۔ جو منش دویش نہیں کرتا اور اچھیا نہیں کرتا اُسے نِت سنیاسی سمجھنا چاہئے جو دکھ سکھ وغیرہ دوندوں سے بری ہے۔ وہ سہج میں ہی بندھنوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ سانکھ اور یوگ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ایسا اگیانی کہتے ہیں۔ مگر پنڈت ایسا نہیں کہتے۔ دونوں میں سے کسی ایک پر بھی اچھی طرح سے استھر رہنے والا دونوں کا ہی پھل پراپت کرتا ہے۔ جو ستھان سانکھ مارگ والے پاتے ہیں۔ وہی یوگی بھی پاتا ہے۔ جو سانکھ اور یوگ کو ایک روپ دیکھنے والا ہے۔ وہی حق شناس ہے۔ ارجن!

کرم یوگ کے بغیر کرم تیاگ مشکل سے سدھ کرنے یوگیہ ہے۔ لیکن سمتو والا یوگی جلد ہی موکھش پراپت کر لیتا ہے جس نے یوگ سدھ کیا ہے جس نے ہردیہ کو شدھ کیا ہے جس نے من اور اندریوں کو جیتا ہے۔ اور جو بھوت ماتر کو اپنے جیسا ہی سمجھتا ہے۔ ایسا منش کرتے ہوئے بھی بے لوث رہتا ہے۔ دیکھتے، سنتے، سپرش کرتے، سونگھتے، کھاتے، چلتے، سوتے، سانس لینے، بولتے، لیتے دیتے، آنکھ کھولتے اور بند کرتے وقت تتو درشی یوگی یہ بھاونا رکھتا ہے۔ کہ اندریاں اپنا کام کر رہی ہیں۔ اور میں کچھ نہیں کر رہا۔ جو منش کرموں کو برہم کے ارپن کر کے آسکتی چھوڑ کر آچرن کرتا ہے۔ وہ جیسے پانی میں رہنے والا کمل بے لاگ رہتا ہے۔ ویسے ہی پاپ سے ملوث نہیں ہوتا۔ شریر سے من سے، بدھی یا کیول اندریوں سے ہی یوگی آسکتی رہت ہو کر کرم کرتے ہیں۔ سنیمی پرش من سے سب کرموں کا تیاگ کر کے اس نو دروازوں والے نگر روپی شریر میں رہتا ہوا بھی کچھ نہیں کرتا۔ اور نہ کراتا ہوا سکھ سے رہتا ہے۔ ایشور کسی کے پاپ پنیہ کا حصہ نہیں لیتا۔ اگیان دوارا گیان ڈھک جاتا ہے۔ اس سے لوگ موہ میں پھنس جاتے ہیں۔ لیکن جن کا اگیان آتم گیان دوارا ناش ہو گیا ہے۔ اُن کو سوریہ کے سمان پرکاش سے پرم تتو کا درشن کراتا ہے۔

گیان دوارا جن کے پاپ دُھل گئے ہیں۔ وہ ایشور کے دھیان میں تن مے ہونے والے اسی میں استھر رہنے والے اور اسی کو سروسو ماننے والے موکھش پراپت کرتے ہیں۔ گائے، ہاتھی، کتے، وِدوان برہمن اور چنڈال کو ایک نظر سے دیکھنے والے پنڈت کہلاتے ہیں۔ جن کا من سمتو میں استھر ہو گیا ہے۔ انہوں نے اس دیہہ سے ہی سنسار کو جیت لیا ہے۔ برہم نشکلنک اور سم بھاوی یعنی ہمیشہ یکساں رہنے والا ہے اس وہ اُس ہی استھر ہوئے ہوئے ہیں۔ جس کی بدھی استھر ہوئی ہے۔ جس کا موہ نشٹ ہو گیا ہے۔ جو برہم کو جانتا ہے۔ اور جو برہم پراپتی رہتا ہے۔ وہ من مانی شے کے پراپت ہونے پر پرسن نہیں ہوتا۔ اور ناپسند وستو کے ملنے پر دکھ نہیں مانتا۔ بیرونی وشیوں میں جس کو آسکتی نہیں ہے۔ وہ آتما میں سکھ پانے والا یوگی آتما کو برہم میں لین کر کے نشٹ نہ ہونے والا آنند حاصل کرتا ہے۔ وشے سے پیدا شدہ بھوگ او خیہ ہی دکھ کا کارن ہیں۔ وہ آدی اور انت والے ہیں۔ بدھیمان اُن میں لین نہیں ہوتا۔ مرتیو سے پہلے جو منش اس دیہہ سے ہی کام اور کرودھ کے ویگ کو سہنے کی طاقت حاصل کر لیتا ہے۔ اسی منش نے سمتو کو پایا ہے۔ وہ سُکھی کہلانے کے یوگیہ ہے۔ جسے آتما میں ہی سکھ ملتا ہے۔ جو آتما میں ہی لین رہتا

ہے۔ جو آتما سے ہی روشنی پاتا ہے۔ وہی یوگی برہم میں واصل ہو کر مُکتی کو پراپت ہوتا ہے۔ جن کے پاپ نشٹ ہو گئے ہیں۔ جن کی شنکائیں شانت ہو گئی ہیں۔ جنہوں نے من پر ادھیکار جما لیا ہے۔ جو پرانی ماتر کے ہت میں لگے رہتے ہیں۔ ایسے یوگی برہم نروان پراپت کر لیتے ہیں۔ جو اپنے آپ کو پہچانتے ہیں۔ جنہوں نے کام کرودھ کو جیت لیا ہے۔ جنہوں نے من کو قابو میں کر لیا ہے۔ ایسے یوگیوں کے لئے سرو تر برہم نروان ہی ہے۔ بیرونی وشے بھوگوں کا ترسکار کر کے روشنی کو بھوؤں کے بیچ ستھر کر کے' ناک کے ذریعے آنے جانے والے پران اور اپان وایو کی گتی کو ایک جیسا رکھ کر' اندریوں۔ من اور بُدھی کو بس میں کر کے اچھا بھے اور کرودھ سے رہت ہو کر جو من موکش میں پرایَن رہتا ہے۔ وہ سدا ہی مُکت ہے۔ مجھے یگیہ اور تپ کا بھوگتا سمپورن لوکوں کے مہیشور تتھا بھوت ماتر کے ہت کرنے والے کو جان کر وہ یوگی شانتی پراپت کرتا ہے۔



پانچویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن جی نے فرمایا۔ اے لکشمی! پنگلا نامی ایک برہمن نہایت ہی بدچلن تھا۔ وہ ماس
مچھلی کھاتا اور شراب پیتا تھا۔ برادری نے اس کو خارج کر دیا۔ وہ کسی دوسرے شہر میں جا کر راجہ کے
ہاں ملازم ہو گیا۔ اور ایک عورت سے شادی کر لی۔ وہ عورت بھی بدچلن تھی۔ اس سے چار قدم آگے ہی
ہو گی۔ اس کا کہنا نہ مانتی تھی۔ ایک دن اس نے اس کو بہت پیٹا۔ وہ کینہ پرور اس وقت تو خاموش ہی
مگر رات کو اس نے اس کو دودھ میں زہر ملا کر اسے پلا دیا۔ جس سے یہ مر گیا۔ اور مر کر اس نے گدھ کی جون پائی
چند دنوں کے بعد وہ عورت بھی مر گئی۔ اور مر کر اسے طوطی کی جون ملی۔ اور ایک درخت پہ ایک طوطے کے
کے ساتھ رہنے لگی۔ وہ طوطا اپنے گزشتہ جنم میں برہمن تھا۔ مگر اپنے گورو کا کہنا نہ مانتا تھا۔ اور گورو کے شراپ
کے کارن ہی اُسے طوطا بننا پڑا تھا۔ ایک دن گدھ اس درخت کے پاس سے گذرا جس پہ کہ طوطی رہتی تھی۔
طوطی اُسے دیکھ کر وہاں سے اُڑی اور اُڑتی اُڑتی ایک مرگھٹ میں پہنچی۔ گدھ بھی اس کے تعاقب میں تھا۔

تھک کر طوطی اُس مرگھٹ میں ایک سادھو کی کھوپڑی کے پاس گر پڑی۔ گدھ وہاں پہنچ کر اُسے اپنے پنجوں اور چونچ سے مارنے لگا۔ لڑتے لڑتے اُس کھوپڑی کا پانی جا چھلا تو اُس سے وہ دونوں بھیگ گئے اور بھیگنے کے ساتھ ہی مر گئے۔ مرنے کے بعد یم دُوت انہیں دھرم راج کی کچہری میں لے گئے۔ دھرم راج نے اُن کی طرف دیکھ کر کہا کہ وہ کھوپڑی ایک برہمن کی تھی۔ جو کہ ہر روز گنگا میں اشنان کرنے کے بعد شری بھگوت گیتا کے پانچویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ لہذا اُس کے پانی میں بھیگنے کے سبب تمہیں سورگ میں بھیجا جاتا ہے۔ ازاں بعد دھرم راج نے دونوں کو حکم دیا۔ کہ ان دونوں کو سورگ میں لے جایا جائے۔ چنانچہ اُس کے حکم کے مطابق وہ گدھ اور طوطی سورگ کو لے جائے گئے۔

اگر دل میں ہو یادِ کرشن کنہیّا　　رگوں کی صدا میں ہو بنسی بجیا

اگر یاد آ جائے سارڈھی بڑھیا　　کنارے پہ لگ جائے تیری بھی نیّا

یہ گیتا میں پڑھ کر دعا کر رہا ہوں　　شری کرشن سے التجا کر رہا ہوں

چھٹا ادھیائے
ابھیاس یوگ

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے اس طرح سے گوہر افشانی فرمائی۔ کرم پھل سے قطع تعلق کر کے جو منش کرم کرتا ہے۔ وہی سنیاسی ہے۔ وہی یوگی ہے۔ نہ کہ وہ جو اگنی اور کریا ماتر کا تیاگ کر چکا ہے ارجن جسے سنیاسی کہتے ہیں۔ اُسے تو یوگ جان جس نے من کے سنکلپوں کا تیاگ نہیں کیا۔ وہ کبھی یوگی نہیں ہو سکتا۔ یوگ سادھنے والے کیلئے کرم سادھن ہے۔ اور جس نے اُسے سادھا ہے۔ اُس کو شانتی پراپت ہو جاتی ہے۔ جب منش اندریوں کے وشیوں یا کرم میں نہیں پھنستا اور سب سنکلپ چھوڑ دیتا ہے۔ تب وہ یوگ درڑھ کہلاتا ہے۔ آتما سے منش آتما کا اُدھار کرے۔ اُس کو گرائے نہیں۔ آتما ہی آتما کا مِتر ہے۔ اور آتما ہی آتما کا شترو ہے۔ جس کا آتما اُس کا مِتر ہے جس نے اپنے بل سے من کو جیتا ہے۔ جس نے اپنے من کو نہیں جیتا وہ اپنا شترو آپ ہے۔ جس نے اپنا من جیتا ہے۔ اور جو سمپورن رُوپ

سے شانت ہو گیا ہے۔ اُس کا آتما سردی گرمی سُکھ، دُکھ اور مان اپمان میں ایک جیسا ہے۔ جو گیان اور انوبھو سے ترپت ہو گیا ہے۔ جو چنچل رہت ہے۔ جس نے اندریوں کو جیت لیا ہے۔ اور جسے مٹی، پتھر اور سونا ایک سمان ہے۔ ایسا ایشور پراین منش یوگی کہلاتا ہے۔ متر اور شترو، سادھو اور پاپی بھلائی چاہنے والے اور دویش رکھنے والے میں جو سمان بھاؤ رکھتا ہے۔ وہ سرشیٹھ ہے۔ چت ستھر کر کے واسنا آدی کو تیاگ کر، ایکانت میں بیٹھ کر، آتما کو پرماتما کے ساتھ جوڑے۔ پوتر استھان میں کُشا، مرگ چھالا اور کپڑا بچھا کر، نہ بہت اُونچے اور نہ ہی بہت نیچے آسن پر بیٹھ کر من کو ایکاگر کر کے، چت اور اندریوں کے عمل کو روک کر، آتم شُدھی کے لئے یوگ کا ابھیاس کرے۔ شریر، سر اور گردن کو اچل اور ایک سیدھ میں رکھ کر چاروں اور سے دھیان ہٹا کر اپنی ناک کی کونپل پر جما دے۔ شانت آتما کے ساتھ، پر بھے ہو کر، برہمچریہ برت دھارن کر کے، من کو سیم سے روک کر، موکش رُوپی پرم شانتی کو پراپت کرے۔ ارجن! استھو رُوپ یوگ کو نہ تو پیٹو ہی پراپت کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی بھُوکا رہنے والا نہ ہی بہت جاگنے والے کو ہی! جو منش کھان پان تتھا ویوہار میں میانہ روی اختیار کرتا ہے۔ اُس کا یوگ

دُکھ نشٹ کرنے والا ہوتا ہے۔ اچھی طرح سے نیتم پر چلنے والا من جب آتما میں ستھر ہو جاتا ہے۔ اور منش کامنا ماتر میں لالسا رہت ہو جاتا ہے۔ تب وہ یوگی کہلاتا ہے۔ آتما کو پرماتما ساتھ جوڑنے کی کوشش کرنے والے ستھر چِت یوگی کی حالت 'بند ہوا والے مقام پر اچل رہنے والے دیپک کی طرح کی گئی ہے۔ یوگ کے سیون سے قابو میں آیا ہُوا من جہاں شانتی پاتا ہے۔ جہاں آتما سے آتما کو پہچان کر منش سنتوش پراپت کرتا ہے۔ اور اندریوں سے پرے بُدھی سے گرہن کرنے یوگیہ اننت سُکھ کا انوبھو ہوتا ہے۔ جہاں رہ کر منش تتّو وستو سے چلائمان نہیں ہوتا۔ اور جس کی پراپتی کے بعد اُسے اُس سے زیادہ کی پراپتی کی اِچھا نہیں رہتی۔ جس کی پراپتی کے بعد اُسے بڑا سے بڑا دُکھ بھی نہیں ڈگمگا سکتا۔ اِس اوستھا کو دُکھوں سے چھُڑانے والا یوگ سمجھنا چاہیے۔ اور نشچینت ہو کر نشچے پُوربک ایسے یوگ کا ابھیاس کرنا چاہیئے۔ سنکلپ سے پیدا ہوئی ہوئی سب کامناؤں کو پُورن رُوپ سے تیاگ کر۔ اندریوں کو من کے ذریعے سب طرف ہٹا کر اچل بُدھی سے یوگی رفتہ رفتہ شانت ہوتا جاوے۔ اور من کا دھیان پرماتما میں رکھ کر دُوسری کسی بات کا وِچار نہ کرے۔ جہاں جہاں چنچل اور استھر

من بھاگے۔ وہاں پر سے اُسے ہٹا کر اُسے اپنے قابو میں لاوے۔ جن کا من اچھی طرح سے شانت ہو گیا ہے جس کے وِکار شانت ہو گئے ہیں۔ ایسا برہم مے ہوا ہوا نشپاپ یوگی اوشیہ ہی اُتم سُکھ پراپت کرتا ہے۔ آتما کے ساتھ نرنتر کھوج کرتا ہوا پاپ رہت ہوا ہوا یہ یوگی آسانی کے ساتھ برہم پراپتی روپ اننت سُکھ کو پراپت کرتا ہے۔ سب جگہ ایک بھاؤ سے رکھنے والا یوگی اپنے تئیں سب بھوت ماتر میں، اور بھوت ماتر کو اپنے اندر دیکھتا ہے۔ جو مجھے سب جگہ دیکھتا ہے۔ اور سب ہی مجھ کو دیکھتا ہے۔ ایسے تتو درشی کی نگاہ سے مجھے دیکھنے والے یوگی کی نظروں سے نہ تو میں ہی اوجھل ہو سکتا ہوں اور نہ ہی وہ ہی، میری نظروں سے ہی دور ہو سکتا ہے۔ مجھ میں لین ہوا جو یوگی، سب بھوتوں میں رہنے والے مجھ کو بھجتا وہ چاہے جس طرح سے برتتا ہو، سب کام کرتا ہوا مجھ میں ہی قیام کرتا ہے۔ ارجن! جو سب کے سُکھ دُکھ کو اپنا سُکھ دُکھ سمجھتا ہے۔ وہی یوگی سرشیشٹ ہے۔

ارجن نے کہا۔ کرشن! یہ سمتو روپی یوگ جو آپ نے بیان کیا ہے من کی چنچلتا کے کارن میں اس استھر ستھتی کو نہیں دیکھتا۔ کیونکہ من بڑا چنچل اور بہت ہی بلوان ہے۔ جس طرح سے ہوا کو دبانا محال

ہے۔ ویسے ہی من پر قابو پانا بھی کٹھن ہے۔ آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ ارجن
اس میں شک نہیں کہ من بڑی مشکل سے قابو میں آتا ہے۔ مگر ابھیاس اور ویراگ سے اسے بآسانی قابو میں
کیا جا سکتا ہے میرا مت ہے۔ کہ جس کا من اپنے قابو میں نہیں ہے۔ اس کے لئے یوگ سدھ کرنا مشکل ہے
لیکن جس کا من اپنے قابو میں ہے۔ اور جو ثابت قدم ہے۔ وہ اُپائے کرنے سے اسے سدھ کر سکتا ہے۔ ارجن
نے کہا کرشن! جو شردھالو تو ہو مگر یتن میں کمی کی وجہ سے یوگ بھرشٹ ہو جاوے۔ وہ کامیابی کے حاصل نہ
کرنے کے سبب کس گتی کو پراپت ہوتا ہے؟ برہم مارگ سے بھٹکا ہوا وہ یوگ بھرشٹ شخص چھِن بھِن
بادلوں کی مانند نشٹ تو نہیں ہو جاتا؟ میرے یہ شک آپ ہی دور کرنے کے یوگیہ ہیں۔ آپ کے سوا دوسرا
کوئی بھی اس شک کو نہیں ہٹا سکتا۔ شری کرشن چندر جی نے یوں گوہر افشانی فرمائی — ارجن! ایسے منش
کا ناش نہ تو اس لوک میں ہی ہوتا ہے۔ اور نہ پرلوک میں کلیان مارگ والے کی کبھی درگتی ہوتی ہی نہیں
پنیہ شالی دیکھتی جس ستھان کو پراپت کرتے ہیں۔ اُس کو پا کر وہاں بہت عرصہ تک قیام کرنے کے بعد یوگ
بھرشٹ منش پوتر اور سادھن والے گھرانے میں جنم لیتا ہے۔ یا گیانی یوگی کے ہاں وہ جنم لیتا ہے۔ ایسا

میں ایسا جنم کٹھنتا سے ہی پراپت ہوتا ہے۔ ارجن وہاں سے اُسے پہلے جنم کی بدھی کے سنسکار ملتے ہیں وہاں سے وہ موکش کیلئے آگے بڑھتا ہے۔ اُسی پہلے ابھیاس کے کارن وہ یوگ کی طرف کھنچکر، یوگ کا وہ جگیاسو سکام ویدک کرم کرنیوالے کی ستھتی کو پار کر جاتا ہے۔ اور شوق سے اور کوشش کرتا ہوا یوگی پاپ رہت ہوکر انیک جنم سے شدھ ہوکر پرم گتی کو پراپت کرتا ہے۔ یوگی تپسوی کی نسبت اونچا ہے۔ گیان سے بھی وہ سریشٹ ہے۔ اور کرم کانڈی سے بھی! اس لئے اے ارجن! تو یوگی بن اور یوگیوں میں بھی جو مجھ میں من پروکر مجھے شردھا پوربک بھجتا ہے۔ اُسے میں سب سے سریشٹ مانتا ہوں۔

چھٹے ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن نے فرمایا۔ اے لکشمی! دریائے گوداوری کے کنارے ایک عظیم الشان شہر تھا۔ اُس میں جن شرتی نامی ایک بڑا دھرماتما راجہ راج کرتا تھا۔ جیسا دھرماتما راجہ تھا ویسی ہی دھرماتما اس کی رعیت تھی۔ ایک دن کہیں سے اُڑتے ہوئے بہت سے ہنس آرام کرنے کی غرض سے اُس شہر میں اُترے۔ اُن

میں سے ایک ہنس تو اُترتے کے ساتھ ہی دوبارہ اُڑنے کے لئے بیتاب ہو گیا۔ لوگوں نے کہا اے ہنس تو اتنا بیتاب کیوں ہے؟ کیا تو راجہ جان شرتی سے بھی پہلے سورگ میں پہنچنا چاہتا ہے۔ ہنس نے جواب دیا۔ کہ مہاراجہ جان شرتی سے بھی مہرشی رئیک سریشٹھ ہیں۔ وہ بیکنٹھ میں جائیں گے۔ راجہ نے جب یہ داستان سُنی تو سوچا کہ واقعی مہرشی رئیک بہت زیادہ دھرماتما ہوں گے۔ لہٰذا ان کے درشن کرنے چاہئیں۔ وہ رتھ میں سوار ہو کر تیرتھ یاترا کے لئے نکلا اور مختلف تیرتھوں پر گھومتا ہوا شری بدری نارائن جی میں پہنچا۔ وہاں پر مہرشی رئیک کی رہائش تھی۔ راجہ جان شرتی نے اُن کے پاس جا کر ڈنڈوت کی۔ مہرشی نے بھی اُس کا بھلی بھانتی ستکار کیا۔ راجہ نے استفسار کیا۔ کہ آپ کا اتنا تیج کس کے بل سے ہے۔ مہرشی بولے۔ راجن! میں تو جٹا دھاری بھیم انگی اور کوپین دھاری ہوں۔ بھلا میں کیا کرونگا۔ ہاں ہر روز شریمد بھگوت گیتا کے چھٹے ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا ہوں۔ یہ سب اُسی پاٹھ کا ہی پرتاپ ہے۔ یہ سُن کر مہاراجہ جان شرتی نے اپنے لڑکے کو وہاں بُلا کر اپنا راج پاٹ اُسے سونپ دیا۔ اور خود مہرشی رئیک کے آشرم میں رہ کر شریمد بھگوت گیتا کے چھٹے ادھیائے کا پاٹھ نیم پوربک کرنے لگا۔ ایک دن اُس نے دیودیہہ پائی اور دیودوت اُسے پکارن

میں بِٹھا کر بیکنٹھ کو لے گئے۔

۵

رموزِ حقیقت سکھاتی ہے گیتا
صداقت کی راہیں دِکھاتی ہے گیتا
جہالت کے پردے اُٹھاتی ہے گیتا
من دتو کے جھگڑے مِٹاتی ہے گیتا
یہ گیتا ہے یا مشعلِ حق نما ہے
شری کرشن خود جس میں نغمہ سرا ہے

ساتواں ادھیائے

گیان وِگیان یوگ

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ ارجن! مجھ میں من لگا کر میرا آشرا لے کر یوگ ابھیاس کرتا ہوا تو نشچے پورنگ اور سمپورن روپ سے مجھے کس طرح سے جان سکتا ہے؟ میں یہ گیان تجھے پورن روپ سے بتاؤں گا۔ اِسے جاننے کے بعد پھر اس لوک میں اِس سے زیادہ کچھ جاننے کو باقی نہیں رہ جاتا۔ سدھی کی

پراپتی کے لئے ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی سعی کیا کرتا ہے۔ اور ان کوشش کرنے والوں میں سے بھی کوئی ایک ہی مجھے اصل روپ سے پہچانتا ہے۔ پرتھوی، جل، اگنی، وایو، آکاش، من، بدھی اور اہم بھاؤ یہ آٹھ پرکار کی میری اپرا پرکرتی ہے۔ اس سے بھی اونچی پرا پرکرتی ہے۔ جو جیو روپ ہے۔ یہ جگت اس کے آدھار پر چل رہا ہے۔ بھوت ماتر کی پیدائش کا کارن تو ان دونوں کو جان! سارے جگت کی پیدائش اور ناش کا کارن میں ہوں۔ ارجن! مجھ سے بڑا اور کوئی نہیں ہے۔ جیسے تاگے میں موتی پروئے رہتے ہیں۔ ویسے ہی یہ جگت مجھ میں پرویا ہوا ہے۔ ارجن! جل میں رس میں ہوں۔ سورج اور چاند میں تیج میں ہوں۔ سب ویدوں میں اونکار میں ہوں، آکاش میں شبد میں ہوں۔ اور پرشوں کا پراکرم میں ہی ہوں۔ پرتھوی میں خوشبو میں ہوں۔ اگنی میں تیج میں ہوں۔ پرانی ماتر کا جیون میں ہوں۔ تپسویوں کا تپ میں ہوں۔ سارے جیووں کا سناتن بیج مجھے جان! بدھیمان کی بدھی میں ہوں۔ تیجسوی کا تیج میں ہوں۔ بلوان کا کام اور راگ رہت بل میں ہوں۔ پرانیوں میں دھرم کا ورودھ نہ کرنے والا کام میں ہوں۔ جو جو ساتوک راجس اور تامسی بھاؤ ہیں۔ ان کو مجھ سے پیدا جان! لیکن میں ان میں ہوں ایسا نہیں ہے بلکہ وہ مجھ

ہی ہیں۔ اِن تینوں گنوں کے بھاووں سے سارا سنسار موہت ہو پڑا ہے۔ اور اس لئے مجھ کو جو ان سے پر
ے اوناشی کو وہ نہیں پہچانتا۔ میری ان تین گُن والی مایا کا ترنا مشکل ہے۔ پر جو میری ہی شرن لیتے
ہیں۔ وہ اس مایا کو تر جاتے ہیں۔ دُراچاری موڑھ، نیچ منش میری شرن میں نہیں آتے۔ وہ بدقسمت
ہیں جن کا گیان مایا دوارا لُپت ہو چکا ہے۔ چار قسم کے سداچاری منش مجھے پوجتے ہیں۔ دُکھی، جگیاسو
ضرورتمند اور گیانی۔ ان میں سے گیانی سب سے سریشٹ ہے۔ وہ مجھے پیارا ہے۔ میں اُسے عزیز ہوں۔ یہ
سب بھگت اچھے ہیں۔ لیکن گیانی تو میرا آتما ہے۔ ایسا مت میرا ہے۔ مجھے پراپت کرنے کی نسبت
دوسری اُتم گتی کوئی ہے نہیں۔ ایسا جانتا ہوا گیانی میرا آشرا لیتا ہے۔ بہت جنموں کے بعد گیانی مجھے پراپت
کرتا ہے۔ سب واسودیو ہے۔ ایسا جاننے والا مہاتما بہت ہی دُرلبھ ہے۔ مختلف قسم کی کامناؤں
کے کارن جن کا گیان ہرا گیا ہے۔ ایسے لوگ اپنی پرکرتی کے انوسار علیحدہ علیحدہ طریقوں کا آسرا لیکر
دوسرے دیوتاؤں کی شرن میں جاتے ہیں۔ جو جو منش جس جس سروپ کی بھگتی شردھا پوروک کرنا چاہتا
ہے۔ اُس اُس سروپ میں میں اُن کی شردھا کو درڑھ کرتا ہوں۔ شردھا پوروک اِن دیوتاؤں کی

ارادھنا کر کے وہ اپنی خواہشات پوری کر لیتے ہیں۔ مگر ان کو جو پھل پراپت ہوتا ہے۔ وہ ناش ہو جانے والا ہوتا ہے۔ دیوتاؤں کو بھجنے والے دیوتاؤں کو پاتے ہیں۔ اور مجھے بھجنے والے مجھے پاتے ہیں میرے پرم اوناشی اور انوپ سروپ کو نہ جاننے والے بدھی ہین۔ لوگ اندریوں سے پرے مجھ کو اندریوں سے پراپت ہونے والا مانتے ہیں۔ اپنی یوگ مایا سے ڈھکا ہوا میں سب کے لئے ظاہر نہیں ہوں، یہ موڑھ جگت مجھ اجنم اور نشٹ نہ ہونے والے کو اچھی طرح نہیں پہچانتا۔ ارجن! جو ہو چکے ہیں۔ ورتمان و آئندہ ہونے والے سبھی بھوتوں کو میں جانتا ہوں۔ لیکن مجھے کوئی نہیں جانتا۔ اے پارتھ! اچھا اور دویش سے پیدا ہونے والے سکھ دکھ وغیرہ دوندکے موہ سے پران ماتر اس جگت میں اچیت رہتے ہیں۔ لیکن جن سداچاری لوگوں کے پاپوں کا انت ہو چکا ہے۔ اور جو دوندکے موہ سے مکت ہو گئے ہیں۔ وہ اٹل برت والے مجھے بھجتے ہیں۔ جو میرا آشرا لے کر بڑھاپے اور موت سے مکت ہونے والے کا ادیوگ کرتے ہیں۔ وہ لوگ اس برہم کو ادھیاتم اور سارے کرم کو جانتے ہیں۔ ادھی بھوت، ادھی دیو بلکہ یگیہ سمیت مجھے جنہوں نے پہچانا ہے۔ وہ ستو کو پراپت ہوئے مجھے مرتیو کے سمے بھی بھگوان

کا دھیان کرتے ہیں۔

ساتویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن نے فرمایا۔ اے لکشمی! پٹیل نامی نگر میں سنکوکرن نامی ایک ویش رہتا تھا۔ ایک بار جبکہ وہ تجارت کی غرض سے کسی دوسرے نگر کو جا رہا تھا۔ راستے میں وہ سانپ کے کاٹنے سے مر گیا۔ جب سنکوکرن کے لڑکے کو خبر ملی تو وہ وہاں پہنچکر اس جگہ کو کھودنے لگا جہاں بمقام اُس کا باپ مرا تھا۔ اتنے میں ایک بانبی سے ایک بڑا سا سیاہ رنگ کا سانپ نکلا۔ اور بولا بیٹے میں سنکوکرن ہوں تو گھر جاکر کسی گیتا پاٹھی برہمن کو بلاکر شریمد بھگوت گیتا کے ساتویں ادھیائے کا پاٹھ کروا۔ اور مجھے اِس جُون سے چھڑا۔ سنکوکرن کے لڑکے نے ایسا ہی کیا۔ شریمد بھگوت گیتا کے پاٹھ کے پھل سے سنکوکرن نے دیو دیہی پائی۔ دیو دُوت بمان لے کر آئے اور اُسے بیکنٹھ میں لے گئے۔

آٹھواں ادھیائے
اکشر برہم یوگ

ارجن نے دریافت کیا۔ اے پرشوتم! اس برہم کا سروپ کیا ہے؟ آدھی بھوت کسے کہتے ہیں!
آدھی دیو کیا کہلاتا ہے؟ اے مدھوسودن! اس دیہہ میں آدھی یگیہ کیا ہے؟ اور کس پرکار کا ہے
اور سنجمی پرش آپ کو مرتیو کے سمے کس پرکار پہچان سکتے ہیں؟ آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی بولے
جو سب سے اُتم ابناشی ہے۔ وہ برہم ہے۔ پرانی ماتر میں اپنی ستا سے جو رہتا ہے۔ وہ ادھیاتم ہے اور
پرانی ماتر کو پیدا کرنے والا سرشٹی دیا پار کرم کہلاتا ہے۔ ادھی بھوت میرا ناش والا سروپ ہے اور
دیوروپ بنے والا میرا جو سروپ ہے۔ اے پرش سریشٹ ارجن! میں ادھی یگیہ ہوں۔ شریر تیاگ دینے
کے سمے جو پرش میرا سمرن کرتا ہوا شریر تیاگ کرتا ہے۔ یقیناً وہ میرے ساکشات سروپ کو حاصل
کرتا ہے۔ اور منش جس جس بھاؤ کا سمرن کرتا ہوا شریر تیاگ کرتا ہے۔ وہ اُسی کو پراپت ہوتا ہے۔ ۱-۳

لئے تو ہمیشہ میرا ہی چنتن کر۔ اس پرکار مجھ میں من اور بدھی رکھنے سے تو ضرور مجھ کو پاویگا۔ پارتھ! چت کو ابھیاس سے مستحکم کرکے اُس کو اِدھر اُدھر نہ جانے کی اجازت دیکر جو بھگوان کا دھیان کرتا وہ دویہ پرم پُرش کو پاتا ہے۔ جو منش موت کے وقت اچل من سے بھگتی مان کر اور یوگ بل سے بھوؤں کے درمیان پران استھاپت کر کے سروگیہ پراتن، سب کو نیم میں رکھنے والے سب سے سوکھشم سب کے پالن ہار، سوریہ کے سمان تیجومئی اگیان روپی اندھکار سے پرے سروپ کا سمرن کرتا ہے۔ وہ دویہ پرم پرش کو پاتا ہے۔ جسے وید کے جاننے والے ودوان اکشر نام سے ورنن کرتے ہیں۔ اور جس کی پراپتی کی اچھا سے لوگ برہمچریہ کا پالن کرتے ہیں۔ اُس کو میں تجھے مفصل بتاتا ہوں۔ ارجن! شریر میں وشیوں کے پرویش کرنے کے اِن دروازوں کو بند کر کے یعنی اندریوں کو وشیوں سے ہٹا کر اور من کو ہردیہ میں روک کر اور پران وایو کو بھوؤں کے درمیان دھارن کرکے جو پُرش سمادھی لگا کر "اوم" کا اُچارن کرتا ہوا اس دیہہ کا تیاگ کرتا ہے۔ وہ سریشٹ گتی پر پہنچ جاتا ہے۔ ارجن! جو پُرش ایک چت ہو کر پرماتما کا سدا دھیان کرتا ہے۔ اُس کرم یوگی پُرش کو میں سدا آسانی سے پراپت ہو سکتا ہوں۔ وہ پرم سدھ مہاتما

مجھے پراپت ہوکر دُکھ کے گھر اناش ہونے والے جنم کے چکر میں نہیں پھنستے۔ ہے ارجن! برہم لوک سے لیکر بھو لوک تک سب لوک ایسے ہیں۔ کہ ان میں پہنچا ہوا پُرش پھر جنم لیتا ہے لیکن جو پُرش مجھ ایشور کو پراپت کر لیتا ہے۔ اُس کا پھر جنم نہیں ہوتا۔ دن رات کے جاننے والے یوگی جانتے ہیں۔ کہ برہما کا دن ایک ہزار چتر یُگی کے برابر ہے۔ اور اتنی ہی رات ہے۔ برہما کا دن شروع ہونے پر سب ادیکت میں سے ویکت میں لین ہو جاتے ہیں۔ یہ سب بھُوت سموداے برہم رات کے آغاز میں غائب ہو جاتے ہیں۔ اور برہم دن کے طلوع پر پھر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اُس ادیکت سے پرے ایسا دوسرا سناتن ادیکت بھاؤ ہے۔ سارے ناش ہونے پر بھی یہ سناتن ادیکت بھاؤ ناش نہیں ہوتا۔ جو ادیکت اکھشر کہلاتا ہے۔ اُسی کو پرم گتی کہتے ہیں۔ جسے پانے کے بعد لوگوں کا پُنر جنم نہیں ہوتا۔ وہ میرا پرم دھام ہے۔ اے پارتھ! اُس اُتم پُرش کے درشن بڑی بھگتی سے ہوتے ہیں۔ اس میں بھُوت ماتر رہتے ہیں۔ اور یہ سب اُسی سے ویاپت ہیں۔ جس وقت موت آنے پر یوگی موکھش پاتے ہیں۔ اور جس وقت موت کے بعد اُن کا پُنر جنم ہوتا ہے

یا نہیں ہوتا ہیں تم سے اُن کی تفصیل بیان کرتا ہوں۔ اُترائن کے چھ مہینوں میں شکل پکش میں دن کے وقت جسم چھوڑنے والے برہم کے جاننے والے یوگی برہم کو پالیتے ہیں۔ دکشنائن کے چھ مہینوں میں کرشن پکش میں راتری میں جبکہ دھواں پھیلا ہوا ہو شریر چھوڑنے والے یوگی پھر جنم پاتے ہیں۔ سنسار میں یہ دو شکل اور کرشن مارگ سدا سے مانے گئے ہیں۔ دیویان اور پتریان انہی دونوں کا نام ہے۔ ایک پر چلنے والا مکت ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے پر چلنے والا پھر جنم لیتا ہے۔ ہے ارجن! ان دونوں مارگوں کو جاننے والا یوگی کبھی موہت نہیں ہے۔ لہٰذا تو بھی ایسا ہی کرم یوگی بن! اس دیہہ کو جاننے والا یوگی وید میں، یگیہ میں، تپ میں اور دان میں جو پھل بیان کیا گیا ہے۔ ان سب کو پار کر کے سناتن برہم کے سروپ کو پراپت کر لیتا ہے۔

آٹھویں ادھیائے کا مہاتم

شری نارائن نے فرمایا۔ اے لکشمی! دکن میں سوشرما نامی ایک دھرماتما برہمن رہتا تھا۔ وہ بہت ہی مالدار تھا۔ لیکن باوجود مالدار ہونے کے ہمیشہ ہی دان پنیہ آدی کار ثواب کرتا رہتا تھا۔ اُس کے ہاں سنتان

نہ تھی۔ اس نے ایک دن ایک مہاتما سے پرارتھنا کی۔ مہاراج میرے ہاں سنتان نہیں ہے۔ مہاتما
اس نے کہا۔ تو اشومیدھ یگیہ کر۔ اگر دیوی کی بھینٹ کر تیرے ہاں یقیناً لڑکا پیدا ہو گا۔ برہمن
ایک بکرا لاکر اسے دیوی کی بھینٹ کرنے کے لئے مارنے کو تیار ہوا۔ بکرے نے قہقہہ لگایا۔ برہمن نے
اس کے ہنسنے کا سبب دریافت کیا۔ بکرے نے کہا میرے بھی گذشتہ جنم میں میرے ہاں اولاد
نہ تھی۔ ایک برہمن نے مجھ سے اشومیدھ یگیہ کرنے کے لئے کہا تھا۔ میں ایک بکری بمعہ اس کے بچے کے گھر
لایا۔ جب میں بکری کے بچے کو مارنے لگا۔ تو بکری بولی۔ بچے ماں کے بچے نہیں مارا کرتے۔ مگر میں نے
اس کی بات کی طرف رتی بھر بھی توجہ نہ دی۔ اس کے بچے کو مار ڈالا۔ بکری نے مجھے شراپ دیا۔ کہ جا تیرا
یہی حال ہو گا۔ چنانچہ مرنے کے بعد دھرم راج نے مجھے بندر بنایا۔ گلی گلی تماشہ دکھاتا۔ مگر پیٹ بھر کر
کھانا مجھے کبھی نصیب نہ ہوا۔ اس کے بعد مجھے کتے کی جون ملی۔ روٹی کے لئے در در دانہ جھانکتا پھرتا۔ ایک
دن ایک شخص نے بجائے روٹی دینے کے مجھے ایسی لاٹھی ماری کہ میری کمر ٹوٹ گئی۔ اور کمر کے ساتھ شریر بھی چھوٹ
گیا۔ اب میں گھوڑا بنا۔ گھوڑا بھی بنا ایک بھٹیارے کا۔ کھانے کو تھوڑا ملتا اور بوجھ زیادہ ڈھونا پڑتا

ایک دن جب کہ تین بچے مجھ پر سوار تھے۔ میں کیچڑ میں پھنس گیا۔ اور اس سے میری موت ہو گئی۔ کہاں تک بیان کروں۔ ایک بکری کے بچے کے مارنے کے بدلے مجھے متعدد جنم لینے پڑے۔ اور وہ مصیبت پر مصیبت مجھ پر ٹوٹی کہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اب کی بار بکرے کی جون ملی۔ تم نے خریدا تو میں نے سمجھا کہ آرام پاؤں گا۔ مگر تم تو چھرا لے کر میرا خاتمہ ہی کرنے والے ہو۔ برہمن نے کہا سنو۔ کرو کشیتر میں چندر سو شرما نامی ایک راجہ اشنان کرنے کے لئے آیا۔ اس نے پنڈت سے دریافت کیا۔ کہ کونسی شے دان کروں اس نے کہا۔ لوہے کا پرش دان کرو۔ چنانچہ راجہ نے لوہے کا ایک آدمی بنوایا۔ اس کی آنکھیں نیلی کی تھیں۔ اس لوہے کے پرش کو دان کر کے راجہ چلنے کو تیار ہوا کہ وہ لوہے کا پتلا ہنسا۔ راجہ ٹھہر گیا پتلے نے پنڈت سے کہا کہ تو مجھے دان میں لیگا۔ اس نے کہا تیرے جیسے کئی لئے ہیں۔ اس کی بات سن کر وہ پتلا بڑے زور سے چیخا۔ اور اس میں سے ایک سیاہ فام عورت برآمد ہوئی۔ برہمن نے اس وقت شری مد بھگوت گیتا کے آٹھویں ادھیائے کا پاٹھ کیا۔ راجہ اور اس عورت دونوں نے دیو دیہی پائی۔ آکاش سے دیو دوت بمان لے کر آئے اور ان دونوں کو اس میں بٹھا کر بیکنٹھ کو لے گئے۔

نواں ادھیائے

راج ودیا راج گوہیہ یوگ

بھگوان شری کرشن چندر جی نے فرمایا۔ ارجن! تیرے دویش رہت ہونے کے کارن تجھے میں گپت سے گپت انوبھو یکت گیان دونگا۔ جسے جان کر تو اکلیان سے بچیگا۔ ودیاؤں میں یہ راجہ ہے اور گوہیہ وستوؤں میں بھی راجہ ہے۔ یہ پوتر۔ اُتم پرتیکش آچار میں لانے میں سہج اور ابناشی ہے۔ ایسے دھرم پر جو شردھا نہیں ہے۔ وہ مجھ کو نہ پہنچ کر جنم مرن کے چکر میں پھنس جاتے ہیں۔ میرے ادیکت سروپ سے یہ سارا جگت بھرا ہوا ہے۔ سب بھوت میرے آدھار پر ہیں۔ میں اُن کے آدھار پر نہیں ہوں۔ تم میرے اس ایشوری پربھاؤ کو دیکھو۔ میں جیووں کا پالن کرنیوالا ہونے پر بھی اُن میں سنتھت نہیں ہوں جس طرح ہر طرف پھیلنے والی ہوا آکاش میں قیام رکھتی ہے۔ ویسے ہی سب پدارتھ مجھ میں سنتھت رہتے ہیں۔ اے کنتی پتر۔ پرلے کے انت میں سب پدارتھ مجھ میں لین ہو جاتے

ہیں۔ پھر سرشٹی کے سمیہ اُن پرکرتی میں لین سب پدارتھوں کی یتھا یوگیہ رچنا کرتا ہوں۔ میں اِن سب چراچروں کو اُن کے کرموں کے انوسار رچتا رہتا ہوں۔ ارجن! یہ کرم مجھ کو باندھتے نہیں۔ کیونکہ میں کسی میں راگ دویش نہیں رکھتا میری پرکرتی بار بار اس ستھاور اور جنگم جگت کو پیدا کرتی ہے۔ مورکھ میرے مہیشور روپ کو نہ جان کر مجھے انسانی جسم میں آشرا لینے والا سمجھتے ہیں۔ اور میری بھگتی نہیں کرتے۔ اِس کا کارن اُن کی الپ بُدھی ہے۔ اور اِسی اُن کی اِچھاؤں کی اپورتی۔ کرموں کی نشپھلتا، یتھارتھ گیان نہ ہونے کے سبب اُس کی نشپھلتا ہے۔ ایسے راکھشسی اور آسری پرکرتی والے مورکھ موہ میں ڈال رکھنے والی آسری پرکرتی کا آشرا لیتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس اے ارجن! جو دیوی پرکرتی والے مہاتما ہیں۔ مجھ کو سب بھوتوں کا کارن اور ابناشی جان کر میری اننیہ بھگتی، میرا گان، میری پراپتی کے لیے دردھتا کے ساتھ یتن کیا کرتے ہیں۔ اور بھگتی کے ساتھ نمسکار کیا کرتے ہیں۔ اور کرم یوگی بھی گیان روپ یگیہ سے میری پوجا کرتے ہیں۔ اور سروروپ جگت کی اُپاسنا نانا روپ سے کرتے ہیں کیونکہ میں ہی یگیہ کا سنکلپ ہوں۔ یگیہ ہوں۔ میں ہی اناج ہوں میں ہی اوشدھی ہوں میں ہی

منتر ہوں، میں ہی آہوتی ہوں۔ میں ہی اگنی ہوں اور میں ہی ہون کی سامگری ہوں۔ میں ہی اس جگت کا پِتا ماتا دھاتا اور پِتامہ۔ سب کے جاننے کے یوگیہ پوتر "اونکار" رگ، یجر اور سام بھی میں ہی ہوں۔ کرم پھل بھرن کرنے والا سوامی، شُبھ اور اشُبھ کا ساکشی، آشرا، استر، اُتپتی اور پرلے کا استھان اور اوناشی بیج میں ہی ہوں۔ اور مرتیو بھی میں ہی ہوں امرتا بھی میں ہی ہوں۔ گرمی اور سردی و بارش میں ہی پیدا کرتا ہوں۔ تینوں ویدوں میں ورنت کرموں کے کرنے والے اور سوم رس کے پینے والے پاپوں سے رہت پُرش یگیوں سے میری پوجا کر کے سورگ کی کامنا کرتے ہیں۔ وہ پوتر پُنیوں کے پھل سروپ سورگ کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور دیوی بھوگوں کو بھوگتے ہیں۔ اور سورگ کے بھوگ بلاس کو بھوگ کے بعد پُنیہ کال کے سماپت ہو جانے پر اس منش لوک میں لوٹ آتے ہیں۔ ویدک کرموں کے کرنے والے اِس طور پر دھرم پھل پراپت کر آواگمن میں رہتے ہیں۔ جو یوگی ایک بھاؤ سے میرے میں لین ہوتے ہوئے میرا چنتن کرتے ہیں۔ ایک ہی بھاؤ سے لگے ہوئے یوگیوں کے نشکام کرموں کا بھار میں اٹھاتا ہوں۔ اے کُنتی پُتر! اشاستر گیان سے یا جو پُرش دوسرے دیوتاؤں میں شردھا اور

جتنی رکھتے ہیں۔ وہ بھی میری ہی پوجا کرتے ہیں۔ مگر اُن کی پوجا ودھی پوربک نہیں ہے۔ کیونکہ اُن دیوتاؤں میں بھی ایشور ہی استھت ہے۔ سب یگیوں کی رکشا کرنے والا اور اُن کا پھل دینے والا میں ہی ہوں۔ مگر دوسرے دیوتاؤں کے بھگت میرے اس روپ کو نہیں جانتے۔ لہٰذا صحیح راستے سے بھٹک رہتے ہیں۔ نیم یہ ہے کہ دیوتاؤں کے پجاری اُن کو، بھوتوں کے پجاری بھوتوں کو اور میری پوجا کرنے والے مجھے حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح سے جو پرماتما کے سچے روپ کی اپاسنا کرتے ہیں۔ وہ پورنش روپ پھل کو حاصل کرتے ہیں۔ جو شخص پتر، پُشپ، پھل، جل کچھ بھی پریم سے مجھے سمرپت کرتا ہے۔ اُس شدھ آتما والے بھگتی سے سمرپت کیا ہوا ہے۔ تحفہ گرہن کرتا ہوں۔ ارجن! سب کرم، کھانا پینا، یگیہ کرنا، دان کرنا، تپ کرنا سب میرے سمرپن کر دو۔ اس طرح سے کرنے سے شبھ اشبھ پھلوں سے مکت ہو کر تو پرماتما کو پراپت کریگا۔ میں سب پرانیوں میں سم بھاؤ میں رہتا ہوں مجھے کوئی پریہ نہیں ہے۔ نہ ہی مجھے کسی سے دویش ہی ہے۔ جو بھگتی پوربک میرا بھجن کرتے ہیں۔ میں بھی سدا اُن کے انت کرن میں استھت رہتا ہوں۔ اگر کوئی دُراچاری بھی ایک مات بھاؤ سے

سے نہ سمجھے۔ تو اُس کو سادھو ہی سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ نشکام کرنے کے سنکلپ سے وہ جلد ہی دھرماتما بن جاتا ہے۔ اور پرم شانتی کو پراپت ہوتا ہے۔ ارجن! میرے بھگت کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ جو پاپ یونی ہیں۔ استری ویش اور شودر جو میرا نشکام کرم یوگ روپی بھگتی سے میرا سہارا لیتے ہیں۔ وہ بھی پرم گتی کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ پھر ودوان برہمنوں اور راج رشی کھشتریوں کا تو کہنا ہی کیا! اِس لیئے تو اِس ناش وان اور سکھ رہت لوک میں جنم لے کر ایشور کی آگیا میں رہ! ایشور میں من لگا اور اُس کی بھگتی کر! اُس کی ہی پوجا کر! اُسے نمسکار کر۔ اِس پرکار یکت ہو کر تو پرماتما کو پراپت ہوگا۔

نویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن نے فرمایا۔ اے لکشمی! مُلک دکن میں بھاؤ سوشرما نامی ایک شودر رہتا تھا۔ وہ شیطانی خصلت کا انسان تھا۔ ماس کھاتا، جُوا کھیلتا اور آٹھوں پہر شراب کے نشے میں چور رہتا تھا۔ ایک دن کثرت مے نوشی کے سبب اُس کی حرکت قلب بند ہو گئی۔ اور اس نے مر کر پیپت ہنگ

ایک درخت پر رہائش اختیار کی۔ اُسی شہر میں ایک برہمن اور اُس کی بیوی بھی جو کہ نہایت ہی تُند خو تھی۔ رہتے تھے۔ اُن دونوں نے بھی مر کر اور پریت بن کر اُسی درخت پر رہائش اختیار کی جس پر کہ بھاؤ سوشرما رہتا تھا۔ ایک دن پشاچنی (براہمنی) نے برہمن سے کہا۔ کہ کیا اِسے اپنے گذشتہ جنم کی خبر ہے؟ پریت نے کہا' ہاں میں اپنے گذشتہ جنم سے آگاہ ہوں۔ براہمنی نے کہا کیسے؟ کون سے پُنیہ سے؟ برہمن نے کہا۔ اور کوئی پُنیہ کرم تو میں نے کیا نہیں۔ ہاں شریمد بھگوت گیتا کے نویں ادھیائے کے تین شلوک باقاعدہ طور پر ایک گیتا پاٹھی برہمن سے سُنتا رہتا تھا پشاچنی (براہمنی) نے کہا۔ مجھے وہ شلوک سناؤ۔ درخت کی سب سے اوپر والی شاخ پر بیٹھا ہُوا پریت (بھاؤ سوشرما) بھی اِن کی بات چیت سُن کر اِن کے پاس آ گیا۔ اور ملتجی ہُوا کہ مجھے بھی وہ تین شلوک سُناؤ۔ برہمن نے براہمنی اور پریت کو شریمد بھگوت گیتا کے نویں ادھیائے کے وہ تین شلوک سُنائے۔ برہمن کا شلوکوں کا سُنانا تھا کہ تینوں نے ترنت ہی دیو دیہی پائی۔ بیکنٹھ سے بمان آئے۔ اور دیو دُوت اُن کو اُن میں بٹھا کر لے گئے۔

س

خوشی زندگی کی نہ مرنے کا غم ہے
یہ چولا بدلنے کا پھر کیوں بھرم ہے

زمانہ میں نشکام جس کا کرم ہے
اُسے پھر کہاں داغِ رنج و الم ہے

ہمیں درسِ عبرت پڑھاتی ہے گیتا
تصوف کے دریا بہاتی ہے گیتا

دسواں ادھیائے

وبھوتی یوگ

بھگوان شری کرشن چندر جی نے فرمایا۔ اے مہاباہو! تم میری بات جس پریتی سے سُن رہے ہو۔ اُسے دیکھتے ہوئے تمہارے ہِت کی اِچھیا سے میں تمہیں تتو کی بات اور بتاتا ہوں سُنو۔ دیوتاؤں اور مہرشیوں کا بھی میں ہی کارن ہوں۔ مرتیو لوک میں رہتا ہوں۔ جو گیانی لوگوں کے مہیشور کو اجنما اور انادی جانتا ہے۔ وہ سب پاپوں سے مُکت ہو جاتا ہے۔ بلکہ

گیان، کشما، ستیہ، اندریاں نگرہ، سکھ دُکھ، جنم مرتیو، بھے، نڈرتا، سنتوش، تپ، دان، ایش، اپ یش نیک نامی اور بدنامی پرانیوں کے یہ علیحدہ علیحدہ بھاؤ کا پیدا کرنے والا میں ہی ہوں۔ مہرشی کشیپ اُترے بھاردواج، وشوامتر، گوتم، جمدگنی اور وششٹ سپت رشی اور ان سے پہلے سنک وغیرہ اور چودہ منو میرے سنکلپ سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے یہ لوک پیدا ہوئے ہیں۔ جو شخص میری اس پرمیشور روپ شکتی اور یوگ شکتی کو ٹھیک طور پر سمجھ لیتا ہے۔ وہ نشچے ہی کرم یوگی بن کر ایشور کا بھگت ہوتا ہے۔ مجھ میں چت لگانے والے، مجھے پران ارپن کرنے والے، باہم گیان چرچا کرتے ہوئے میرا ہی بھجن کرتے ہوئے خوش رہتے ہیں۔ ان نرنتر بھجن کرنے والے یوگیوں کو میں وہ سمتو بدھی یوگ دیتا ہوں۔ جس سے کہ وہ مجھ میں لین ہو جاتے ہیں۔ ایسے پرشوں پر دیا کر کے میں اُن کے انت کرن میں ستھت ہو کر میں اُن کے اگیان کو گیان دیپ سے روشن کر دیتا ہوں۔ ارجن نے کہا — بھگوان! آپ پرم برہم ہیں، پرم دھام ہیں، پرم پوتر ہیں۔ سارے رشی، دیو رشی نارد، است، دیول اور ویاس آپ کو پرم برہم پرم دھام، پرم پوتر، دیویہ پرش بتاتے ہیں۔ اور آپ خود بھی ایسا ہی فرماتے ہیں۔ آپ جو کچھ کہتے ہیں، بس سے

سچ مانتا ہوں۔ بھگوان آپ کے سروپ کو نہ دیو جانتے ہیں اور نہ دانو! اے پرشوتم! اے جیووں کے پِتا! اے دیووں کے دیو! اے جگت کے سوامی! آپ خود ہی اپنے تئیں جانتے ہیں۔ جن وبھوتیوں کے ذریعوں سے آپ اِن لوگوں میں ویاپت ہو رہے ہیں۔ آپ وہ مجھے اپنی وہ وبھوتیاں وِستار سے بیان فرمائیے کہ میں کس طرح چِنتن کرتے ہوئے آپ کو پہچان سکتا ہوں۔ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ ارجن! میں اپنی مکھیہ وبھوتیاں تجھ سے کہوں گا۔ اِن کے وِستار کا تو انت نہیں ہے۔ ارجن! میں سب پرانیوں کے ہردیہ میں سِتھت آتما ہوں۔ میں ہی اُن سب کا آدی، مدھیہ اور انت ہوں۔ آدتیوں میں وِشنو، جیوتیوں میں جگمگاتا ہوا سُوریہ میں ہوں۔ ہواؤں میں مریچی اور نکشتروں میں چاند میں ہوں۔ ویدوں میں وید، دیووں میں اِندر، اندریوں میں من، پرانیوں میں چیتنا، رُدروں میں شنکر، یکشوں اور راکششوں میں کُبیر، دسوؤں میں اگنی، پربتوں میں سمیرو، پروہتوں میں برہسپتی، سیناپتیوں میں کارتکیہ، سروورں میں ساگر، مہرشیوں میں بھرگو، بانی میں ایک اکھشر "اوم" یگیوں میں جپ یگیہ اور ستھر رہنے والوں میں ہمالیہ، برکھشوں میں پیپل، دیورشیوں میں نارد، گندھربوں میں چترتھ اور سدھوں

میں کپل مُنی گھوڑوں میں اُچ شروا، ہاتھیوں میں ایراوت، منشوں میں راجہ، شستروں میں بجر، گئوؤں میں کام دھینو، سرپوں میں واسکی، ناگوں میں شیش ناگ، جل چروں میں ورن، پتروں میں اریما، ساشن کرنے والوں میں یم، راکھشسوں میں پرہلاد، گنتی کرنے والوں میں سمیہ، بن پشوؤں میں شیر، پرندوں میں گرڑ، پوتر کرنے والوں میں وایو، شستر دھاریوں میں رام، مچھلیوں میں سے مگرمچھ، ندیوں میں گنگا۔ سرشٹیوں کا آدی، انت اور مدھیہ میں ہوں۔ ودیاؤں میں ادھیاتم ودیا، اور واد وواد کرنے والوں کا وواد۔ اکشروں میں آکار میں ہوں۔ ابناشی کال میں ہوں۔ سرتیو اور اُتپن ہونے والوں کی کی اُتپتی کا کارن میں ہوں۔ میں استریوں کی کیرتی، شریہ، سوندریہ، شیریں زبانی، سمرن شکتی، دھیرج اور کشما ہوں۔ میں سام ویدوں کے گیتوں میں برہت، چھندوں میں گایتری، مہینوں میں ماگھ اور رتوؤں میں بسنت ہوں۔ میں چھل کرنے والوں کا چھل ہوں۔ پربھاوشالیوں کا پربھاؤ، جیتنے والوں کی وجے، ساتوک بھاؤ والوں کا ساتوک بھاؤ۔ یادووں میں واسدیو، پانڈووں میں ارجن، مُنیوں میں وید ویاس، شاعروں میں شنکر آچاریہ ہوں۔ حاکم کا ڈنڈ، فتح چاہنے والوں کی نیتی، دھیوں میں دھیہ کا

کارن گیانیوں کا گیان اور چراچر جگت کا بیج ہوں۔ کوئی ایسا چراچر پدارتھ نہیں ہے۔ جو میرے بغیر ہو۔ اِس لئے سب کچھ میرا ہی سروپ ہے۔ میرے دویہ سروپوں کا انت نہیں ہے۔ میں نے یہ جو منتا بتایا ہے۔ وہ تو نام ماتر ہے۔ جو کوئی بھی وبھوتی مان لکشمی وان یا پربھاؤ شالی ہے۔ اُسے تو میرے ہی انش سے اُتپن ہوا جان! لیکن تجھے دستار پورب جاننے سے کیا پریوجن؟ میں اپنے ایک انش سے اِس سارے جگت میں ویاپت ہوں۔

دسویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن نے فرمایا:۔ اے لکشمی! بنارس میں دھیرج نامی ایک دھرماتما برہمن رہتا تھا ایک دن وہ بھگوان شنکر کے درشنوں کے لئے جا رہا تھا۔ کہ لو جہ گرمی کے اُسے چکر آگیا اور وہ گر پڑا اور گرنے کے ساتھ ہی اُس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ بھگوان شنکر کا بھرنگی نامی گن وہاں سے گذر رہا تھا۔ اُس نے یہ ماجرا دیکھ کر بھگوان شنکر سے پرارتھنا کی کہ مہاراج کاشی نگر میں گنگا جی کے کنارے

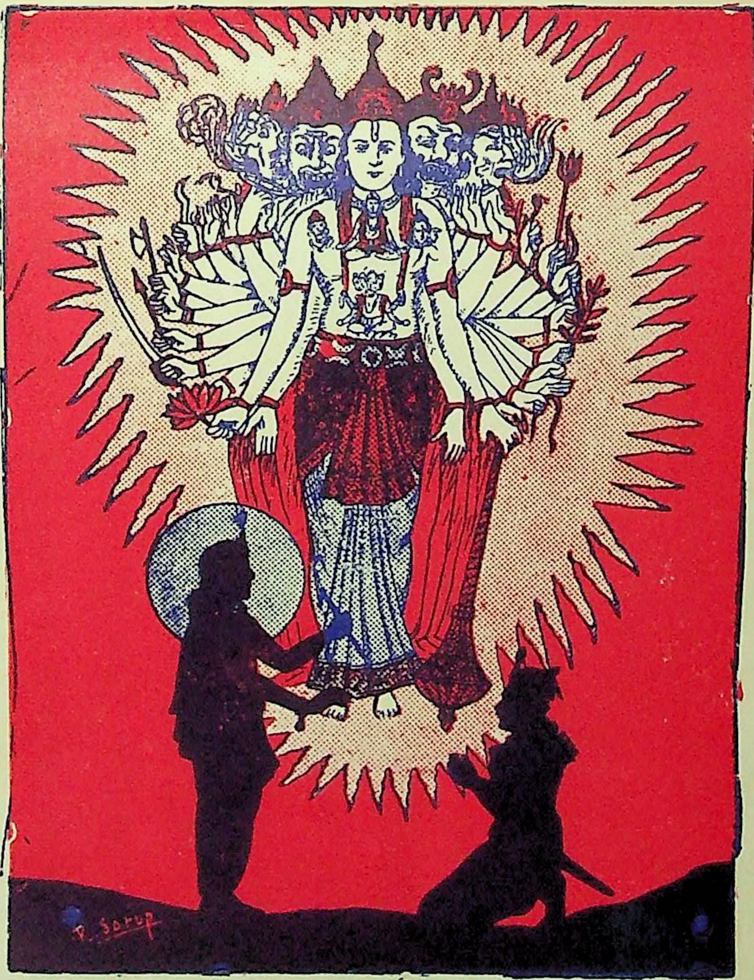
اور آپ کے درشن کرتے ہوئے اُس کی مُکتی کِن پُنیوں کے کارن ہوئی ہے۔ بھگوان شنکر نے فرمایا بھرگی! میں تم کو اِس کے گذشتہ جنم کا حال سُناتا ہوں۔ غور سے سُن۔ ایک دن میں اور پاربتی کیلاش پربت پر بیٹھے تھے۔ کہ میرے ایک گن نے مجھے بتایا کہ مہاراج! ایک ہنس آپ کے درشنوں کے لئے آرہا تھا۔ جب وہ جھیل مانسرودر پر سے پرواز کر رہا تھا۔ تو ایک کمل کے پھول کے اُوپر سے گذرتے وقت وہ سیاہ فام ہوکر زمین پر گر پڑا۔ ہم اُسے یہاں لے آئے ہیں۔ میں نے جب اُس ہنس سے دریافت کیا کہ ہنس تو سیاہ فام کیوں ہو گیا ہے۔ تو اُس نے جواب دیا۔ مہاراج میں اِس کا سبب نہیں جانتا۔ اِتنے میں ایک دوسرے گن نے کہا۔ مہاراج! جس کملنی پر سے گذرنے کی وجہ سے یہ ہنس سیاہ فام ہو گیا ہے۔ میں اُس کو لے آیا ہوں۔ وہ اِس کی وجہ بتائیگی۔ کملنی بولی مہاراج! میں اپنے گذشتہ جنم میں اپسرا تھی میرا نام پدم وتی تھا۔ شری گنگا جی کے کنارے ایک براہمن شری گیتا جی کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ اُس کے تپوبل کو دیکھ کر مہاراجہ اندر کو کھٹکا حق ہو گئی۔ کہ کہیں یہ برہمن میرا راج پاٹ ہی نہ چھین لے۔ لہٰذا اُس نے مجھے اُس کا تپ بھنگ کرنے کے لئے بھیجا۔ اُس

برہمن کے دستر سے جب میرا وستر چھُوا تو اُس نے مجھے شراپ دیا کہ جا پاپن! تو کملنی ہو جا۔ چنانچہ میں کملنی ہو گئی۔ اب اگر کوئی گیتا پاٹھی برہمن شری گیتا جی کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ سُنائے تو ہمیں اِس جُون سے مخلصی حاصل ہو سکتی ہے۔ اُسی وقت ایک گیتا پاٹھی برہمن کو بُلا کر شریمد بھگوت گیتا کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ کروایا گیا۔ جس سے ہنس اور کملنی دونوں نے دیو دیہی پائی اور دیو دُوت انہیں بِمان میں بٹھا کر بیکنٹھ میں لے گئے۔ اے بھرنگی! یہ برہمن جس کا نام دھیرج ہے وہی ہنس ہے اور اس کی کاشی جی میں گنگا کے کنارے مرتیو کا کارن اس کا نِت پرتی شریمد بھگوت گیتا کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ کرنا ہے۔

گیارھواں ادھیائے

وِشو رُوپ درشن یوگ

ارجن نے کہا۔ آپ نے مجھ پر کرپا کر کے جو پرم گوپنیہ ادھیاتم اُپدیش دیا ہے۔ اُس سے میرا اگیان



شری کرشن بھگوان کا ارجن کو اپنا براٹ رُوپ دکھا کر اس کا موہ بھرم دور کرنا



نشٹ ہو گیا ہے۔ میں نے پرانیوں کی اُتپتی اور ناش کے بارے میں سب کچھ جان لیا ہے۔ اور آپ کا ابناشی مہاتم بھی سُن لیا ہے۔ آپ اپنے تئیں جیسا بیان فرماتے ہیں۔ وہ بھی درست ہے۔ پرنتو اے پرشوتم! میں آپ کا ایشوریہ رُوپ پرتیکش دیکھوں۔ یہ میری اچھیا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں آپ کے اُس رُوپ کے درشن کر سکتا ہوں۔ تو مجھے اُس ابناشی رُوپ کے درشن کروائیے۔ ارجن کی اِس پرارتھنا پر بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ پارتھ! میرے سینکڑوں اور ہزاروں پرکار کے رُوپ دیکھ۔ وہ کئی طرح کے دویہ علیحدہ علیحدہ رنگ اور آکار کے ہیں۔ آدتیہ، وسُو، رُدر، اشونی کمار، مرُت، پہلے کبھی نہ دیکھے ہوئے آشچریہ دیکھ! یہاں میرے شریر میں ٹھہرا ہوا سارا جڑ چیتن جگت اور جو کچھ دیکھنا چاہتا ہے۔ آج دیکھ لے! مگر اپنی اِن ظاہری آنکھوں سے تو مجھے دیکھ نہیں سکتا۔ تجھے میں دویہ چکشو دیتا ہوں۔ تو میرا ایشوری یوگ دیکھ! سنجے نے مہاراجہ دھرت راشٹر سے کہا۔ راجن! ارجن سے ایسا کہہ کر بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے اسے اپنا پرم ایشوری رُوپ دکھایا۔ وہ کئی مُنہ اور کئی آنکھوں والا، کئی عجیب درشن والا، کئی دویہ بھوشنوں والا، اور کئی شستروں والا تھا۔ اُس نے انیک

دِویہ مالائیں اور وستر دھارن کئے ہوئے تھے۔ اور کئی طرح کی خوشبویات سے پیراستہ تھا۔ آکاش میں ہزاروں سورجوں کا تیج اگر ایک ساتھ پرکاشت ہو اُٹھے تو وہ بھی اس مہاتما کے تیج کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ اس دیوادھی دیو کے شریر میں ارجن نے انیک پرکار سے تقسیم ہوا ہوا سارا جگت ایک روپ میں موجود دیکھا۔ پھر حیران پریشان ارجن نے سر جھکا کر اور ہاتھ جوڑ کر بھگوان سے اس طرح سے کہا۔ بھگوان! آپ کی دیہہ میں میں دیوتاؤں کے علیحدہ علیحدہ طرح کے سب پرانیوں کے سموداؤں کو، کمل آسن پر براجمان، ایش برہما کو، سب رشیوں کو دویہ سانپوں کو دیکھتا ہوں! آپ کو میں انیک ہاتھ، پیٹ، منہ اور آنکھوں والا اور اننت روپ والا دیکھتا ہوں۔ آپ کا آد (آغاز)، مدھیہ اور انت نہیں ہے۔ ہے وشویشور! آپ کے وشو روپ کا میں درشن کر رہا ہوں۔ مکٹ دھاری، گدا دھاری، چکر دھاری، تیج سے بھرپور، جگمگاتی جیوتی والے، ساتھ ہی کٹھنائی سے دکھائی دینے والے بے حد اور دہکتی ہوئی اگنی اور سورج کے سمان، اُدیم آپ کا روپ دیکھ رہا ہوں۔ آپ کو میں جاننے یوگیہ، پرم اکشر روپ، اس جگت کا اتم آدھار سناتن دھرم کا ابناشی، رکشک اور سناتن پرش

مانتا ہوں۔ جس کا آدی، مدھیہ اور انت نہیں ہے۔ جس کی طاقت اننت ہے۔ جس کے اننت بازو ہیں۔ جس کے سورج چاند نیتر ہیں۔ جس کا منہ جلتی آگ کی مانند ہے۔ جو اپنے تیج سے اس جگت کو تپا رہا ہے ایسے میں آپ کو دیکھ رہا ہوں۔ آکاش اور پرتھوی کے بیچ اور تمام دشاؤں میں آپ اکیلے ویاپت ہو رہے ہیں۔ آپ کا یہ اگر روپ دیکھ کر تینوں لوک کانپ رہے ہیں۔ سارے دیوتا آپ میں براجمان ہیں۔ کئی ڈرے ہوئے آپ کا یش گا رہے ہیں۔ مہرشی اور سدھ "جگت کا کلیان ہو" کہہ کر آپ کی ستتی کر رہے ہیں۔ رودر، آدتیہ، وسو، سادھیہ گن، وشو، اشونی کمار، مرت، پتر، گندھرب، یکش، راکشش اور سدھ سب آپ کو دیکھ دیکھ کر محوِ حیرت ہیں۔ ہے مہاباہو! آپ کے انیک مکھ، نیتر، باہو جنگھا، پاؤں اور داڑھوں والے اس بھینکر روپ کو دیکھ کر سب لوگ اور میں بھی کانپ رہے ہیں۔ آکاش کو سپرش کرتا ہوا وشال، اور پر کاشمان اور بڑی آنکھوں والا روپ دیکھ کر میں بھی خوفزدہ ہو رہا ہوں۔ مجھے دھیریہ اور شانتی نہیں ہے۔ اپنے ساتھیوں سمیت دھرت راشٹر کے پتر، بھیشم، درون آچاریہ اور کرن آپ کے بھینکر مکھوں میں داخل ہو رہے ہیں۔ بعض کے سر

آپ کے دانتوں میں اٹکے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جس طرح ندیوں کا جل، سب طرف سے سمندر کی طرف بہتا ہے۔ اِسی پرکار یہ یودھا بھی سب طرف سے آپ کے مُکھ میں داخل ہو رہے ہیں۔ آپ اِن لوگوں کو نِگل کر چاٹ رہے ہیں۔ آپ کا اگر پرکاش سارے جگت کو تیج سے بھر رہا ہے۔ اور تپا رہا ہے بھگوان! بتائیے کہ رُوپ یعنی ڈراؤنی صورت والے آپ کون ہیں۔ آپ پرسن ہوں۔ میں آپ کا نا توک رُوپ (آپ کی اصلیت) جانتا ہوں۔ کیونکہ آپ کی پرورتی کو میں نہیں جانتا۔ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا — میں لوگوں کا ناش کرنے والا مہا کال ہوں۔ جو یودھا یدھ کے لئے یہاں اُپستھت ہیں۔ وہ تیرے یُدھ نہ کرنے پر بھی نہ بچیں گے۔ اُن کا ناش یقیناً ہوگا۔ بس لیے اے ارجن! کمر کس! تیار ہو کیرتی پراپت کر! شترو کو جیت کر دھن دولت سے بھرا ہوا راج بھوگ! ان کو تو میں نے پہلے ہی مار ڈالا ہے۔ تو صرف نمت ہو جا۔ درون، بھیشم، جیدرتھ تتھا انیہ ویر یودھا میں پہلے ہی مار چکا ہوں۔ تو اِن کو مار! ڈر مت! یُدھ کر! یُدھ میں تو جیتے گا! سنجے نے مہاراجہ دھرت راشٹر سے کہا۔ راجن! بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کی بات سُن کر ارجن

نے ہاتھ جوڑ کر بار بار نمسکار کرتے ہوئے کہا۔ ہے انتریامی! آپ کے کیرتن سے لوگ پرسن اور دت چت ہوتے ہیں۔ راکشس مارے ڈر کے بھاگتے ہیں۔ سدھ نمسکار کرتے ہیں۔ اور وہ نمسکار کریں بھی کیوں نہ؟ آپ برہما سے بڑے آدی کرتا ہیں۔ آپ اکشر ہیں، ست ہیں، انت ہیں، اور اس سے پرے جو ہے وہ بھی تو آپ ہی ہیں! آپ آدی دیو سناتن پرش ہیں۔ اس جگت کے پرم آشرا، جاننے کے یوگیہ ہیں، پرم دھام ہیں۔ آپ سے سارا جگت ویاپت ہے۔ وایو، یم، اگنی، ورن، چندر اور برہما سب آپ کے ہی روپ ہیں۔ آپ کو بار بار ہزار بار نمسکار ہو۔ آپ انت پراکرم شالی اور سب میں ویاپت سروپ ہیں۔ آپ کو متر مان کر، آپ کی اس مہما کو نہ جانتے ہوئے بھول سے یا بے خبری یا پریم سے "کرشن!" "یادو!" اور "سکھا" آدی ناموں سے جو سمبودھن کیا ہے۔ اور کھیلتے، سوتے، بیٹھتے اور کھاتے وقت اور اکیلے میں اور سب کے سامنے جو گستاخی کی ہے۔ میں اس کے لئے کشما مانگتا ہوں۔ جڑ اور چیتن کے آپ پتا ہیں۔ آپ پوجیہ اور سریشٹ گورو ہیں۔ تینوں لوکوں میں آپ کے برابر کوئی نہیں ہے۔ آپ سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہے۔

اِس لیے ساشٹانگ نمسکار کر کے آپ پوجیہ ایشور سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ جس طرح سے پتا پُتر کے اور پتی پتنی کے اپرادھوں کو کشما کر دیتا ہے۔ ویسے ہی آپ بھی میرا اپرادھ کشما کریں۔ اے دیو! آپ کے ادرشٹ اپورب رُوپ دیکھ کر میں پرسن ہوں۔ مگر میرا من بھرم سے بیاکل بھی ہے لہٰذا پرسن ہو کر آپ مجھے اپنا پہلا رُوپ دکھائیے۔ گدا مکٹ اور چکر دھاری رُوپ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ اے سہسر باہو! آپ اُسی چترُبھج رُوپ میں پرگٹ ہوں۔ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ ارجن! میں نے پرسن ہو کر تجھے اپنی شکتی سے اپنا تیج والا 'وشو' یانی 'اننت' سب کا آدی مورت رُوپ تجھے دکھایا ہے۔ اسے تیرے سوا اور کسی نے نہیں دیکھا۔ مرتیو لوک میں وید پڑھنے، یگیہ، ادھین، دان کرنے اور کڑی تپسیا سے بھی اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ میرے اس بھیانک رُوپ کو دیکھ کر ڈرنے کی آوشکتا نہیں ہے۔ اب تو میرا پہلا رُوپ دیکھ! سنجے نے مہاراج دھرت راشٹر سے کہا۔ راجن! یہ کہہ کر ارجن کو پھر اپنا اصلی رُوپ دکھا کر اُس کی دھیرج بندھائی۔ ارجن نے کہا۔ جناردھن! آپ کا منش رُوپ دیکھ کر اب میں شانت ہوا ہوں۔ اور میرے سب بھرم

دُور ہو گئے ہیں۔ بھگوان شری کرشن چندر جی بولے۔ ارجن! میرا جو یہ رُوپ تو نے دیکھا ہے۔ اِس کا درشن بہت دُرلبھ ہے۔ دیوتا بھی اِس رُوپ کے دیکھنے کے لئے ترستے ہیں۔ جو میرے درشن تو نے کئے ہیں۔ وہ درشن وید، تپ دان اور یگیہ سادھن سے بھی کسی کو نہیں ہو سکتے۔ اُتم بھگتی سے ہی اِس رُوپ کو دیکھا اور جانا جا سکتا ہے۔ جو پُرش سب کچھ میرا سمجھتا ہوا یگیہ، تپ، دان آدی کر تو یہ کرم کرتا ہوا میرا بھگت ہے۔ کسی پرانی سے دویش نہیں رکھتا۔ سرو دا آسکتی رہت (بے تعلق) ہے۔ وہ مجھ پرمیشور کو پراپت ہوتا ہے۔

گیارھویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن نے فرمایا۔ اے لکشمی! مہاراجہ سکھانند والے نگر بھدرا ایک بہت ہی دھرماتما راجہ ہو گذرا ہے۔ اُس کے راج میں نِت پرتی گھر گھر بھگوت پوجا ہوتی تھی۔ مہاراجہ سکھانند سادھوؤں سنتوں کی سیوا بڑی شردھا کے ساتھ کیا کرتا تھا۔ ایک دن اُس کی راجدھانی

میں ایک برہمن منڈلی آئی۔ راجہ نے اُسے ایک بہت بڑی حویلی میں ٹھہرایا۔ راجہ رات کو ہری چرچا کی اچھیا سے، راجکمار کو ساتھ لیکر اُن مہاتماؤں کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ راجہ تو مہاتماؤں کے پاس بیٹھکر اُن سے گیان اُپدیش سُنتا رہا۔ راجکمار کھیلتا ہُوا حویلی کے ویران حصے میں چلا گیا۔ وہاں پر ایک پریت رہتا تھا۔ اُس نے راجکمار کو مار ڈالا۔ راجہ کے ملازموں نے راجہ کو مطلع کیا۔ یہ خبر سُن کر راجہ بہت ہی دُکھی ہُوا۔ مہاتما نے اُسے تسلی دی۔ اور کہا۔ چلیے چل کر دیکھیں کہ کیا ماجرا ہے۔ جب وہ اُس جگہ پہنچے جہاں پر کہ راجکمار مرا پڑا تھا۔ مہاتما جی نے پریت سے کہا۔ اے پریت! تو کون ہے؟ اور راجکمار کو کس لئے مارا ہے۔ پریت نے کہا۔ مہاراج! میں اپنے گذشتہ جنم میں برا ہمن تھا۔ ایک دن ایک نہائت ہی کمزور براہمن میرے کھیت میں آکر گر پڑا۔ اُس کے زخموں سے خون بہنے لگا۔ اور کوّے نوچ نوچ کر اُس کا ماس کھانے لگے۔ اور میں بجائے اس کے کہ اِن کو ہٹاتا۔ تماشہ دیکھنے لگا۔ اتنے میں ایک اور براہمن وہاں آنکلا۔ اور میری لاپرواہی اور سنگدلی کو دیکھ کر اُس نے مجھے شراپ دیا کہ تو پریت ہوگا۔ یہ سُن کر میں ڈر کر اُس کے چرنوں میں گر پڑا اور پرارتھنا

کی کہ مہاراج میرا اُدھار کیسے ہوگا۔ برہمن نے جواب دیا کہ جب تجھے کوئی شریمد بھگوت گیتا کے گیارھویں ادھیائے کا پاٹھ سُنائیگا۔ یہ سُن کر مہاتما جی نے شریمد بھگوت گیتا کے گیارھویں ادھیائے کا پاٹھ اِنہیں سُنایا۔ جسے سُن کر وہ برہمن (پریت)، اور راجکمار دونوں نے دیودیہی پائی۔ دیودوت بمان لیکر وہاں آئے اور اُن کو بٹھا کر بیکنٹھ میں لے گئے۔ اس کے بعد مہاراجہ سکھانند بھی نِت پرتی شریمد بھگوت گیتا کا پاٹھ کرنے لگا۔

ہ

مرا تا م نامی وہ سوغات ہوگی | گُذر جس پہ بھگتوں کی دن رات ہوگی
مری بے مثل ذات وہ ذات ہوگی | کرشمہ سراسر ہر اک بات ہوگی
جو حق اصلیت کو سُناتی ہے گیت | دِل ارجن کا یونہی بڑھاتی ہے گیتا



بارھواں ادھیائے

بھگتی یوگ

ارجن نے کہا - اس طرح سے جو بھگت نرنتر آپ کا دھیان کرتے ہوئے آپ کی اُپاسنا کرتے ہیں - اور جو آپ کے ابناشی اور جو اویکت رُوپ کا دھیان کرتے ہیں - اُن میں کس یوگی کو سریشٹ ماننا چاہیئے - شری بھگوان نے کہا - جو بھگت اپنے انت کرن کو میرے وِشو رُوپ میں لگا کر نرنتر کرم یوگ کے ذریعہ اتی پریم سے میرا بھجن کرتے ہیں - وہ سریشٹ کرم یوگی ہیں - سب اندریوں کو قابو میں رکھ کر سب کو ایک آنکھ سے دیکھنے والے جو درڑھ' اچل' دھیر' اچنتیہ' سرو ویاپی' اویکت' ابناشی' سروپ کی اُپاسنا کرتے ہیں - وہ بھی مجھے پراپت ہوتے ہیں - اِن اویکت نراکار برہم میں آسکت ہوئے چت والے پُرشوں کے سادھن میں پریشرم بہت ہے کارن یہ ہے کہ دیہہ ابھیمانی اویکت گتی کو مشکل سے پراپت کر سکتا ہے - اور جو سمپورن کرموں کو

مجھے ارپن کر اننیہ بھگتی سے میرا بھجن چنتن کرتے ہیں۔ اِن کو میں شیگھر ہی مرتیو رُوپی سنسار ساگر سے پار اُتار دیتا ہوں۔ اِس لئے اے ارجن! تو مجھ میں ہی اپنے من اور بُدھی کو لگا۔ ایسا کرنے سے تو مجھ میں ہی نواس کریگا۔ اِس میں سندیہہ نہیں۔ اگر تو مجھ میں من کو اچل کر کے ستھاپت کرنے میں سمرتھ نہیں تو ابھیاس یوگ کے ذریعے مجھے پراپت ہونے کی اِچھا کر۔ ایسا ابھیاس رکھنے میں بھی تو اسمرتھ ہو۔ تو کرم ماتر مجھے ارپن کر اور اس طرح سے میرے نمت کرم کرتے ہوئے موکھش پراپت کر۔ اور اگر تو میرے نمت سب کرم پھلوں کو تیاگ دے۔ چت کو سنجم کرنے کے لئے گیان مارگ، ابھیاس مارگ سے اچھا ہے۔ اور گیان مارگ سے دھیان مارگ سریشٹ ہے۔ دھیان سے کرم پھل تیاگ سریشٹ ہے۔ ایسے پھل تیاگ سے ترنت شانتی پراپت ہوتی ہے۔ آتم گیانی شکرم کرم یوگی بھگت کے لکشن یہ ہیں۔ وہ سب پرانیوں میں دویش رہت، سب کا پریمی، دیالو، موہ و اہنکار سے رہت، سُکھ دُکھ میں ایک سا اور کشما دان ہوتا ہے۔ نرنتر دھیان میں لگے رہنے والے اندریوں کو بس میں رکھنے والے درڑھ نشچے اور من اور بُدھی کو میرے ارپن کر

دینے والے بھگت کو میں بہت پیار کرتا ہوں۔ جس سے لوگوں کو نقصان نہیں پہنچتا۔ جس سے لوگوں کو دُکھ نہیں ہوتا۔ جو ہرش وکرودھ وغیرہ سے مُکت ہے۔ وہ مجھے بہت پیارا ہے۔ متر شترو مان اپمان، سردی گرمی، سُکھ دُکھ میں سم بُدھی جس نے آسکتی چھوڑ دی ہے۔ جو نندا اور اُستتی کو برابر ہے۔ خاموشی پسند ہے۔ جو کچھ ملے اس میں سنتوش کرنے والا ہے۔ جس کا اپنا کوئی نجی ستھان نہیں ہے۔ جو ستھر بُدھی والا ہے۔ ایسا بھگت مجھے بہت پیارا ہے۔ اس پوتر امرت رُوپ گیان کا جو مجھ میں پرایُن رہ کر شردھا پُوربک پالن کرتے ہیں۔ وہ بھگت مجھے بہت ہی پیارے ہیں!

بارھویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن نے فرمایا — اے لکشمی! دکن میں اتنگ نامی ایک شیطانی خصلت والا شخص رہتا تھا۔ دُنیا بھر کے عیب اتنگ میں موجود تھے۔ ایک ویشیا کے ساتھ اُس کے ناجائز تعلقات تھے۔ وہ اُس کو ساتھ لے کر ہر روز رات کو دیوی بھگوتی کے مندر میں جا کر

شراب مہانس کا استعمال کیا کرتا تھا۔ اور دُنیا پر یہ ظاہر کرتا تھا کہ میں بھگتی کے لئے مندر میں جاتا ہوں۔ ایک برہمن جو کہ دیوی کا بھگت تھا وہ بھی مندر میں جاکر دیوی کی بھگتی کیا کرتا تھا۔ ایک دن بھگوتی نے پرسن ہو کر اُسے ساکشات درشن دئے۔ برہمن نے دیوی سے نویدن کیا کہ میرے ہاں سنتان نہیں ہے۔ دیوی بولی۔ تیرے ہاں سنتان ضرور ہوگی۔ پہلے تو اِن دونوں کا کلیان کر۔ یہ کہہ کر دیوی انتردھیان ہو گئی۔ برہمن سوچنے لگا کہ اِن کا کلیان کس طرح سے ہو سکتا ہے۔ اِتنے میں آکاش بانی ہوئی۔ بھگت راج! تو اِن دونوں کو شریمد بھگوت گیتا کے بارھویں ادھیائے کا پاٹھ سُنا۔ برہمن نے ایسا ہی کیا۔ شریمد بھگوت گیتا کے بارھویں ادھیائے کا پاٹھ سُن کر اتنگ اور اُس کی داشتہ نے دیو دیہی پائی۔ دیودُوت آئے اور اُن کو بیکنٹھ میں لے گئے۔ اِس کے بعد دیوی کے وردان کے مطابق اُس کے ہاں ایک نہایت خوبصورت لڑکا ہُوا۔ یہی نہیں بلکہ دیوی نے پرسن ہو کر ایک بار پھر اُس کو درشن دیئے۔ اور کہا تو راجہ ہوگا۔ چنانچہ اُس شہر کے راجہ نے برہمن کو اپنا راج پاٹ سونپ دیا اور خود بھگتی کرنے کے لئے بن میں چلا گیا۔

تیرھواں ادھیائے

کھشیتر کھشیتر گیہ وبھاگ یوگ

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ ارجن! اس دیہہ کو کھشیتر کہتے ہیں۔ اور شریر کو جاننے والا کھشیتر گیہ کہلاتا ہے۔ سب کھشیتروں میں مجھے کھشیتر گیہ جان! یہ کھشیتر کیا ہے، کیسا ہے؟ کیسے وکاروالا ہے۔ کہاں سے آیا ہے، کھشیتر گیہ کون ہے؟ اس کی شکتی کیا ہے۔ یہ مجھ سے سن! کئی چھندوں میں، رشیوں، مہرشیوں نے کھشیتر کھشیتر گیہ کا تتو سمجھایا ہے۔ ناناپرکار سے وید منتروں کے ذریعے اس کی ویاکھیا بھی کی ہے۔ یکتی یکت بھلی بھانتی نشچت برہم سوتروں نے بھی یہی راگ گایا ہے۔ کھشیتر کا سروپ ہے۔ آکاش، وایو، اگنی، جل اور پرتھوی کا سوکشم مہا دا ہنکار بدھی مول پرکرتی، گیارہ اندریاں، اندریوں کے پانچوں وشے شبد اسپرش، روپ، رس اور گندھ اچھیا، دویش، دکھ، استھول دیہہ کا پنڈ، چیتنتا دھرتی! کھشیتر گیہ کے گیان کے سادھن ہیں۔ ابھیمان

کا ابھاؤ' دمبھ کا ابھاؤ' پرائی بات کو کسی پر کار بھی نہ ستانا' کشما بھاؤ' من بانی کی سرلتا گورو کی سیوا' باہر اندر کی شدھی' انتہ کرن کی استھرتا' بھوگوں میں آسکتی کا ابھاؤ' جنم' مرتیو' بڑھاپا' روگ اور دکھ آدی دوشوں کا دچار' پتر' استری آدی میں آسکتی' دھنتا کا ابھاؤ' ہر حالت میں یکساں رہنا' مجھ ایشور روپ میں درڑھ بھگتی' تنہائی پسند ہونا۔ لوگوں کے مجمع میں طبیعت کا لگاؤ نہ ہوگا۔ نتیہ ادھیاتم گیان میں استھتی' تتو گیان کے لکش روپ ایشور کو ہر وقت دیکھنا' یہ سب گیان کے سادھن ہیں۔ اس اس کے وپریت جو کچھ ہے وہ اگیان ہے۔ جسے جان کر پرش موکش کو پراپت ہوتا ہے۔ وہ کشیتریہ وہ انت برہم نہ ست کہا ہے نہ است ہے۔ جہاں دیکھو وہیں اس کے ہاتھ' پاؤں' آنکھ' سر' منہ اور کان ہیں۔ سب جگہ دیاپت ہے۔ سب اندریوں کے وشیوں سے پرچت ہے۔ وہ سب کا پالن پوشن کرنے والا ہے۔ آسکت رہت ہے۔ گنوں سے رہت ہونے پر بھی گنوں کا بھوگتا ہے۔ وہ سب بھوتوں کے اندر بھی ہے۔ اور باہر بھی ہے۔ چر' اچر روپ بھی ہے۔ سوکشم ہونے کے سبب وہ جانا نہیں جا سکتا۔ پرانیوں میں وہ بانٹا نہیں گیا۔ اور بانٹے ہوئے کے سمان بھی موجود ہے۔ جو جاننے

ہو گیہ برہم پرانیوں کا پالن کرنے والا پیدا کرنے اور ہلاک کرنے والا ہے۔ وہ جیوتیوں کی بھی جیوتی ہے
اندھکار سے پرے ہے۔ گیان رُوپ ہے۔ اور جو گیان سے پراپت ہوتا ہے۔ وہ بھی وہی ہے۔
اور سب کے ہردیہ میں ستھت ہے۔ میں نے یہ کھشیتر، کھشیتر گیہ کا گیان سادھن اور جاننے یوگیہ
کھشیتر گیہ کے متعلق سنکشیپ سے کہا ہے۔ اِسے جان کر میرا بھگت مجھے پانے کے یوگیہ ہوتا ہے
پرکرتی اور پُرش دونوں کو انادی جان! وِکار اور گُن پرکرتی سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسا جان!
کاریہ اور کارن کا ہیتو پرکرتی کہی جاتی ہے۔ اور پرش سُکھ دُکھ کے بھوگ میں ہیتو کہا جاتا
ہے۔ پرکرتی میں ٹھہرا ہوا منش پرکرتی سے پیدا ہونے والے گُنوں کو بھوگتا ہے۔ اور یہی گُن بھلی
بُری یونی میں اس کے جنم لینے کا کارن بنتے ہیں۔ یہ پُرش اس دیہہ میں انومتی دینے والا آدھار گُن
کا انوبھو کرنے والا مہیشور اور پرماتما کہا گیا ہے جو منش اس طور پہ پرش اور گُن والی پرکرتی کو
جان لیتا ہے۔ وہ سرو پرکار سے کرم کرتا ہوا بھی پھر جنم نہیں پاتا۔ پُرش کو جاننے کے انیک سادھن
ہیں۔ کتنے منش سوکشم بدھی تتھا دھیان سے ہردیہ میں دیکھتے ہیں کتنے گیان یوگ دوارا اور

کِتنے نِشکام کرم یوگ دوارا پرماتما کو دیکھتے ہیں۔ دُوسرے مند بُدھی والے جو اِس پرکار جاننے کی سمرتھ نہیں رکھتے۔ وہ دُوسروں سے سُن کر ہی اُپاسنا کیا کرتے ہیں۔ یہ شرون پرائن سادھنا کرنے والے بھی سنسار ساگر کو پار کر جاتے ہیں۔ ارجن! استھاور اور جنگم جو کچھ بھی اُتپن ہوتا ہے۔ وہ کھشیتر اور کھشیترگیہ کے یوگ سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ ایشور کو ہمیشہ دیکھنے والا پُرش ہی سچا گیانی ہے۔ وہ سم بھاؤ سے دیکھنے والا اپنے تئیں نشٹ نہ کر کے پرم بھگتی کو پراپت ہوتا ہے۔ جو پُرش کرموں کو پرکرتی دوارا کئے ہوئے سمجھتا ہے۔ اور آتما کو اکرتا سے پرے دیکھتا ہے۔ وہی سچا تتو گیانی ہے۔ یہ جب پُرش پرتھک پرتھک بھوتوں کو ایک پرماتما میں استھت انوبھو کر لیتا ہے۔ اور اُس سے ہی اُس کے وِستار کو سمجھ لیتا ہے۔ تب وہ برہم کو پا جاتا ہے۔ ارجن! وہ ابناشی پرماتما انادی اور نرگُن ہونے کے کارن شریر میں رہتا ہُوا بھی نہ تو کچھ کرتا ہی ہے۔ اور نہ ہی لِپت ہوتا ہے۔ جس طرح سروویاپی آکاش، سُوکشم ہونے کے کارن لپائمان نہیں ہوتا۔ ویسے ہی یہ ابناشی پرماتما بھی شریر میں استھت ہو کر بھی نہ کچھ کرتا ہے، اور نہ لپت ہوتا ہے۔ جیسے ایک سُوریہ

سارے جگت کو پرکاشت کر دیتا ہے۔ ویسے ہی کھشیتر گیہ آتما پر کاشت کرتا ہے۔ جو گیان کی آنکھ کے ذریعے کھشیتر اور کھشیتر گیہ کا بھید اور پرکرتی اور اُس کے بکاروں سے چھوٹنے کے اپائے کو جان لیتے ہیں۔ وہ مہاتما جن پار برہم پرماتما کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

تیرھویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن نے فرمایا ۔ اے لکشمی! دکن کے شہر ہری ناگی میں ایک بدکار عورت رہتی تھی۔ ایک دن اُس نے اپنے ایک آشنا سے وعدہ کیا کہ وہ جنگل میں اُس سے ملے گی۔ وہ وقت مقررہ پر جائے ملاقات پر پہنچ گئی۔ مگر اِس کا آشنا کسی سبب سے وہاں نہ پہنچا۔ وہ ایک درخت کے نیچے کھڑی ہو کر اُس کا اِنتظار کرتی رہی۔ حتیٰ کہ شام ہو گئی۔ اور چاروں طرف تاریکی مسلط ہو گئی۔ اِتنے میں اُس کا آشنا آ گیا۔ دونوں نے راز و نیاز کا قصہ چھیڑا۔ اِتنے میں ایک مہیب شیر وہاں آ پہنچا اور اُس بدکار عورت سے کہنے لگا۔ اے گنگا! میں تجھے کھاؤں گا۔ عورت نے

پوچھا کیوں؟ تو مجھے کس وجہ سے کھائیگا۔ شیر بولا۔ میں گذشتہ جنم میں برہمن تھا۔ دنیا بھر کے عیب میرے اندر موجود تھے۔ ایک دن صبح میں بازار میں چلا جا رہا تھا کہ سر چکرایا اور میں گر پڑا۔ گرنے کے ساتھ ہی میری روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ یمدوت مجھے دھرم راج کی کچہری میں لے گئے۔ دھرم راج نے فرمایا کہ ہم تجھے شیر بناتے ہیں۔ تو ہر بدسیرت شخص کو کھایا کر۔ مگر یاد رکھنا کسی نیک آدمی کو نہ کھانا۔ لہٰذا تیرے ایسی بدکار عورت دنیا میں شاید ہی کوئی اور ہو۔ اس لئے میں تجھے ضرور کھاؤنگا۔ یہ کہہ کر شیر نے اُس عورت کو کھا لیا۔ یمدوت اُس چڑیل سیرت عورت کو دھرم راج کے دربار میں لے گئے۔ دھرم راج نے حکم دیا کہ اِسے چنڈالنی کی جون میں ڈالو۔ چنانچہ وہ چنڈالنی بنا دی گئی۔ ایک دن وہ دریائے گنگا کے کنارے چلی جا رہی تھی۔ وہاں پر ایک سادھو شریمد بھگوت گیتا کے تیرھویں ادھیائے کا پاٹھ کر رہا تھا۔ اُسے سُن کر اُس نے اُسی وقت دیہہ بھی چھوڑ دی۔ دیو دوت بمان لے کر اُن کو لینے کیلئے آ گئے۔ جب بمان آکاش کو چڑھنے کیلئے تیار ہوا تو گنگا نے مہاتما سے کہا۔ مہاراج جی! یہ ساتھ والے جنگل میں ایک شیر رہتا ہے۔ اُس کا بھی اُدھار کر دیجئے۔ اُس کے اتنا کہنے کے بعد دیو دوت بمان کو بیکنٹھ میں لے گئے۔ ازاں بعد اُس سادھو نے بیلے میں جا کر اُس شیر کو بھی

شریمد بھگوت گیتا کے تیرھویں ادھیائے کا پاٹھ سُنایا۔ جسے سُن کر اُس نے بھی موکش حاصل کیا۔

چودھواں ادھیائے
ترِگن وبھاگ یوگ

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ گیانوں میں اُتم پرمیشور وشئے گیان کو میں پھر تجھے بتاتا ہوں۔ اِس کو جان کر سب منی مہرشی موکش کو پراپت ہوتے ہیں۔ اس گیان کے انوسار آچرن کرنے والے پُرش پرمیشور میرے ساتھ ایک رُوپ ہو جانے کے کارن نہ سرشٹی کے آدی میں ہی جنم لیتے ہیں اور نہ ہی اُنہیں پرلے کا دُکھ بھوگنا پڑتا ہے۔ ارجن! پرکرتی یونی ہے۔ میں اس میں گربھادان کرتا ہوں جس سے پرانی ماتر کی پیدائش ہوتی ہے۔ ان کی پیدائش کا استھامیری پرکرتی ہے۔ میں اس میں بیج ڈالنے والا پتا ہوں۔ پرکرتی کے تین گن ست، رج اور تم اس کھشیتر میں کھشیترگیہ جیو کو باندھے رہتے ہیں۔ ان تینوں میں ستوگن نرمل ہے۔ یہ سکھ اور گیان کی آسکتی سے جو آتما کو باندھتا ہے۔ رجوگن کامنا اور آسکتی سے اپجتا

ہوتا ہے اور راگ رُوپ ہے۔ یہ جیو کو کرم اور کرم پھل کی آسکتی سے باندھتا ہے۔ ارجن! تموگن اگیان سے اُتپن ہوتا ہے۔ اور شریروں کو غفلت میں پھنسانے والا ہے۔ یہ جیو آتما کو غفلت میں پھنسا کر اگیانتا، آلسیہ، اور نیند کے ذریعے شریر میں باندھے رکھتا ہے۔ ستوگن سُکھ میں، رجوگن کرموں میں اور تموگن اگیان کو ڈھانپ کر اگیانتا میں پھنسا دیتا ہے۔ رجوگن اور تموگن کو دبا کر ستوگن بڑھتا ہے۔ رجوگن ستوگن اور تموگن کو دبا کر بڑھتا ہے۔ اور تموگن ستوگن اور رجوگن کو دبا کر بڑھتا ہے۔ جب اس دیہہ میں انتہ کرن اور بودھ شکتی جاگرت ہو۔ اُس وقت ستوگن کو بڑھا ہوا سمجھنا چاہیئے۔ ارجن! جب رجوگن کی بدھی ہوتی ہے۔ تب لوبھ پرورتی کرموں کا آرمبھ اشانتی اور اچھا پیدا ہوتی ہے۔ جب تموگن کی بدھی ہوتی ہے۔ تب اگیان، مندتا اور موہ پیدا ہوتا ہے۔ ستوگن کی بردھی کے سمیہ جو دیہہ دھاری اس شریر کا تیاگ کرتا ہے۔ وہ اُتم گیانیوں کا نرمل لوک پاتا ہے۔ رجوگن میں مرتیو ہونے پر دیہہ دھاری کرم نشٹھوں کا جنم پاتا ہے۔ تموگن کے بڑھنے پر مرنے والا موڑھ یونیوں میں جنم لیتا ہے۔ ساتوک نشکام کرم کا پھل سُکھ گیان آدی ہیں۔ راجس کرم کا پھل دُکھ اور تامس کا پھل اگیان کہا گیا ہے۔ بہت سے گیان رج

ہے لوبھ اور تموگن سے پرماد موہ اور اگیان اُتپن ہوتے ہیں۔ ستوگُنی منش اُونچے چڑھتے ہیں۔ راجس ڈمیان میں رہتے ہیں اور تامسگوں کی نیچ گتی ہوتی ہے۔ گیان جب دیکھتا ہے کہ گنوں کے سوا اور کوئی کرتا فاعل نہیں ہے۔ اور گنوں سے جو پرے ہے۔ اُسے جان لیتا ہے۔ تب وہ میرے بھاؤ کو پالیتا ہے۔ دیہہ کے سنگ سے پیدا ہونے والے ان تینوں کو جو منش پار کر جاتا ہے۔ وہ جنم، بڑھاپے اور موت کے دُکھ سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور موکش پاتا ہے۔ ارجن نے کہا ۔ پربھو ان گنوں کو جاننے والا کن لکشنوں سے جانا جاتا ہے۔ اس کا آچار کیسا ہوتا ہے؟ اور وہ ان تینوں گنوں کو کس طرح پار کرتا ہے۔ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ جو پرورتی اور موہ پیدا نہ ہونے پر اُن کی اچھیا نہیں کرتا۔ اداسین کی بھانتی جو ستھر ہے۔ جسے گن وچلت نہیں کرتے۔ گن ہی اپنا کام کر رہے ہیں۔ یہ سمجھ کر جو ستھر رہتا ہے۔ ڈانواڈول نہیں ہوتا۔ جو سکھ دُکھ میں ایک جیسا رہتا ہے۔ مٹی پتھر اور سونے کو یکساں سمجھتا ہے جس کے لئے اپنی نندا اُستت ایک سمان ہے۔ جو متر اور شترو کو یکساں دیکھتا ہے۔ جو کسی کام کے آرمبھ کی اچھیا نہیں کرتا۔ وہ گناتیت کہلاتا ہے۔ جو ایک نشٹھا والا بھگتی یوگ کے ذریعے میری سیوا کرتا ہے۔

وہ ان گنوں کو پار کر کے برہم روپ بننے کے یوگیہ ہو تا ہے۔ اور برہم کی ستھتی میں ہی ہوں۔ نربیر موکش کی ستھتی بھی میں ہی ہوں۔ سناتن دھرم اور اُتم سکھ کی ستھتی بھی میں ہی ہوں۔

چودھویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن نے فرمایا۔ اے لکشمی! ایک بار کا ذکر ہے کہ والئے کشمیر کو والئے لنکا نے بہت سے قیمتی تحائف ارسال کئے۔ اور والئی کشمیر نے والئی لنکا کو شکاری کتے بھیجے۔ والئی لنکا اُن کتوں کو ساتھ لے کر شکار کھیلنے کے لئے گیا۔ اُس نے اپنے کتے کو ایک خرگوش کے پیچھے لگا دیا۔ خرگوش اور کتا دوڑتے ہوئے ایک سادھو کی جھونپڑی کے پہلو میں ایک جوہڑ میں جا گھسے۔ اور گرتے کے ساتھ ہی اُنہوں نے دیودیہی پائی۔ اور دیودوت اُن کو بیکنٹھ میں لے گئے۔ یہ ماجرا دیکھ کر راجہ بڑا حیران ہوا۔ اور اُس نے سادھو سے دریافت کیا۔ کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ سادھو نے جواب دیا۔ راجن! اس جوہڑ کے پانی میں اشنان کر کے میرے گورو دھرم دت یہاں پر شری گیتا جی کے چودھویں ادھیائے

کا پاٹھ کیا کرتے تھے۔ اُس پوتر جل میں گرنے کے سبب کُتا اور خرگوش موکش کو پراپت ہوگئے ہیں۔ راجہ نے کہا۔ مہاراج! آپ مجھے ان کے گذشتہ جنم کی کتھا سُنائیے۔ سادھو نے کہا۔ یہ کُتا اپنے گذشتہ جنم میں برہمن تھا اور یہ خرگوش اس کی استری تھی۔ یہ دونوں بدخصلت انسان تھے۔ مرنے کے بعد جب یہ دھرم راج کی کچہری میں پیش ہوئے۔ تو انہوں نے چترگپت کو حکم دیا کہ ان کو بالترتیب کُتے اور خرگوش کی جُون میں ڈالو۔ دھرم راج کا یہ فیصلہ سُن کر کُتے نے کہا۔ مہاراج! ہمارا اُدھار کب ہوگا۔ دھرم راج بولے۔ جب شری گیتا جی کے چودھویں ادھیائے کا پاٹھ کرنے والے سنت کے اشنان کا جل تمہارے اُوپر پڑے گا۔ تب تمہارا اُدھار ہو جائے گا۔ سو آج وہ موکش کو پراپت ہوگئے ہیں۔ مہاراجہ لنکا بھی اُس دن سے، باقاعدہ طور پر ایک وید پاٹھی برہمن سے شری گیتا جی کے چودھویں ادھیائے کا پاٹھ سُننے لگا۔ اور مرنے کے بعد موکش کو پراپت ہوا۔



پندرھواں ادھیائے

پرشوتم یوگ

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ ارجن! جس کی جڑ اونچی ہے۔ اور شاخیں نیچی! وید جس کے پتے ہیں۔ ایسے ابناشی پیپل کے برکش کو جو جاننے والے ہیں۔ وہی وید کو جاننے والے ہیں۔ گنوں کے سپرش دوارا بڑھی ہوئی وِشے روپی کونپلوں والے اِس پیپل کی ڈالیاں اِدھر اُدھر پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ سنسار برکش ستھول روپ میں دکھائی نہیں دیتا۔ اِس کا آدی انت اور ورتمان نہیں ہے۔ اِس مضبوط جڑوں والے درخت کو ویراگ کے شستر کے ذریعے کاٹ کر اُس پرم پرمیشور کو پہنچنا چاہیئے۔ جہاں پہنچ کر پھر بازگشت نہیں ہوتی۔ جس پرمیشور سے اس پراتن سنسار برکش کی پرورتی ہے اُس آدی پرش نارائن کی شرن میں ہوں۔ ایسا سمجھ کر مان اور موہ کو نشٹ کر کے آسکتی کو جیت کر نرنتر بھگوان میں ستھت ہو کر کامنائیں نشٹ کر کے سکھ دُکھ دوندوں سے مکت ہو کر گیانی جن اُس ابناشی مقام

پر جا پہنچتے ہیں۔ جس سویم پرکاش مے پد کو سُوریہ چندرماں یا اگنی پرکاشت نہیں کر سکتے۔ اور جس کو پراپت کر کے پھر باز گشت نہیں ہوتی۔ وہی میرا پرم دھام ہے۔ میرا ہی سناتن انش جیو لوک میں جیو ہو کر پرکرتی میں موجود پانچ اندریوں اور من کو آکرشت کرتا ہے۔ جیسے ہوا گندھ کے ستھان سے گندھ کو کھینچ لے جاتی ہے۔ یہ جیو کان، آنکھ، کھال، زبان، ناک اور من کا آشرا گرہن کر کے وشیوں کا سیون کرتا ہے۔ شریر کو چھوڑ کر جاتے ہوئے، بھوگ کرتے ہوئے تینوں گنوں سے یکت رہتے اس جیو کو اگیانی جن نہیں دیکھ سکتے۔ اس کو تو گیانی ہی تتو سے جانتے ہیں۔ یوگی جن ہی جتن کر کے اسے آتما میں استھت دیکھ پاتے ہیں۔ جن کا انتہ کرن شدھ نہیں ہے۔ وہ اگیانی تو جتن کرنے پر بھی اسے نہیں دیکھ سکتے۔ سورج کا تیج جو سارے جگت کو پرکاشت کرتا ہے۔ وہ تیج جو چندرماں اور آگ میں موجود ہے۔ میرا ہی جان! میں پرتھوی میں پرویش کر کے اپنی شکتی سے پرانیوں کو دھارن کرتا ہوں۔ اور رس پیدا کرنے والا چاند بن کر نباتات کا پوشن کرتا ہوں۔ پرانیوں کے شریر کا آشرا کر کے والو کے ذریعے چار قسم کا ان پچاتا ہوں۔ سب کے ہر دلوں میں موجود میرے ذریعے سمرتی گیان اور اس کا ابھاو ہوتا ہے۔ ویدوں

کے دوارا جاننے یوگیہ میں ہی ہوں۔ ویدوں کا جاننے والا بھی میں ہی ہوں۔ ویدانت کا پرگٹ کرنے والا بھی میں ہی ہوں۔ اس لوک میں کشر اور اکشر یعنی فانی اور غیر فانی دو پرکار کے پُرش ہیں۔ بھوت ماتر جو ہیں وہ فانی ہیں۔ اور اُن میں سپھر ہوا ہوا جو جیو آتما ہے وہ اکشر ہے۔ اُس کے پرے اُتم پُرش ایک تیسرا اور بھی ہے۔ وہ پرماتما کہلاتا ہے۔ یہ کبھی نشٹ ہونے والا تینوں لوکوں میں پرویش کر کے سب کا پالن کرتا ہے۔ کیونکہ میں کشر سے پرے اور اکشر سے اُتم ہوں۔ اس لئے ویدوں اور لوکوں میں پرشوتم نام سے پرسدھ ہوں۔ پارتھ! جو گیانی پُرش مجھے اس طرح سے جانتا ہے۔ وہ مجھے پورے بھاؤ سے بھجتا ہے۔ ارجن! میں نے انیت گوپنیہ شاستر جو میں نے تجھ سے کہا ہے۔ اس کو جان کر منش گیان وان اور کرتارتھ ہو جاتا ہے

پندرھویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن بولے۔ اے لکشمی! اُتر دیش میں نرسنگھ نامی ایک راجہ راج کرتا تھا۔ اُس کے منتری کا نام سُبھگ تھا۔ مہاراجہ نرسنگھ کو سُبھگ پر بڑا اعتبار تھا۔ مگر سبھگ شیطانی خصلت

والا انسان تھا۔ اُس کی نیت اچھی نہ تھی۔ ایک دن جب مہاراجہ نرسنگھ سو رہا تھا۔ سُبھگ نے اُسے مار ڈالا۔ اور خود راج بھوگنے لگا۔ جب وہ مرا اور دھرم راج کے دربار میں پیش کیا گیا۔ تو دھرم راج نے حکم دیا کہ پہلے تو اس مہا پاپی کو نرک میں ڈالو اور بعد ازاں گھوڑے کی جُون میں! چنانچہ سُبھگ کافی عرصہ تک نرک میں کشٹ بھوگنے کے بعد گھوڑے کی جُون میں پڑا۔ راجہ نرسنگھ بھی تب تک دوبارہ جنم لیکر اپنے شبھ کرموں کے کارن راجہ ہی بن چکا تھا۔ سُبھگ (گھوڑے) کو خرید کر ایک سوداگر اسپان نرسنگھ کے پاس لے گیا۔ راجہ نرسنگھ نے اُسے واجبی داموں پر خرید لیا۔ اور اس پر سوار ہو کر جنگل میں شکار کھیلنے کیلئے گیا۔ ایک سادھو کا آشرم دیکھ کر راجہ اُس کے درشن کرنے کے لئے گھوڑے کو ایک درخت کے ساتھ باندھ کر آشرم کے اندر چلا گیا۔ سادھو نے اپنے لڑکے کو شریمد بھگوت گیتا کے پندرھویں ادھیائے کا ایک شلوک ایک پتے پر لکھ کر حفظ کرنے کو دیا ہوا تھا۔ سادھو کا لڑکا آشرم کے باہر کھیل رہا تھا۔ گھوڑے نے جب وہ پتہ دیکھا تو اسی وقت دیودیہی پا کر بیکنٹھ کو چلا گیا۔ راجہ جب آشرم سے باہر نکلا۔ تو دیکھا کہ گھوڑا مرا پڑا ہے۔ اُس نے سادھو سے دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ سادھو نے اُسے

بتایا کہ یہ گھوڑا تمہارے گذشتہ جنم میں تمہارا منتری تھا۔ اس نے تمہیں مار ڈالا تھا۔ آج میرے لڑکے کے ہاتھ میں، درخت کے ایک پتے پر شریمد بھگوت گیتا کے پندرھویں ادھیائے کا ایک شلوک دیکھ کر یہ موکش کو پراپت ہو گیا ہے۔ راجہ نرسنگھ اپنی راجدھانی میں آ کر اپنے لڑکے کو اپنا یوراج بنا کر خود بن میں جا کر بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کی بھگتی میں لین ہو گیا۔

سولھواں ادھیائے

دیو اسر سمپداو بھاگ یوگ

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج بولے۔ اے پارتھ! اندرونی انتہ کرن کی شدھی، گیان اور یوگ میں نشٹھا، دان، دم، یگیہ، سوادھیائے، تپ، سرلتا، اہنسا، ستیہ، اکرودھ، تیاگ، شانتی، فراخ دلی، پرانیوں پر دیا، لالچ کا نہ ہونا، نمرتا، گمبھیرتا، پوترتا، ابھیمان کا نہ ہونا، اتنے گن دیوی صفات لیکر پیدا ہونے والوں میں ہوتے ہیں۔ چھل، گھمنڈ، ابھیمان، کرودھ، سنگدلی، اگیان یہ گن شیطانی

خصلت والوں میں ہوتے ہیں۔ دیوی سمپد موکش دینے والی اور آسُری سمپد موہ میں باندھنے والی مانی گئی ہیں۔ مگر ارجن! تو فکر نہ کر۔ تُو تو دیوی سمپد والا ہے۔ اِس لوک میں دو پرکار کی سرشٹی ہے دیوی اور آسُری! ارجن! دیوی کا بیان تو سُن چکا ہے۔ اب آسُری کا حال سُن! پرورتی اور نورتی کیا ہے۔ آسُری سمپد والے یہ نہیں جانتے۔ نہ ہی ان کو پوترتا اور آچار کا گیان ہی ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ جگت جھوٹا، نہ آدھار، اور ایشور رہت ہے۔ صرف نر مادہ کے میل سے پیدا ہوتا ہے۔ اس میں وِشے بھوگ کے سِوا اور کیا ہیتو ہو سکتا ہے۔ بھینکر کام کرنے والے، مورکھ اور دُشٹ لوگ جگت کے ناش کے لئے اِس مت کو لے کر آگے بڑھتے ہیں۔ نہ ترپت ہونے والی کامناؤں سے بھرپور، گھمنڈی، بُرے طریقوں کو اختیار کر کے اپوتر جیون گذارتے ہیں۔ سدا تک ختم نہ ہونے والی چنتا کا آشرا لیکر کاموں کے پرم بھوگی "بھوگ ہی سب کچھ ہے" یہ نشچے کر کے، وشے بھوگ کے لئے انیائے پوربک سے دولت کمانا چاہتے ہیں۔ آج میں نے یہ پایا۔ یہ میں اب پورا کروں گا۔ اتنا دھن میرے پاس ہے۔ اِتنا کل اور ہو جائے گا۔ اِس دُشمن کو تو میں نے مار لیا ہے۔ دُوسرے کو بھی مار دوں گا۔

میں سب سے یُکت ہوں۔ بھوگی ہوں، سِدھ ہوں، پُورن ہوں، سُکھی ہوں، بلی شریمان ہوں، خاندانی ہوں، میرے جیسا اور کون ہے؟ میں یگیہ کروں گا۔ دان دونگا۔ موج کروں گا۔ ایسے لوگ اودیا میں اسیر رہتے ہیں۔ اور غلط فہمی کا شکار ہو کر موہ جال میں پھنسے ہوئے نرک میں گرتے ہیں۔ اپنے تئیں بڑا ماننے والے، گھمنڈی، دھن اور مان میں مست یہ لوگ چھل سے نام کیلئے برائے نام یگیہ کرتے ہیں۔ اہنکار، بَل، گھمنڈ، کام اور کرودھ کا آشرا لینے والے، اُن میں تتھا دوسروں میں ستھت مجھ سے دویش کرتے ہیں۔ اِن نیچ اشخاص کو میں ہمیشہ اُسری یونی میں ڈالتا ہوں۔ اور یہ جنم جنمانتروں میں بھی مجھے نہ پاکر اور بھی زیادہ نیچ گتی کو پراپت ہوتے ہیں۔ کام، کرودھ اور لوبھ یہ نرک کے دروازے ہیں۔ منش کو اِن تینوں کا تیاگ کرنا چاہیئے۔ نرک کے اِن تینوں دروازوں کو ترک کر کے جو اپنے آتما کے کلیان کیلئے کوشش کرتا ہے۔ وہ پرم گتی کو پاتا ہے۔ جو منش شاستر ودھی کو چھوڑ کر اپنی مرضی سے بھوگوں میں لین ہوتا ہے۔ وہ نہ سِدھی کو پہنچتا ہے۔ نہ سُکھ پاتا ہے۔ اور نہ ہی پرم گتی کو پاتا ہے۔ اس لئے تیرے لئے لازم ہے کہ کرموں کی ودھی اور نشیدھ کو دیکھتا ہُوا شاستروں کے انوسار چلے۔ شاستر ودھی کیا ہے؟ یہ جان کر تجھے کرم کرنے چاہئیں۔

سولھویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن نے فرمایا۔ اے لکشمی! سوراشٹر دیش میں کھڑگ باہو نامی ایک دھرماتما راجہ راج کرتا تھا۔ اُس کے پاس بہت سے ہاتھی تھے۔ اُن میں ایک غونی ہاتھی تھا۔ جب وہ بدمست ہو جاتا تھا تو بُری طرح سے تباہی مچاتا تھا۔ ایک دن وہ ہاتھی بازار میں اُودھم مچاتا ہُوا بھاگا جا رہا تھا۔ سامنے سے ایک سادھو آ رہا تھا۔ اُس کو دیکھ کر راہگیروں نے کہا۔ مہاراج! ایک طرف ہٹ جائیے ایسا نہ ہو کہ کہیں ہاتھی آپ کو نقصان پہنچائے۔ سادھو نے کہا۔ یہ ہاتھی مجھے کچھ نہیں کہنے کا! اتنے میں ہاتھی نے سادھو کے نزدیک آ کر ماتھے پر سونڈ رکھ کر اور سر جُھکا کر سادھو کو پرنام کیا۔ سادھو نے کہا۔ اے گجیندر! میں تیرے گزشتہ جنم کا حال جانتا ہوں۔ اتنا کہہ کر اُس نے کمنڈل سے جل لے کر ہاتھی پر چھڑکا جس سے وہ اُسی وقت موکش کو پراپت ہو کر بیکنٹھ کو چلا گیا۔ جب راجہ نے یہ حال سُنا تو سادھو کو محل میں بلایا اور اُس سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ یہ ہاتھی کون تھا؟

اور اس کو مُکتی کا حصول کس طرح ہوا ہے؟ سادھو نے کہا۔ میں نے اسے شریمد بھگوت گیتا کے سولھویں ادھیائے کے پاٹھ کا پھل دیا تھا جس سے کہ یہ بیکنٹھ کو چلا گیا ہے۔ یہ ہاتھی پچھلے جنم میں برہمن تھا۔ گورو کے آشرم میں رہتا تھا۔ اِس کا گورو اِس کو آشرم میں چھوڑ کر خود تیرتھ یاترا کیلئے چلا گیا۔ گورو کے پرتاپ کے سبب بھگت منڈل اِس کی ویسی ہی تعظیم کرنے لگا جیسی کہ اس کے گورو کی کرتا تھا۔ دو سال کے بعد جب گورو تیرتھ یاترا سے واپس آیا تو کئی شردھالو بھگت بھی اس کے درشنوں کیلئے آئے ہوئے تھے۔ گورو کو دیکھ کر اس نے سوچا۔ اگر میں نے اِس وقت اُٹھ کر اس کا ستکار کیا۔ تو میری عزت میں فرق آئے گا۔ لہذا اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ یہ ماجرا دیکھ کر اِس کے گورو نے شراپ دیا۔ اے مورکھ! تو غرور کرتا ہے۔ تو ہاتھی کی جون پڑیگا۔ چنانچہ اُس شراپ کے مطابق مرنے کے بعد یہ ہاتھی بنا۔ اب میں نے اِسے شریمد بھگوت گیتا کے سولھویں ادھیائے کا پاٹھ سنا کر اِس کی مُکتی کر دی ہے۔ یہ سُن کر راجہ نے سادھو کے چرنوں میں پرنام کیا اور اس کے بعد وہ نت پرتی برہم مہورت میں اُٹھ کر اشنان سے فارغ ہو کر شری گیتا جی کے سولھویں ادھیائے کا پاٹھ کرنے لگا۔ جب اُس

کا انت سمے نزدیک آیا تو دیودوت وہاں آکر اُسے سیدھا بیکنٹھ میں لے گئے۔

سترھواں ادھیائے

شردھاترے وبھاگ یوگ

ارجن نے کہا۔ مہاراج! شاستر ودھی کے انوسار یا مہاتماؤں کے کتھن کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جو لوگ کیول شردھا سے ہی پوجن کرتے ہیں۔ اُن کی گتی کیسی ہوتی ہے۔ راجسی یا تامسی؟ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ منشیوں میں سبھاؤ سے ہی تین پرکار کی شردھا ستوک، راجس اور تامس ہوتی ہے۔ سب کی شردھا اپنے سبھاؤ کا انوسرن کرتی ہے۔ منش میں کچھ نہ کچھ شردھا اوشیہ ہی ہوتی ہے۔ جس کی جیسی شردھا ہوتی ہے۔ ویسا ہی وہ ہوتا ہے۔ ستوگنی دیوتاؤں کی، رجوگنی یکشوں اور راکششوں کی، تموگنی بھوت پریت تتھا اگنی کی اُپاسنا کیا کرتے ہیں۔ دمبھ اور اہنکار والے کام اور راگ سے پریت ہوکر بنا شاستر ودھی کے گھور تپ کر کے شریر میں موجود پنچ بھوتوں تتھا

انتہ کرن میں موجود تجہ کو بھی کشٹ دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو آسُری نشچے کا پابند سمجھنا چاہیئے۔ کھان پان بھی تین پرکار کا پریہ ہوتا ہے۔ اسی طرح سے تپ اور دان بھی تین پرکار کا پریہ ہوتا ہے۔ آیو بڑھانے والے، بل، بڑھانے والے، سُکھ بڑھانے والے، رس دار، چکنے، دل پسند آہار ستوگن والے اشخاص کو پسند ہوتی ہیں۔ تیکھے، کھٹے، کھارے، بہت گرم، چرپرے، رُوکھے، جلن کرنے والے کھانے راجس لوگوں کو پیارے ہوتے ہیں۔ جو دُکھ، شوک اور روگ پیدا کرنے والے ہیں۔ باسی، بے رس، بدبودار، جُوٹھے اور اپوتر آہار، تموگنوں کو پیارے ہوتے ہیں۔ جو یگیہ پھل کی اچھیا نہ رکھ کر، ودھی پُوربک اور کرتویہ سمجھ کر کیا جاوے۔ وہ ساتوگ یگیہ ہے۔ جو پھل کے ادیش کے ساتھ، دنبھ سے کیا جائے اُسے راجس یگیہ سمجھو۔ ودھی، ان، دان اور منتروں کے بغیر جو یگیہ کیا جاتا ہے۔ بدھیمان اُسے تامس یگیہ کہتے ہیں۔ دیو، برہمن، گورو اور گیانی کا پُوجن پوترتا، سرلتا، اہنسا یہ شاریرک تپ کہلاتے ہیں۔ جس کے سُننے سے کسی کو دُکھ نہ ہو۔ سچی اور سب کو پیاری لگنے والی، دل پسند اور ہتکاری گفتگو، نیز سوادھیائے یہ واچک تپ کہلاتا ہے۔ من کی خوشی، مٹھاس، مون، سنجم، بھاونا کی شُدھی کو

مانسک تپ کہتے ہیں۔ سم بھاوی پُرش جب پھل کی اچھیا تیاگ کر کے پرم شردھا پُوربک یہ تین پرکار کا تپ کرتے ہیں۔ تو بدھیمان لوگ اسے ساتوک تپ کہتے ہیں۔ جو تپ 'مان' پوجا کیلئے دمبھ پُوربک کیا جاتا ہے۔ وہ راجس تپ کہلاتا ہے۔ جو تپ کشٹ اُٹھا کر ضد سے یا دوسرے کے ناش کے لئے ہوتا ہے۔ وہ تامس تپ کہلاتا ہے۔ جو دان کرتویہ سمجھ کر اور پھل کی آشا کے بنا دیش کال اور پاتر کو دیکھ کر کیا جاتا ہے۔ اُسے ستوگنی دان کہتے ہیں۔ جو دان پھل کی آشا کو لکش کر کے' دکھ کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ وہ راجسی دان کہلاتا ہے۔ دیش کال اور پاتر کا وچار کئے بغیر' ترسکار کے ساتھ جو دان دیا جاتا ہے۔ وہ تامسی کہلاتا ہے۔ اوم تت ست تینوں شبدوں کے ذریعے پراچین کال میں براہمن' وید اور یگیہ بنائے گئے تھے۔ اس لئے برہمچاری "اوم" کا اُچارن کر کے پھل کی آشا کے بغیر' یگیہ' تپ اور دان آدی کریائیں کرتے ہیں۔ ستیہ اور کلیان کے ارتھوں میں "ست" شبد استعمال کیا جاتا ہے۔ یگیہ' تپ اور دان میں درڑھتا کو بھی "ست" کہتے ہیں۔ اور ان کے نمت جو کرم کیا جاتا ہے۔ وہ بھی "ست" کہلاتا ہے۔ پارتھ! جو یگیہ' دان' تپ یا دوسرا کرم بغیر شردھا کے

کیا جاتا ہے۔ وہ "است" کہلاتا ہے۔ اُس کا پھل نہ تو اس لوک میں ہوتا ہے اور نہ پرلوک میں!

سترھویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن نے فرمایا۔ اے لکشمی! والئے سودیر کی سترتا مہاراجہ منڈلیک والئی کپور دیپ سے تھی۔ مہاراجہ منڈلیک نے والئے سودیر کو بہت سے تحفے ارسال کئے۔ اُن میں ایک ہنس بھی تھا۔ جو کہ نہایت ہی خوبصورت تھا۔ یہ ہنس نہ کچھ کھاتا تھا اور نہ پیتا تھا۔ آٹھوں پہر گریہ وزاری میں مصروف رہا کرتا تھا۔ راجہ نے ہنس کے دل بہلانے کے بہتیرے سامان کئے۔ مگر سب کے سب بے سود ثابت ہوئے۔ ایک دن ایک سادھو راجہ کے ہاں آیا۔ اُس نے جب ہنس کی یہ حالت دیکھی تو اسے شری گیتا جی کے سترھویں ادھیائے کا پاٹھ سُنایا۔ جسے سُن کر ہنس نے دیو دیہی پائی۔ دیو دُوت آئے۔ اور اُسے بیکنٹھ لے گئے۔

ذرا دیکھ چشم حقیقت سے کیا ہوں — میں اس جسم انساں میں پرماتما ہوں

میں صورت وِسراٹ میں خود خدا ہوں ۔۔۔ جو میرے ہیں میں اُن کی پُشت و پناہ ہوں
مِرا نام گیتا، مِرا نام گیتا ۔۔۔ مسیحا جہاں کا، دِل آرام گیتا

اٹھارھواں ادھیائے

سنیاس یوگ

ارجن نے کہا۔ اے مہا باہو! اے رشی کیش! اے کیشو نندن! میں سنیاس اور تیاگ کے تتوّوں کو علیحدہ علیحدہ سُننا چاہتا ہوں۔ کرپا کر کے کہئے۔ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے فرمایا۔ ارجن! کامنا سے پیدا ہوئے کرموں کے تیاگ کو گیان سنیاس کا نام دیتے ہیں۔ سارے کرموں کے پھل کے تیاگ کو بدھیمان تیاگ کہتے ہیں۔ کئی وچارشیل پُرش کہتے ہیں۔ کہ کرم ماتر دوش والے ہونے کے کارن تیاگنے کے لائق نہیں۔ دوسرے لوگوں کا یہ قول ہے۔ کہ یگیہ دان اور تپ کرم تیاگنے کے لائق نہیں۔ تیاگ کے بارے میں میرے نشچے سُن! تیاگ تین پرکار کا کہا گیا ہے۔ یگیہ

دان اور تپ رُوپی کرم تیاگنے کے لائق نہیں ہیں۔ بلکہ کرنے یوگیہ ہیں۔ یگیہ، دان اور تپ دویکی پُرش کو پوتر کرنے والے ہیں۔ یہ کرم بھی آسکتی اور پھل کی اچھیا تیاگ کر کرنے چاہئیں۔ یہ میرا نشچے مت ہے۔ جن کرموں کا کرنا شاستروں میں لکھا ہے۔ اُن کا تیاگ اُچت نہیں۔ کیونکہ اگر اودیا سے یا اہنکار سے ان کا تیاگ کر بھی دیا گیا تو وہ تیاگ تامس کہلائے گا۔ جو کرم ہیں وہ سبھی دُکھ کے دینے والے ہیں۔ ایسے سمجھ کر شریر کے کشٹ کے ڈر سے اگر منش کرم کرنا چھوڑ دے تو ایسے راجسی تیاگ سے وہ تیاگ کے پھل کو پراپت نہیں کر سکتا۔ کرم کرنا کرتویہ ہے۔ ایسا سمجھ کر جو شاستر میں کہے گئے ہوئے کرموں کو پھل کی اچھیا تیاگ کر کرتا ہے۔ اُس کا یہ تیاگ ساتوک ہے۔ ستوگُن یُکت شدھ بھاونا والا تیاگی اور بُدھیمان کشٹ دینے والے کرم سے دویش نہیں کرتا ہے۔ نہ ہی سُکھ دینے والے کرم میں لین ہوتا ہے۔ کرم کا ہر پرکار سے تیاگ دیہہ دھاری کے لئے ممکن نہیں ہے۔ لیکن جو کرم پھل تیاگ کرتا ہے۔ وہی تیاگی کہلاتا ہے۔ تیاگ نہ کرنے والے کو مرتیو کے بعد تین پرکار کے پھل پراپت ہوتے ہیں۔ اشبھ، شبھ اور ملے جُلے! لیکن جو کرم پھل کا تیاگی ہے۔ اُسے کوئی پھل پراپت نہیں ہوتا!

کرم ماتر کی سدھی کے لئے سانکھ شاستر میں پانچ کارن کہے گئے ہیں۔ کشیتر، کرتا، کرم اندریاں، کریائیں اور ایشوری شکتیاں! شریر، بانی اور من سے جو کوئی بھی کرم نیتی کے انوسار یا اس کے برعکس کیا جاتا ہے اس کا کارن یہی پانچ ہوتے ہیں! ایسا ہونے پر جو اپنے تئیں کرتا مانتا ہے۔ وہ مورکھ کچھ بھی نہیں سمجھتا۔ جس میں اہنکار بھاؤ نہیں ہے۔ جس کی بدھی ملین نہیں ہے۔ اگر وہ اس جگت کو مارتا ہوا بھی نہیں مارتا نہ بندھن میں ہی پڑتا ہے۔ کرم کی پریرنائیں تین تو موجود ہیں۔ گیان، جاننے یوگیہ اور پرش گیاتا! کرم کے انگ تین پرکار کے ہوتے ہیں۔ اندریاں، کریا اور کرتا۔ گیان، کرم اور کرتا گن بھید کے انوسار تین پرکار کے ہیں۔ جس کے ذریعے منش سارے پرانیوں میں ایک ہی ابناشی بھاؤ کو وبھاگی میں ایکتا کو دیکھتا ہے۔ اُسے ساتوک گیان جان! بھن بھن ہونے کے کارن، جس کے کارن، منش سارے پرانیوں میں بھن بھن دیکھتا ہے۔ ایسے گیان کو راجس جان! جو گیان صرف شریر کو ہی سب کچھ سمجھتا ہے۔ اور اسی میں محو ہے۔ وہم رہت ہے۔ وہ تامس گیان کہلاتا ہے۔ پھل کی اچھیا سے رہت پرش کا آسکتی اور راگ دویش کے بنا کیا ہوا کرم ساتوک کہلاتا ہے۔ پھل کی

اچھا سے جو کرم کئے جاتے ہیں۔ وہ راجس کرم کہلاتے ہیں۔ جو کرم پرنام، ہانی وغیرہ کے وچار کے بنا کیا جاوے۔ وہ تامس کرم کہلاتا ہے۔ جو آسکتی اور اہنکار سے رہت ہے۔ جس میں دھیر رہتا ہے۔ جو کامیابی اور ناکامیابی میں ہرش اور شوک نہیں کرتا۔ وہ ساتوک کرتا ہے۔ جو راگی ہے۔ کرم پھل کی اچھا والا ہے۔ لوبھی ہے۔ ہنساوان ہے۔ ہرش اور شوک یکت ہے۔ وہ کرتا راجس کرتا ہے۔ جو شاستر وکت وشیوں میں آساودھان، وویک سے رہت، کسی سے نمر نہیں، اوروں کا اپمان کرنے والا آلس یکت شوک سے بھرا ہوا ہے۔ اور کام کو وقت پر نہیں کرتا۔ وہ تامس کرتا کہلاتا ہے۔ اے دھننجے! بدھی اور دھیرج کے تین پرکار کے گن ورنن کرتا ہوں۔ سن! جو بدھی پرورتی، نورتی، کاریہ، اکاریہ، بھئے، ابھئے، بندھ، موکش کا بھید بھلی بھانتی جانتی ہے۔ وہ ساتوک بدھی کہلاتی ہے۔ جو بدھی دھرم اور ادھرم، کاریہ اور اکاریہ کو ٹھیک طور پر نہ جانے وہ راجسی بدھی ہے۔ جو بدھی اندھکار سے گھری ہوئی ہے۔ ادھرم کو دھرم سمجھتی ہے۔ جسے سب باتیں الٹی ہی دکھائی دیتی ہیں۔ وہ بدھی تامسی ہے۔ جس کی طاقت سے من پران اور دوسری اندریوں کو

قابو میں رکھا جاتا ہے۔ وہ دھیرج ساتوک ہے۔ جس دھیرج سے پھل کی اچھیا رکھ کر دھرم کاریہ کیا جاتا ہے۔ وہ دھیرج راجسی ہے۔ جس دھیرج سے دُربدھی منش ندرا بھے، شوک نراشا اور مد کو چھوڑ نہیں سکتا۔ وہ تامسی دھیرج ہے۔ ارجن! اب تین پرکار کا سکھ سُن! جس کے ابھیاس سے منش پرسن رہتا ہے۔ جس سے دُکھ کا انت ہوتا ہے۔ جو آرمبھ میں زہر کی بھانتی پرتیت ہوتا ہے۔ اور انت میں امرت کے سمان ہوتا ہے۔ وہ ساتوک سکھ کہلاتا ہے۔ وِشے اور اندریوں کے سنجوگ سے جو آرمبھ امرت سمان پرتیت ہوتا ہے۔ وہ سکھ راجس کہا جاتا ہے۔ جو آرمبھ اور آخیر میں آتما کو موہت کرنے والا ہے۔ ندرا اور آلس سے پیدا ہوا ہے وہ سکھ تامس ہے۔ پرتھوی میں یا دیوؤں کے درمیان کوئی بھی ایسا نہیں جو پرکرتی سے پیدا شدہ اِن تین گنوں سے مکت ہو۔ برہمن، کھشتری، ویش اور شودر کے کرموں کے بھی اُن کے سبھاؤ سے پیدا شدہ گنوں کے کارن وبھاگ ہوئے ہیں۔ شم، دم، تپ، شوچ، کشما سرلتا انوبھو سے اُتم گیان، آستکتا، یہ برہمنوں کے سوبھاوک گن ہیں۔ شورویرتا، تیج، دھرتی

یُدھ میں پیٹھ نہ دکھانا، دان، پرجا کو نیم بدھ رکھنا، یہ سب کھشتری کے گُن ہیں۔ گئو پالن تجارت لین دین یہ ویشیوں کے لکشن ہیں۔ تینوں ورنوں کی سیوا کرنا یہ شودروں کے سوبھاوک کرم ہیں۔ اپنے اپنے کرم میں لگا ہؤا منش پرم سِدھی کو پہنچتا ہے۔ مگر کس پرکار؟ ہے شش! جو منش اپنے اپنے کرم میں تتپر رہتے ہیں۔ وہی اس سنسار میں سِدھی کو پراپت ہوتے ہیں۔ جس انتریامی پرماتما سے سمپورن پرانیوں کی پرورتی ہوتی ہے۔ اور جس کارن رُوپ پرمیشور سے یہ ویاپت ہے۔ اُس پرمیشور کو جو کوئی پُوجتا ہے۔ وہی سدھی کو پراپت ہوتا ہے۔ پرایا دھرم اپنے دھرم سے اُتم ہو، تو بھی اُس سے اپنا گُن ہین دھرم اچھا ہے۔ کیونکہ اپنے سوبھاوک دھرم کے کرنے سے پاپ نہیں لگتا۔ جیسے اگنی دھوئیں سے ویاپت ہونے کے کارن دوش یُکت ہے۔ پرنتو دوش رُوپ انش چھوڑ کر تیج رُوپ گرہن کیا جاتا ہے۔ ویسے ہی نج کرم دوش رُوپ انش کو تیاگ کر چت کی شُدھی کے لئے گُن رُوپ انش گرہن کرو۔ اب جس پرکار برہم کی پراپتی ہوتی ہے۔ اُسے سنکشیپ کہتا ہوں۔ جو پُرش ساتوک بدھی سے یُکت ہے۔ جس کو کسی پدارتھ کی اچھیا نہیں ہے۔ جس نے کامناؤں کا تیاگ کر دیا ہے۔ سنیاس

کے ذریعے وہ منش پرم نیش کرم سدھی کو پراپت کرتا ہے۔ جس کی بدھی شدھ ہو گئی ہے۔ ایسا یوگی درڑھتا پوروک اپنے تئیں قابو کر کے شبد آدی وشیوں کا تیاگ کر، راگ دویش کو نیست کر، ایکانت سیون کر کے تھوڑا کھا کر، من وچن اور شریر کو قابو میں رکھ کر دھیان یوگ میں نت پراین ہو کر، ویراگ کا آشرا لیتا ہوا کام، کرودھ، موہ، لوبھ، اہنکار کا تیاگ کر رہت اور شانت ہو کر برہم بھاؤ کو پانے یوگیہ بنتا ہے۔ برہم بھاؤ کو پراپت، پرسن چت منش نہ تو شوک کرتا ہے، نہ کسی وستو کی اچھیا کرتا ہے اور سمپورن پرانیوں میں سمان بھاؤ رکھتا ہے۔ وہی میری پرم تتو بھگتی کو پاتا ہے۔ ارجن! اُس سر ایشٹ بھگتی سے میرے سرو ویاپی رُوپ کا پرمان اور میرے سچد انند گھن رُوپ کو تتو سے جانتا ہے۔ اس تتو گیان ہونے پر پھر مجھ میں پرویش ہوتا ہے۔ کیول میرا ہی آشرا رکھنے والا پُرش جو سدا نتیہ کرموں کو کرتا رہتا ہے۔ وہ میری کرپا سے وہ انادی اور اننت پد کو پراپت ہوتا ہے۔ اس سے من کو مجھ میں لگا کر ساودھان ہو کر سب کرموں کو مجھے ارپن کر اور گیان یوگ کا آشرا لیکر نرنتر اپنا چت مجھ میں سنتھر کر! مجھ میں چت لگانے سے تو میری کرپا سے سنسار ساگر سے پار ہو جائیگا۔ لیکن

اہنکار کے بس ہو کر میری بات نہ سُنے گا تو ناش کو پراپت ہوگا۔ اہنکار کے بس ہو کر، اگر تو میں یدھ نہیں کروں گا۔" تو تیرا یہ نشچے متھیا ہے۔ تیرا کھشتری دھرم تجھے زبردستی یدھ میں شامل کر دے گا۔ ارجن! جو تو موہ وش ہو کر ایسا نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن تو بے بس ہو کر ایسا کرے گا۔ ایشور سب پرانیوں کے ہردیہ میں نواس کرتا ہے۔ اور اپنی مایا کے بل سے چکر پر چڑھے ہوئے گھوڑے کی طرح اِن کو گھماتا ہے۔ سمپورن بھاوؤں سے اُس کی شرن میں جا۔ اُس کی کرپا سے تو پرم شانتی کو پراپت ہوگا۔ یہ پوشیدہ سے پوشیدہ گیان میں نے تجھ سے کہا ہے۔ اور جتنے میرے پراپتی کے سادھن ہیں۔ وہ بھی میں نے تجھ سے کہہ دیئے ہیں۔ کیونکہ تو میرا پرم متر ہے۔ تیری بدھی میرے چرنوں کے ساتھ درڑھ ہے۔ اس لئے تیرے کلیان کیلئے کہتا ہوں۔ سب دھرموں کو تیاگ کر ایک میری شرن لے۔ میں تجھے سب پاپوں سے مکت کر دوں گا۔ شوک مت کر! جو تپسوی نہیں ہے۔ جو بھگت نہیں ہے۔ جو سُننا نہیں چاہتا۔ جو دویش کرتا ہے۔ اُسے تو نے یہ گیان نہ کہنا۔ لیکن جو یہ پرم گوہیہ گیان میرے بھگتوں کو سُنائے گا وہ میری پرم بھگتی کے کارن نسندیہہ مجھ کو ہی پراپت کرے گا۔ اُس سے بڑھ کر منشوں میں مجھے کوئی اور

پیارا نہیں ہے۔ ہمارے اِس دھرم سمواد کا ابھیاس کریگا۔ وہ مجھے گیان یگ دوارا بھجے گا۔ ایسا میرا مت ہے۔ اور جو منش دویش رہت ہو کر شردھا پُوربک سُنے گا۔ وہ بھی مکت ہو کر، پنیہ وان جہاں بستے ہیں۔ ایسے شبھ لوک کو پراپت کریگا۔ پارتھ! یہ گیان تُو نے ایکاگر چت سے سُنا ہے۔ جو موہ ہُوا تھا کیا وہ نشٹ ہو گیا ہے؟ ارجن نے کہا۔ بھگوان! آپ کی کرپا سے میرے موہ کا ناش ہو گیا ہے۔ مجھے گیان ہو گیا ہے۔ شنکا کا سمادھان ہو گیا ہے۔ آپ کے شری مکھ سے جو یُدھ کرنے کی آگیا ہوئی ہے۔ سو میں یُدھ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ سنجے نے دھرت راشٹر سے کہا۔ راجن! بھگوان شری کرشن چندر جی اور ویر ارجن کا یہ سمواد سُن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ شری ویاس جی کی کرپا سے میں نے یہ گوہیہ گیان سُنا ہے۔ جیسے بھگوان نے اپنے شری مکھ سے کہا ہے۔ اِس کا وچار کر کے میں پرم ہرش کو پراپت ہُوا ہوں۔ راجن! یوگیشور کرشن ہیں۔ جہاں دھنش دھاری ارجن ہیں اُسی طرف ہی وِجے ہو گی۔ ایسا میرا مت ہے۔

اٹھارھویں ادھیائے کا مہاتم

بھگوان شری نارائن بولے۔ اے لکشمی! جیسے نکشتروں میں چندرماں، ندیوں میں گنگا، برکھشوں میں پیپل، تیرتھوں میں کورو کھشیتر، پربتوں میں ہمالیہ سریشٹ ہے۔ ویسے ہی گیتا میں اٹھارھواں ادھیائے سریشٹ ہے۔ اس سنسار میں جو منش سو یگیہ کرتا ہے۔ وہ اندر آسن کو پاتا ہے۔ اس پرتھوی پر پورے سو یگیہ کسی نے نہیں کیا۔ کیونکہ اشومیدھ یگیہ کرنیوالے کے ساتھ اندر ایرشا کر کے وگھن ڈال دیتا ہے۔ اندر کا سوبھاؤ بھی ایسا ہے۔ ایک راجہ بڑا ہی دھرماتما تھا۔ جب اس نے شریر تیاگا تو میرے آدیش سے دیودوت اُسے اندر کے پاس لے گئے۔ اور اُس سے کہا کہ اس کے لئے سنگھاسن خالی کر دو۔ اندر نے اُس راجہ کو اپنے آسن پر بٹھا دیا اور اپنے گورو برہسپتی سے دریافت کیا مہاراج! اس راجہ نے کونسا پُنیہ کیا ہے۔ جو بھگوان نے اس کو یہ پدوی دی ہے۔ شری برہسپتی بولے۔ راجن! اس نے شکھ بھوگ کے لئے شری گیتا جی کا ابھیاس کیا تھا۔ اِس لئے بھگوان نے آگیا دی

ہے۔ کہ پہلے اِسے اندر لوک کا سُکھ بھوگنے دو۔ اس کے بعد میرے دھام کو لے آنا۔ اے لکشمی! وہ سوداتما راجہ عرصہ تک اندرلوک کا سُکھ بھوگنے کے بعد میرے دھام کو آیا تھا۔

س

شری کرشن ارجن کی یہ گفتگو ہے ۔۔۔ دلبروں کا سُن کر اُبلتا لہو ہے
کوئی رو سیاہ ہے۔ کوئی سرخرو ہے ۔۔۔ جو چرنوں میں آیا وہی نیک خو ہے
بظاہر جو ہے جنگ کا ساز و ساماں
شری شیام سندر کی ہے لیلا نمایاں



مہابھارت

دُوسرا حِصّہ

بھگوان شری کرشن چندر جی کے مُکھ سے گیتا سُن کر جب ارجن کا موہ دُور ہو گیا تو اس نے ایک بار زور سے اپنا شنکھ پھونکا۔ جنگی باجے بجنے لگے جنہیں سُن کر یودھا اُچھل پڑے۔ اور جھومتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف بڑھنے لگے اسی وقت مہاراجہ یدھشٹر کورو دل میں جا کر شری بھیشم پتامہ جی کے چرنوں میں گر کر پرارتھنا کی۔ "پتامہ میں مجبور ہو کر لڑنے کی اِجازت لینے آیا ہوں۔" مہاراجہ یدھشٹر کے اِس دھرم آچرن کو دیکھ کر دشمن بھی عش عش کر اُٹھے۔ شری بھیشم دیو جی بولے "پُتر! تم دھرم کی مورتی ہو۔ تمہارے اس دھرم آچرن کو دیکھ کر میں بہت ہی خوش ہوں۔ جاؤ تمہاری وِجے ہوگی!" شری بھیشم دیو جی سے اشیرباد لے کر مہاراجہ یدھشٹر شری درون آچاریہ جی کے پاس گئے۔ اور اُن سے اجازت کے خواہاں ہوئے۔ اُن سے بھی اشیرباد پا کر اپنی سینا میں واپس آ گئے۔ اِس کے بعد وہ گھمسان یُدھ ہوا کہ جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ طرفین کی سپاہ کے لاکھوں بہادر موت کی نیند

سو گئے۔ لڑائی جاری تھی۔ دونوں طرف کے سپاہی مارے جا رہے تھے۔ مگر لڑائی ختم ہونے میں نہ آتی تھی۔ نویں دن رات کو پانڈو و بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کی قیادت میں مہاویر شری بھیشم دیو جی کے ڈیرے پر گئے۔ اور اُن سے اپنے وِجے کا اُپائے دریافت کیا۔ شری بھیشم دیو جی نے اُن کے استفسار پر فرمایا کہ جب تک میں زندہ ہوں۔ تم تو کیا، دیوتا تک بھی وجئی نہیں ہو سکتے۔ مجھے دکھ ہے۔ کہ انیائے کے یُدھ میں مجھے کوروں کی طرف سے لڑنا پڑ رہا ہے۔ اور میری اچھیا اب اُن کی طرف سے لڑنے کی نہیں ہے۔ لہٰذا میں اب اپنا انت چاہتا ہوں۔ مہاراجہ دروپد کا لڑکا شکھنڈی مجھے مارنے کیلئے پیدا ہوا ہے۔ اُس نے تپسیا کر کے میرے مارنے کیلئے ور حاصل کیا ہوا ہے۔ وہ میرے گذشتہ جنم میں میری استری امبا تھا۔ میں نے اُسے سویکار نہیں کیا تھا۔ تو اُس نے تپسیا کر کے مجھ سے بدلہ لینے کی ٹھانی تھی۔ اب اس جنم میں وہ مجھ سے بدلہ لیگا۔ تم اُسے اپنا سینا پتی بنا کر آگے کرو۔ جب وہ میرے سامنے آئیگا میں ہتھیار ڈال دونگا۔ اُس وقت تم مجھے مار سکتے ہو۔ جاؤ تمہارا کامیہ سدھ ہوگا۔ پانڈو مطمئن ہو کر اپنے ڈیرے پر واپس آگئے۔ اگلے دِن شری بھیشم دیو کے کہنے کے مطابق پانڈوؤں نے شکھنڈی کو سپہ سالار بنا دیا۔ شری بھیشم دیو جی نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور وہ زخمی ہو گئے۔ اُن کے زخمی ہونے پر کوروں نے شری درون آچاریہ جی کو سینا پتی بنا دیا۔ لڑائی پھر شروع ہو گئی۔ لوہا سے لوہا بجنے لگا۔ بہادروں کے سر گاجر مولی کی طرح کٹنے لگے۔ تیرھویں دن شری درون آچاریہ جی نے چکرویوہ کی رچنا کی۔ دریودھن نے

اپنے رفقا کے ذریعے ارجن کو دیوہ سے دُور ہٹا دیا۔ مہاراجہ یدھشٹر کو اس بات کا علم تھا کہ ارجن اس وقت دُور کہیں لڑ رہا ہے۔ اور پھر اب اس دیوہ کو کون توڑے۔ اُن کو متفکر دیکھ کر ویر ارجن کے ویر سپتر ابھمنیو نے کہا۔ آپ فکر کیوں کرتے ہیں۔ میں چکر دیوہ کو توڑنا جانتا ہوں۔ مگر میں اس سے باہر آنا نہیں جانتا۔ مہاراجہ یدھشٹر بولے ہے ابھمنیو! یہ دیوہ کا توڑنا تم نے کب سیکھا تھا۔ ابھمنیو نے جواب دیا۔ چکر دیوہ کے توڑنے کی کتھا پتا جی نے جب میں گربھ میں تھا ماتا جی کو سنائی تھی۔ مگر جب ماتا جی سو گئیں۔ پتا جی نے کتھا سُنانی بند کر دی۔ وہاں تک مجھے یاد ہے۔ مجھے اجازت بخشئے تاکہ میں چکر کو توڑ ڈالوں۔ آپ سب میری سہائتا کیلئے پیچھے رہئے گا۔ ویر ابھمنیو کی عالی حوصلگی دیکھ کر مہاراجہ یدھشٹر نے اُسے اشیرباد دیکر رخصت کیا۔ ابھمنیو نے چکر دیوہ کے اندر جاکر افراتفری مچا دی۔ کوروؤں نے یدھشٹر، بھیم، نکل اور سہدیو کو تو دروازے پر ہی روک دیا۔ اور خود ویر ابھمنیو کا مقابلہ کرنے لگے۔ مگر اُس ویر نے کوروؤں کے بڑے بڑے مہارتھیوں کے چھکے چھڑا دیئے۔ جب کورو اُس پر کسی طرح سے بھی غالب نہ آسکے۔ تو سات مہارتھیوں نے اُسے گھیر کر دھوکہ کے ساتھ مار ڈالا۔ ویر ابھمنیو کی موت کی خبر سُن کر پانڈوؤں میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ تب تک ارجن بھی واپس آ چکا تھا۔ اُس نے عہد کیا کہ کل غروب آفتاب سے پہلے اگر میں ویر ابھمنیو کے قاتل جیدرتھ کو نہ مار سکا۔ تو خود چتا بنا کر جل مروں گا۔ دوسرے دن جیدرتھ مارے ارجن کے خوف کے چھپتا پھرتا رہا۔ تب بھگوان نے اپنی لیلا رچائی۔ سورج وقت سے پہلے ہی غروب ہو گیا۔ ارجن چتا بنانے لگا۔ جیدرتھ تماشہ

دیکھنے کیلئے وہاں آیا۔ بھگوان نے اُس کو آتا دیکھ کر اپنی مایا سے تاریکی دُور کردی۔ بھگوان نے ارجن کو اشارہ کیا۔ اس نے جیدرتھ کا سر بھٹے کی مانند اُڑا دیا۔ جیدرتھ کے مرنے سے کورو دل میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ چونکہ شام ہونے والی تھی۔ اِس لئے فریقین کی افواج اپنے اپنے ڈیروں کو چلی گئیں۔ پانڈوؤں کے کیمپ میں ارجن کے پرتگیا پُورن کرنے نیز جیدرتھ کے مرنے کے سبب خوشی کے شادیانے بج رہے تھے۔ اُدھر دریودھن شری درون آچاریہ جی کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں جلی کٹی سُنانے لگا کہ وہ دِل سے پانڈوؤں کی فتحیابی کے خواہشمند ہیں۔ اِس لئے بے دِلی کے ساتھ لڑتے ہیں۔ لیکن دریودھن کی بات سُن کر جب شری درون آچاریہ جی نے اُسے اور اُس کے رفقا کو بے نقط سُنائیں تو سب کے سب کان لپیٹ کر وہاں سے چلے آئے۔

پندرھویں دن جب لڑائی شروع ہوئی تو آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے دیکھا کہ مہاویر کرن ارجن سے دو دو ہاتھ کرنا چاہتا ہے۔ اور کرن کے پاس دیوراج اندر کی دی ہوئی شکتی ہے۔ اگر اُس شکتی کو بیکار نہ کیا گیا تو ارجن کی جان کا خطرہ ہے۔ یہ سوچ کر انہوں نے ارجن سے کہہ کر بھیم کے پُتر گھٹوتکچ کو کرن کے مقابلہ پر کھڑا کر دیا۔ اُس نے کرن کے چھکے چھڑا دیئے۔ مجبور ہو کر کرن کو شکتی استعمال کرنی پڑی۔ جس سے گھٹوتکچ مارا گیا۔ پانڈوؤں میں کہرام مچ گیا۔ لیکن جب بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے شکتی کے بیکار ہونے کی بابت اُن سے کہا تو سب کی تسلی ہو گئی۔ اور لڑائی ایک بار پھر پوری سرگرمی کے ساتھ شروع ہو گئی۔ اگلے دن لڑائی پھر چھڑی۔ اور

اُس میں مہاراجہ دروپد اور مہاراجہ وراٹ مارے گئے۔

سترھویں دن میدان جنگ میں جانے سے پہلے پانڈوؤں نے عزم کر لیا تھا کہ وہ آج درون آچاریہ اور کرن کو ضرور ختم کر دینگے۔ لڑائی جب شروع ہو گئی تو بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے کہا۔ کہ درون آچاریہ بغیر کسی چال کی کے کھیلنے کے ہرگز نہ مارے جا سکیں گے۔ اگر اُنہیں اُن کے لڑکے اشوتھاماں کی موت کی خبر سُنا دی جائے اور وہ رنج و غم کے مارے نڈھال ہوں تو اس وقت اِنہیں ختم کر دیا جائے۔ بھگوان کے فرمان کو پانڈو باہم بیٹھ کر غور کرنے لگے۔ کہ بھگوان کے ارشاد کے مطابق شری درون کا خاتمہ تو کیا جاوے۔ مگر کس طرح سے اور کیسے؟ مہاراجہ یدھشٹر کے ہاتھیوں میں سے ایک کا نام "اشوتھاماں" تھا۔ بھیم نے اُس ہاتھی کو مار ڈالا اور دھرم راج یدھشٹر نے شری درون آچاریہ سے کہہ دیا کہ اشوتھاماں مارا گیا۔ درون نے اُن کا کہنا سچ مان کر مارے رنج کے ہتھیار پھینک دیئے۔ اِس موقع سے فائدہ اُٹھا کر درشٹ دیومن نے اِن کا سر کاٹ ڈالا۔ درون آچاریہ مارے گئے ہیں۔ یہ دیکھ کر کوروؤں کی فوج میدان چھوڑ کر بھاگ گئی۔ لیکن جب یہ خبر اشوتھاماں نے سُنی تو اُس کے غم و غصہ کی کوئی انتہا نہ رہی "نارائن استر" لیکر پانڈوؤں کی فوج پر ٹوٹ پڑا۔ اور آن واحد میں ہزارہا بہادروں کو جام شہادت نوش کرا دیا۔ پانڈوؤں کے درمیان تہلکہ مچ گیا۔ "نارائن استر" کو شانت کرنا بھگوان شری کرشن چندر جی جانتے تھے۔ انہوں نے سب کو حکم دیا کہ سب کے سب اِس استر کو پرنام کریں۔ سب نے ایسا ہی کیا۔ استر شانت ہو گیا۔ اب اشوتھاماں

نے اگنی استر چلایا۔ مگر جوابی طور پر ویر ارجن نے برہم استر چلا کر اُسے بیکار کر دیا۔ جب رات کی تاریکی چاروں طرف مسلط ہو گئی تو طرفین کی فوجیں، لڑائی بند کر کے اپنے اپنے ڈیروں کو واپس چلی گئیں۔

شری درون آچاریہ کے مرنے کے بعد فوج کی کمان، ویر کرن کے سپرد کر دی گئی۔ صبح ہوتے ہی گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی۔ دھرم راج یدھشٹر نے حکم دیدیا کہ کرن کو ختم کر دیا جاوے۔ آج تو کورو پینترے بدل بدل کر لڑ رہے تھے۔ کرن، دریودھن اور اشوتھاماں سب باری باری سے ڈٹ کر لڑے۔ اُن کے بہت سے سپاہی مارے گئے۔ اُن کو آج کی لڑائی میں شکست فاش نصیب ہوئی۔ اور شام کے وقت، ایک جواری کی مانند جس نے اپنا سب کچھ ہار دیا ہو۔ دریودھن اور اُس کے رفقا میدانِ جنگ سے چلے گئے۔ صبح ہوئی۔ سب سے پہلے ہی بھیم اور دوشاسن ایک دوسرے کے مقابلے پر ڈٹ گئے۔ یہ جنگ بڑے معرکے کا تھا۔ دونوں ہی بڑے بلوان تھے۔ مہان ویر ایسے لڑ رہے تھے کہ جس کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ لیکن بھیم گدا یدھ میں پروین تھا۔ اُس نے دو چار ہاتھ ایسے چلائے کہ دوشاسن زخمی ہو کر زمین پر گر پڑا۔ اور گرتے کے ساتھ ہی اُس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ بھیم نے اپنے عہد کے مطابق دوشاسن کا سینہ چیر ڈالا اور اُس کا خون پیا تو تسکین ہوئی اور اِس طرح سے بھرے دربار میں دروپدی کی بے عزتی کرنے کا بدلہ لیا۔ یہی نہیں دروپدی کو وہاں بُلا کر اُس پاپی کے خون سے اُس کے بال سینچے اور اس کو شانت کیا۔

دوشاسن کی موت سے کوروں پر کوہِ الم ٹوٹ پڑا۔ مارے غصّہ کے دریودھن بار بار دانت پیستا تھا۔ مگر پیش کچھ نہ چلتی تھی۔ اشوتھاماں نے تو اُسے جنگ بند کر دینے کیلئے رائے دی۔ مگر دریودھن ماننے کیلئے تیار نہ تھا۔ اُس نے کرن کو مشتعل کر کے اگلے دن میدان فتح کرنے کیلئے تیار کر لیا۔ صبح ہوئی تو کرن نے دریودھن سے درخواست کی۔ کہ اُس کا سارتھی بالکل بھگوان شری کرشن چندر سا ایسا ہونا چاہیئے۔ دریودھن کو اس کام کیلئے شلیہ موزوں نظر آیا۔ اُس نے اُسے بُلایا اور سارا حال سُنایا۔ شلیہ دریودھن کا حکم بجا لایا۔ آن واحد میں رتھ سجا لایا۔ شلیہ کے سارتھی بننے سے کوروں کی مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کیونکہ وہ اِس فن کا ماہر تھا۔ وہ کرن کو رتھ میں بٹھا کر میدان جنگ میں پہنچا۔ اور جاتے ہی لڑائی شروع ہو گئی۔ کرن اور ارجن دونوں کی لڑائی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ دونوں بہادر کمال بہادری سے لڑ رہے تھے۔ کبھی کرن کا پلّہ بھاری رہتا تھا اور کبھی ارجن کا۔ دونوں نے مرنے مارنے کی ٹھان لی تھی۔ نئے سے نیا استر نکالتے تھے۔ اور ایک دوسرے پر وار کرتے تھے۔ اِن واروں کو نزدیک سے دیکھنے کی سپاہ میں ہمت نہ تھی۔ لہٰذا طرفین کے سپاہی دُور کھڑے ہو کر تماشہ دیکھنے لگے۔ شلیہ چاہے کتنا ہی باکمال کیوں نہ تھا۔ مگر بھگوان شری کرشن چندر سے اُس کا کیا مقابلہ۔ لہٰذا کرن کے کئی وار خالی گئے۔ اِس نے طیش میں آ کر شلیہ کو جلی کٹی سُنائیں۔ اِسی دوران میں ارجن نے ایک ایسا شکتی بان چلایا کہ کرن اِس کی تاب نہ لا کر چکرا گیا۔ اِس کے بعد ارجن نے اس پر وار نہیں کیا۔ کورو دشمن کو چاروں طرف سے گھیر کر اُس

کے بچاؤ کا اہتمام کرنے لگے۔ مگر پانڈو بھی غافل نہ تھے۔ انہوں نے اُن سب کو تتر بتر کر دیا۔ اتنے میں کرن کو ہوش آ گئی۔ اور وہ ایک بار پھر نئے جوش اور حوصلے کے ساتھ ارجن سے لڑنے لگا۔ لڑائی پھر بڑے زور شور سے ہونے لگی۔ لڑتے لڑتے کرن کے رتھ کا پہیہ زمین میں دھنس گیا۔ اس نے ارجن سے درخواست کی۔ کہ جب تک وہ پہیہ زمین میں سے نہ نکال لیوے۔ لڑائی ملتوی کر دی جاوے۔ لیکن جب ارجن نے اس بات کی طرف رتی بھر بھی دھیان نہ دیا۔ تو اس نے ایک بان سے اُس کو بیہوش کر دیا۔ ارجن بے ہوش ہے۔ اس خیال سے وہ رتھ کے پہیے کو زمین میں سے نکالنے میں مصروف ہو گیا۔ اتنے میں ارجن کو ہوش آ گیا۔ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے اس سے کہا۔ "دیکھتے کیا ہو۔ ایسا اوسر پھر کب ملیگا۔ انیائی دریودھن کے ساتھی کا سنگھار کر دو۔" بھگوان کے ارشاد کے مطابق ارجن نے ایک بان سے کرن کا سر کاٹ ڈالا۔ اِدھر بھگوان نے وِجے شنکھ پھونکا۔ اُدھر کوروؤں میں کہرام مچ گیا۔ اگلے دن جو کہ غالباً لڑائی کا سترھواں دن تھا۔ دریودھن نے شلیہ کو قائد بنا کر میدان جنگ میں بھیجا۔ اُس کے ساتھ دریودھن کا ماموں شکنی! یہ لڑے تو دونوں بڑی بہادری کے ساتھ۔ مگر بالترتیب یُدھشٹر اور سہدیو کے ہاتھوں سے مارے گئے۔ اب صرف دریودھن باقی رہ گیا تھا۔ اس پاپ آتما کے اب پاپ کانپ اُٹھے۔ وہ ایک تالاب میں جا کر چھُپ گیا۔ اُس کے اس طرح سے چھپنے کی بات بھلا کب تک چھُپ رہ سکتی تھی۔ بھیم نے اُسے مارنے کا جو عہد کیا تھا۔ اُسے پورا کرنے کیلئے وہ بیتاب ہو اُٹھا۔ سب لوگ تالاب کی طرف

بٹھ ۔ کوروؤں کی طرف سے اشوتھاماں وغیرہ بھی پہنچ گئے ۔ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کے ایما سے مہاراجہ یدھشٹر نے دریودھن کو جنگ کیلئے للکارا۔ وہ غصہ میں بھرا ہوا تالاب سے باہر نکلا۔ اور کہنے لگا میرے پاس اس وقت ہتھیار نہیں ہیں۔ آپ سب مجھے مارنے کے لئے آئے ہیں۔ میری وجہ سے آج بھارت ویروں سے خالی ہو گیا ہے۔ چاہے کچھ ہو میں بھی آج ضرور لڑونگا۔ میرا مقابلہ کرنے والا آپ کی طرف صرف گدا دھاری بھیم ہی ہے۔ اُس سے آگے کہیں جو ہوگا دیکھا جائیگا۔ یہ بات چیت ہو ہی رہی تھی کہ تیرتھ یاترا سے واپس آتے ہوئے بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کے بڑے بھائی شری بلرام جی وہاں پہنچے۔ سب نے اُن کا پرجوش استقبال کیا۔ شری بلرام جی نے ہی دریودھن اور بھیم کو گدا یدھ کی تعلیم دی تھی۔ انہوں نے دونوں کو گلے لگا کر لڑنے کی اجازت دی۔ دریودھن کو اُس کے افعال قبیحہ کے لئے لعنت ملامت بھی کی۔ دونوں شری بلرام جی کو پرنام کر کے میدان میں اُترے۔ دریودھن کا جسم پھرتیلا تھا۔ اور بھیم کا جسم بھاری۔ لہذا بھیم کا اُس پر غالب آنا محال دکھائی دیتا تھا۔ کیونکہ وہ پھرتیلا ہونے کی وجہ سے بکمال ہوشیاری کے ساتھ بار بار پینترا بدل جاتا تھا۔ بھگوان نے لڑتے ہوئے بھیم کو اشارے سے اُس کو اُس کا وہ عہد یاد دلایا۔ جو کہ اُس نے دروپدی چیر ہرن کے وقت کیا تھا کہ "اپنی جس ران پر تو دروپدی کو بٹھانا چاہتا ہے۔ میں تیری وہ ران توڑ دوں گا۔ اور تیرا سینہ چیر کر تیرا خون پیوں گا۔" بھیم اشارہ سمجھ گیا۔ اور مشتعل ہو کر دریودھن کے خاتمہ کی ٹھان لی۔ گدا یدھ میں کمر سے نیچے وار

کرنے کا دستور نہیں ہے۔ مگر موقع پاکر بھیم نے اپنی گدا سے دریودھن کی ران توڑ کر رکھ دی۔ وہ زخمی ہو کر زمین پر گر پڑا۔ بھیم کی طرف سے کی گئی یہ دستورِ جنگ کی خلاف ورزی دیکھ کر بلرام جی کے غصّہ کی کوئی انتہا نہ رہی۔ وہ تو بھیم کو مارنے کیلئے تیار ہو گئے۔ بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے دریودھن کے انیائے اور پاپ کی داستان سُنا کر بمشکل انہیں ٹھنڈا کیا۔ تاہم بھی وہ بھیم کو کوستے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔ دریودھن تو وہیں پڑا رہا۔ پانڈو خوشی کے شادیانے بجاتے ہوئے اپنے ڈیرے کو واپس چلے گئے۔ کرپاچاریہ، اشوتھاما اور کرت ورما نے دریودھن کے سامنے عہد کیا کہ وہ پانڈووں سے ضرور بدلہ لینگے۔ کرپاچاریہ، اشوتھاما اور کرت ورما دونوں ہی پانڈووں سے ڈرتے تھے۔ اور اُن میں اتنی ہمت نہ تھی۔ کہ میدانِ جنگ میں اُن پر غالب آسکیں۔ لہٰذا وہ باہم بیٹھ کر اِس بات کا فیصلہ کرنے لگے۔ کہ پانڈووں کو کس طرح سے نیچا دکھایا جائے۔ یہ طے ہوا کہ آدھی رات کے وقت پانڈووں کے کیمپ میں جا کر اُن کے سر کاٹ ڈالے جاویں۔ اور اپنے اِس ارادے کی تکمیل کیلئے وہ آدھی رات کو پانڈووں کے ڈیرے میں جا داخل ہوئے۔ اور پانڈووں کے دھوکے میں دروپدی کے پانچوں پتروں کے سر کاٹ لائے۔ طلوعِ آفتاب کے وقت یہ تینوں وہ کٹے ہوئے سر لیکر دریودھن کے پاس پہنچے اور سر اُسے دکھائے۔ اُس نے پہچان لیا کہ یہ دروپدی کے پتروں کے سر ہیں۔ دریودھن اُنکی اس حرکت کیلئے اُن پر سخت ناراض ہوا۔ اُسکی جان لبوں پر آ رہی تھی۔ کرپاچاریہ وغیرہ کے اس فعل نے اُس کی تکلیف میں ایسا

اضافہ کیا کہ اُس کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ صُبح ہوئی اور پانڈوؤں کو پتہ چلا کہ رات کو اشوتھاماں نے
اُن کے لڑکوں کو کاٹ کر اُن کا سہارا لیکر ختم کر دیا ہے۔ تو اُن کے غم۔ غصّہ کی کوئی انتہا نہ رہی۔ وہ لپکے ہوئے جائے وقوعہ پہ
پہنچے۔ دروپدی کا بہت بُرا حال تھا۔ وہ تو زخمی ہرنی کی مانند تڑپ رہی تھی۔ اِس نے عہد کیا کہ جبتک اشوتھاماں
سے بدلہ نہ لیا جائیگا۔ تب تک وہ ان جل گرہن نہیں کریگی بھیم نے کہا۔ وہ ابھی ابھی اشوتھاماں کا کام تمام کر کے آتا ہے
اُس نے نکل کو رتھ تیار کرنے کیلئے کہا۔ جب رتھ تیار ہو کر آ گیا تو بھیم اُس پر سوار ہو کر اشوتھاماں کی تلاش میں چلا گیا۔
اتنے میں بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج وہاں آ پہنچے۔ اور کہنے لگے یہ کام اچھا نہیں ہُوا ہم سب کو جلد ہی بھیم کے تعاقب
میں جانا چاہیئے کیونکہ اشوتھاماں کے پاس "برہم استر" نامی ایک ایسا عجیب و غریب شستر ہے جس کا وار کبھی خالی نہیں گیا
لہٰذا تم سب جلدی کرو۔ بھگوان کی بات سُن کر پانڈو علیہ تیار ہو کر رتھوں میں سوار ہو کر بھیم کے تعاقب میں گئے۔ گھوڑے تھے
کہ ہوا سے باتیں کر رہے تھے۔ راستے میں ہی انہوں نے بھیم کو جا لیا۔ اب سب مل کر اشوتھاماں کو تلاش کرنے لگے۔ اشوتھاماں
شری گنگا جی کے تٹ پر بھگوان ویاس دیو کے پاس بیٹھا تھا۔ اُسے دیکھ کر بھیم نے اُسے للکارا۔ مجبور ہو کر وہ سامنے آیا
اور کوئی بھی صورت اپنے بچاؤ کی نہ دیکھ کر اُس نے "برہم شرا" نامی استر چھوڑ دیا بھگوان بھی غافل نہ تھے۔ اُنہوں نے
ارجن کو حکم دیا کہ "پاشوپات" نامی استر چھوڑ دے۔ دونوں دویا استر راستے میں ایک دوسرے سے ٹکرا گئے۔ بس
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جلسے ... آ گئی ہے۔ یہ دیکھ کر مہرشی شری ویاس دیو جی نے حکم دیا کہ اپنے اپنے استر کو

دو کو۔ نہیں تو یہ لے آجائیگی۔ ارجن نے تو "پاشوپات" کو واپس منگوالیا۔ کیونکہ وہ اُس کی واپسی کا طریقہ جانتا تھا۔ مگر اشوتھاماں ایسا نہ کرسکا۔ کیونکہ وہ "برہم استر" کو چلانا تو جانتا تھا۔ مگر اُسے واپس منگوانا نہ جانتا تھا۔ اب چونکہ وہ بغیر کسی تباہی و بربادی کے وہ واپس نہ ہو سکتا تھا۔ اِس لئے متفق الرائے اُسے ابھیمنیو کے گربھ ستھت پُتر پر بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ اشوتھاماں نے اُترا کے پُتر کے بدھ کے خیال سے اُسے آگے کر دیا۔ جو کہ گربھ ستھت پُتر کی موت کا باعث بنا۔ اِس کے بعد اشوتھاماں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ پانڈوں نے اُس سے اُس کی پیشانی میں جو منی تھی۔ وہ اِس سے طلب کی۔ جو کہ اُس کو دینی پڑی۔ پانڈو واپس آگئے۔ اشوتھاماں نے اپنے بقیہ ایام زندگی مہرشی ویاس جی کے چرنوں میں رہ کر بھگوت بھجن میں گذارنے کا فیصلہ کیا۔ پانڈو اسی طرح سے فتحیاب ہوکر دروپدی کے پاس آئے۔ اور اُسے سارا حال سُنا کر اُس کی ہر طرح سے تسلی و تشفی کی۔ اشوتھاماں سے حاصل شدہ وہ منی مہاراجہ یدھشٹر کے مُکٹ میں جڑی گئی۔

دریودھن کے مرنے کے بعد جنگ مہابھارت کا خاتمہ ہوگیا تھا۔ بچی کھچی فوج اپنے اپنے قلعوں میں واپس آگئی۔ سارے عالم میں پانڈوں کی فتح کا ڈنکا بج گیا۔ ہستنا پور میں کہرام مچا ہوا تھا۔ دھرت راشٹر پچھلی باتوں کو یاد کر کے بار بار ٹھنڈی آہیں بھرتے تھے۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا؟ آخر میں مہاراجہ یدھشٹر نے ہر ایک کی تسلی و تشفی کر کے راہیانِ عدم کی آخری رسوم کی ادائیگی کی صلاح دی۔ دھرت راشٹر، کنتی، گندھاری اور دیگر

اقارب کے ہمراہ میدانِ جنگ کو گئے۔ اپنے عزیزوں کی لاشیں دیکھ کر عورتوں نے بڑے ہی دلدوز بَین کئے۔ دھرت راشٹر، دریودھن کو مارنے والے بھیم سے بدلہ لینا چاہتے تھے۔ جب وہ میدان جنگ میں کھڑے تھے تو وہاں پہ پانڈو بھی پہنچ گئے۔ دھرت راشٹر نے اِن کو دیکھ کر ظاہرداری شروع کر دی۔ اور کہا۔ بھیم جو کچھ ہونا تھا سو ہو چکا۔ اب تو مجھے تم لوگوں کو دیکھ کر ہی اپنی زندگی گذارنی ہے۔ آؤ تو ذرا میرے گلے سے تو لگ جاؤ۔

انتریامی بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کو اِس بات کا پہلے ہی سے علم تھا۔ لہٰذا انہوں نے اس مطلب کے لئے پہلے ہی ایک لوہے کا بھیم تیار کیا تھا۔ اُنہوں نے بجائے بھیم کے اُس لوہے کے بُت کو آگے کر دیا۔ دھرت راشٹر نے اُسے اصلی بھیم سمجھ کر ایسا دبایا کہ وہ چور چور ہو گیا۔ جب وہ اپنے دل کی خواہش پوری کر چکا تو بھگوان نے اُسے سارا قصہ سُنا کر بہت ہی شرمندہ کیا۔ بھگوان کے اُپدیش سے اِسے گیان ہو گیا۔ اور اُس کا دل صاف ہو گیا۔ اب اُس نے بڑی محبت سے باری باری پہلے سب پانڈوؤں کو گلے سے لگایا۔ اِس کے بعد مرنے والوں کے کریا کرم کی تیاری ہونے لگی۔ مہارانی گندھاری نے جب مہرشی ویاس دیو کے عطا کردہ دِویہ نیتروں کے ذریعے دریودھن کی لاش دیکھی، تو اِس کے صبر کا بند ٹوٹ گیا۔ اُس نے جنگ کا باعث بھگوان شری کرشن چندر جی کو ہی سمجھ کر اُن سے کہا۔ یہ سب کچھ آپ کا کہنا نہ ماننے کی وجہ سے ہُوا ہے۔ مگر میرے لڑکوں کی بربادی ادھرم سے کی گئی ہے۔ اِس بات کا مجھے بڑا بھاری دُکھ ہے۔ مہارانی گندھاری کی اِس بات

کا بھیم نے یہ جواب دیا۔ اگر آپ یہ صحیح خیال کرتی ہوں۔ تو آپ مجھے اس کی سزا دے سکتی ہیں۔ گندھاری مہارانی یدھشٹر سے بے حد ناراض تھیں۔ مگر خاندان کی تباہی و بربادی کے خوف سے انہیں شراپ نہ دے سکتی تھیں۔ اس نے صرف بھگوان شری کرشن چندر جی سے اتنا ہی کہا۔ کہ جنگ کے نتیجہ کو دیکھ کر میرا کلیجہ چھلنی ہو گیا ہے۔ اور واقعی مہارانی گندھاری میدان جنگ میں کام آئے ہوئے مہارتھیوں کی بیویوں کے بین سن کر بہت ہی دکھی ہو رہی تھیں۔ بھگوان نے اس سے کہا کہ آپ کو اپنے تئیں شانت کرنے کے لئے شری گنگا جی کے تٹ پر چلنا چاہیے۔

بیوشتو نے جنگ میں مرنے والوں کی تعداد کو بھگوان شری کرشن چندر جی سے دریافت کیا۔ تو جواب میں بھگوان نے فرمایا کہ اس جنگ میں اڑسٹھ کروڑ ایک لاکھ تیس ہزار راجگان۔ سات ہزار پچاسی مہاراجگان اور چودہ لاکھ چودہ ہزار سپاہی مارے گئے ہیں۔ اس کے بعد مہاراجہ یدھشٹر کی ہدایت کے مطابق مہامنتری سنجے نے شہیدانِ جنگ کی آخری رسوم باقاعدہ طور پر ادا کیں۔ مہاراجہ یدھشٹر نے کہا کہ اس جنگ میں متذکرہ بالا مہارتھوں کے علاوہ جو دیگر سرفروش کام آئے ہیں۔ وہ گندھرب ہو گئے ہیں۔ اور جوش اور کیرتی کے لئے لڑے ہیں وہ سیدھے برہم لوک کو گئے ہیں۔ جب کریا کرم کی رسوم ادا کی جا چکیں تو مہاراجہ یدھشٹر نے بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج سے کہا۔ کہ آپ ارجن کو راج تلک

دے دلویں کیونکہ میں اپنے بقیہ ایام زندگی بن میں گذارنا چاہتا ہوں۔ بھگوان نے فرمایا یدھشٹر! مہاتما ودر کا یہ فرض نہیں ہے۔ جن کے لئے تم دکھی ہو وہ تواب تمہیں ملنے سے رہے۔ جو کچھ بھی ہوا ہے۔ وہ سب کال کی گتی سے ہوا ہے۔ لہٰذا اس کے متعلق تمہیں کسی قسم کا رنج نہیں کرنا چاہئیے۔

یدھشٹر بولے — "پربھو! پتامہ اور گورو دیو کے بدھ کے پاپ کا پرائشچت میں کبھی بھی نہ کر پاؤں گا" یہ کہہ کر اُن کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

مہرشی دیاس بولے — "یدھشٹر! کشتری دھرم تو یہ سکھاتا ہے کہ جنگ کی غرض سے آئے ہوئے گورو کو بھی مار کر کشتری کو راجیہ کا پالن کرنا چاہئیے۔ جو ایسا نہیں کرتے وہ نرک کے بھاگی ہوتے ہیں۔ اگر اس کے متعلق تم کو کچھ شک و شبہ ہو۔ تو تم بھیشم دیو سے دریافت کر سکتے ہو۔ وہ اس وقت "بان شیا" پر پڑے ہوئے ہیں۔

مہرشی دیاس کے ایسا ارشاد کرنے پر مہاراجہ یدھشٹر، بھگوان شری کرشن چندر و دیگر افراد کنبہ کے ساتھ شری بھیشم پتامہ جی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہاں پہنچ کر بھگوان نے شری بھیشم پتامہ جی کو مہاراجہ یدھشٹر کو دھرم اُپدیش کرنے کے لئے کہا۔ بھگوان شری کرشن چندر جی کے ارشاد پر مہاراجہ یدھشٹر نے شری بھیشم پتامہ جی سے پہلا سوال یہ کیا کہ راج دھرم کیا ہے۔

شری بھیشم پتامہ جی نے جواب دیا۔ دھرم راج! سمپتی دھرماتماؤں کی سیوا سے ہی شدھ بھگت ہوتی ہے۔ جو راجہ سدا گئو برہمن کی سیوا کرتا ہے۔ اور وقت کے مطابق شانتی اور کرودھ کا آسرا لیتا ہے ڈنڈ دینی ہوتا ہے۔

دھرم راج نے کہا۔ پتر پتا آدی کے گھٹے ہونے پر منش کس پرکار شوک سے مکت ہو سکتا ہے۔

بھیشم پتامہ جی بولے!۔ اس کا شُم دم آدی ایک ہی اُپائے ہے۔ اس پرسنگ میں میں تمہیں ایک کتھا سُناتا ہوں۔ نرت نامی ایک برہمن کے پتر نے سیدھا دی سے دریافت کیا کہ پتا جی! سنسار کے پرانیوں کی آیو وِ... ہونے کا کیا اُپائے ہے؟ سیدھا دی نے جواب دیا۔ بیٹے! دیہ ارمبھ اور بھیم پریہ کا آشرا لینے والے کبھی بھی ایسا نہیں ہو سکتے ہیں۔

یدھشٹر نے دریافت کیا۔ پتامہ! ست پرشوں کے سُکھ کس پرکار اُدے ہوتے ہیں؟ شری بھیشم پتامہ نے جواب میں بتایا۔ یدھشٹر! سنپاک نامی ایک برہمن اتنا غریب تھا کہ اس کی عورت بھی ہر وقت اُس کی بے عزتی ہی کرتی رہتی تھی۔ اُس کا جب آخری وقت آیا تو اُس نے کہا تھا کہ منش اُتپن ہونے کے ساتھ ہی سکھ دکھ آدی کا تیاگ کر دے تو دکھ سکھ سے مکت ہو جاتا ہے۔

اس طرح سے کئی قسم کی مثالیں دیکر شری بھیشم پتامہ جی نے مہاراجہ کے شک وشبہات کو رفع کیا اور کہا کہ مورکھ سادھن کی چنتا سے دُکھی رہتے ہیں۔ لیکن حقیقت راحت تو یوگ کے پرکاش میں ہی ہے۔

اس کے بعد مہاراجہ یدھشٹر نے کہا۔ مہاراج! میں نے آپ کا دیا ہوا اُپدیش سُن کر ہردیہ میں دھارن کر لیا ہے۔ اب مجھے یہ بتائیے کہ پیہم مصائب کے سبب جو راجہ ہر طرح سے نربل ہو۔ اُس کے لئے کیا کرنا لازم ہے؟

شری بھیشم پتامہ جی نے جواب دیا۔ جو راجہ مصیبتوں میں گھر گیا ہو۔ اُس کے لئے لازم ہے کہ اپنے دشمنوں سے مل جائے اور حکمتِ عملی سے اپنا گیا ہوا مال و زر اُن سے حاصل کرے۔ اگر دشمن زبردست ہو اور اپنے اندر ہمت نہ ہو تو قلعہ میں بند ہو کر بیٹھ جائے اور مصیبت کا زمانہ گذار دے۔ لیکن اگر قلعہ وغیرہ نہ ہو تو سینہ سپر ہو کر دشمن کا مقابلہ کرے۔ اگر لڑتا ہوا مریگا تو سیدھا سورگ کو جائیگا۔ راجہ کو کبھی بھی برہمن آدمی کا دھن گرہن نہ کرنا چاہیئے۔ نیتی پورک اپنے کوش کو بڑھائے۔ دھنیوں سے میل رکھے۔ ایام مصائب میں راجہ کے لئے سب طرح سے اپنی جان کی حفاظت کرنی لازم ہے۔ اور موقع پاکر دشمن کو گھیر کر ختم کر دینا چاہیئے۔ دشمن چاہے اب کتنی ہی میٹھی میٹھی باتیں کیوں نہ بنائے۔ ہرگز ہرگز اُس کا اعتبار نہ کرے۔ اگر راجہ کے منتری دانا ہونگے۔ تو وہ مصیبتوں سے بچا رہیگا۔ موکش دھرم کے متعلق پوچھنے پر شری بھیشم دیو جی نے کہا کہ راجہ کیلئے لازم ہے کہ دولت کی فکر نہ کرکے درازی عمر اور موکش پراپتی کی تدبیر کرتا رہے۔

مہاراجہ یدھشٹر نے پھر سوال کیا۔ "مہاراج! میں نے جو اپنے بدجیہ گھمنڈ جنوں کو رن بھومی میں مار کر گھور پاپ کیا ہے۔ میری مکتی بھلا کس پرکار ہو سکتی ہے؟"

شری بھیشم پتامہ نے جواب دیا۔ "دھرم راج! ہم سب کی مرتیو کال دوارا نہ ہو کر کرم دوارا ہوئی ہے۔ اس لئے تم

دکھی نہیں ہو۔ تم شوک کو تیاگ کر بھگوان کا سہارا لیکر شبھ کرم کرتے رہو۔ کیونکہ بھگوان کرم انوسار ہی شبھ پھل دیتا ہے۔

شری بھیشم پتامہ جی اس طرح سے اپدیش کر ہی رہے تھے۔ کہ ایک اجول جیوتی ان کے کپال کو بھیدن کر کے نکلی اور بھگوان کے چرنوں میں سما گئی۔ اس کے ساتھ ہی مہان ویر شری بھیشم پتامہ جی کی جیون لیلا سماپت ہو گئی۔ مہاراجہ یدھشٹر نے چتا بنا کر ان کا داہ سنسکار کیا۔ اور سو پریوار گنگا تٹ پر جا کر ان کو تلانجلی دی۔ پتامہ کی مرتیو کا سماچار سن کر ان کی ماتا گنگا نے دلدوز بین کیے۔ یدھشٹر جی نے ان کی تسلی و تشفی کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس سنسار میں کوئی بھی پتامہ کو مارنے میں سمرتھ نہ تھا۔ ان کی مرتیو ان کی اپنی اچھیا کے انوسار ہوئی ہے۔ اس لئے آپ کو شوک نہ کرنا چاہیئے۔ یہ سن کر گنگا جی نے صبر کیا۔ اور دھرم راج ان کو پرنام کر کے ہستنا پور واپس چلے آئے۔

دھرم راج مہاراجہ یدھشٹر سنگھاسن پر بیٹھے۔ اشو میدھ یگیہ ہی نہیں کیا بلکہ اور بھی کئی یگیہ کئے۔ ان کے راج میں کوئی بھی دکھی نہ تھا۔ انہوں نے عرصہ تک راج سکھ بھوگا۔

عام لوگوں نے مہابھارت کا مطالعہ نہیں کیا۔ وہ صرف یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس میں اس لڑائی کا ذکر ہے۔ جو دو چچازاد بھائیوں کوروؤں اور پانڈوؤں کے درمیان ہوئی۔ اگر اتنا بھی مان لیا جائے۔ تب بھی دو ایک باتیں سمجھنے کے قابل ہیں۔ منش جیون بھی ایک یدھ یا سنگرام ہے۔ اس سنگرام میں ہر ایک وجئی ہونا چاہتا ہے۔ فتح پانا چاہتا ہے۔ اس فتح کو حاصل کرنے کیلئے مہابھارت کا یدھ ہمیں بے شمار سبق دیتا ہے۔ یہاں پر اتنی گنجائش نہیں کہ ان تمام اسباق

کی تفصیل بیان کی جائے۔ پھر دوسری بات اور دیکھئے۔ مہابھارت کا وہ یدھ تھا جس کے نیم بنائے گئے تھے۔ اصول رکھے گئے تھے۔ مثلاً کسی استری، بالک، مریض، سوئے ہوئے، نہتے اور لڑنے کی خواہش نہ رکھنے والے پر کسی طرح بھی وار نہ کیا جاتا تھا۔ آج جو جنگیں ہو رہی ہیں۔ اُن میں جن بے اصولا پن سے کام لیا جاتا ہے۔ جو کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ہزاروں میل کا رقبہ ہی اُڑا دیا جاتا ہے۔ آج کل کا انسان جیون سنگرام میں اِن اصولوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور اصول شکنی اپنا ایمان سمجھتا ہے۔ لیکن مہابھارت کے زمانہ میں سورج نکلنے کے بعد جب لڑائی کا بگل بجتا تھا۔ تو باپ بیٹے کا گرو شاگرد کا دوست دوست کا حق نہ دیکھتے ہوئے ایک دوسرے پر دشمن کی طرح وار کرتے تھے۔ مگر سورج غروب ہونے پر پھر اسی طرح اپنے رشتے کو جوڑ لیتے تھے۔

مہابھارت وہ شاستر ہے۔ جس میں انسان کے وہ تمام فرائض بتائے گئے ہیں جو اُس کی اپنی ذات کے متعلق ہیں۔ اپنے خاندان کے لئے ہیں۔ اپنی جاتی کے لئے ہیں۔ اپنے سماج کے لئے ہیں۔ اپنی کل کے لئے ہیں۔ اپنے دیش کے لئے ہیں۔ اور سارے سنسار کے لئے ہیں۔ اور بھگوان کے لئے ہیں۔ مہابھارت میں جہاں روزانہ کاروبار کے متعلق اُپدیش دیا گیا ہے، دھرم کے متعلق ہدایات دی گئی ہیں۔ وہاں نیتی کو بھی اس خوبی اور عمدگی سے بیان کیا گیا ہے۔ کہ انسان پڑھ کر عش عش کر اُٹھتا ہے۔ کاش کہ مغربی مصنفین کی زباندانی پر فدا ہونے والے ناولوں اور سینماؤں کے گیتوں کے عاشق اِس مہان گرنتھ کا مطالعہ کرتے تو آج جو اُن کی عقل پر پردے پڑے ہوئے نظر آتے

وہ ایک ایک کر کے اُٹھ جاتے ہیں۔ دُنیا کا سب سے بڑا شاستر دُنیا کی سب سے بڑی کتاب علم و عرفان کی گنگا اسنسار ساگر سے ترنے کے لیئے روشنی کا مینار ہادی اعظم کی ہدایات کا شاندار مجموعہ

شریمد بھگوت گیتا

مہابھارت کے بھیشم پرب کا ہی ایک حصہ ہے۔ شریمد بھگوت گیتا کیا ہے؟ یہ وہ پارس ہے؟ یہ وہ چنتامنی ہے۔ جو انسان کو ہر قسم کے خزائن سے مالامال کر دیتی ہے۔ بھگوت گیتا کی تعریف کہنے یا سُننے میں نہیں آسکتی۔ اِس کی عظمت کو، اس کی شان کو، اس کی قدر و منزلت کو وہی لوگ جان سکتے ہیں۔ جو اِس کو سمجھ کر مطالعہ کریں۔ اِس کے دقیق مسائل پر ایکانت میں بیٹھ کر غور و خوض کریں۔ اس کی تعلیمات کو اپنا جزو زندگی بنا کر بلکہ اِس کے امرت کُنڈ میں سے امرت کے گھونٹ نوش کر کے لافانی ہو کر ابدی راحت کو حاصل کریں۔

ہمارا اس شریمد بھگوت گیتا کو نمسکار ہے۔ جو بھیشم پرب میں شامل ہے مہرشی ویدویاس کو نمسکار ہے جنھوں نے اس پاکیزہ کتاب کو تصنیف فرمایا۔ آنند کند بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج کو نمسکار ہے جن کی کرپا درشٹی سے یہ سب کچھ ظہور میں آیا۔

مہابھارت کا گرنتھ، بھارتی سبھیتا کا درپن ہے۔ ویدک سنسکرتی کا سرچشمہ ہے۔ انسانی دھرم کا منبع ہے۔ نیتی کا بھنڈار ہے۔ گیان کا سمندر ہے۔

شریمد بھگوت گیتا کی تعلیمات ایسی روح افزا، جاں بخش ہیں کہ دنیا کی کوئی زبان نہیں، جس میں اس کا ترجمہ ہوا ہو۔ دنیا کے بڑے بڑے عالموں اور فلاسفروں نے اس کی تعریف کے پل باندھے ہیں۔ بھگت کو یہ بھگتی کا گرنتھ دکھائی دیتی ہے۔ کرم یوگی کو کرم شاستر دکھائی دیتی ہے۔ گیانی کو گیان کی پوتھی معلوم ہوتی ہے۔ ایسی گیتا نے بھارت کے نام کو روشن کیا ہے۔ مہاتما گاندھی تو گیتا کو ماں کے نام سے پکارتے تھے۔ انھوں نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ جیسے چھوٹی عمر میں جب کہ میری بدھی کام نہ کرتی تھی۔ میری ماں مجھے ٹھیک راہ بتایا کرتی تھی۔ بڑا ہونے پر جب جنم دینے والی ماں اس دنیا سے چل بسی تو اس وقت سے یہ گیتا روپی ماں مجھے ہر کام میں راہ دکھاتی ہے۔ جب کبھی کسی مسئلے کے متعلق میری بدھی کام نہیں دیتی۔ تب گیتا ماں سے سوال کرتا ہوں۔ وہ مجھے ہدایت کرتی ہے۔ اور ہر مسئلے یا سوال کا حل بتاتی ہے، جو مجھے گھبراہٹ میں ڈالتا ہے۔

شریمد بھگوت گیتا انیک روپوں میں ایک روپ دکھاتی ہے۔ انیک آتماؤں میں ایک آتما درشاتی ہے۔ یہی پریم بانی ہے۔ جو گائے، کتے، چنڈال اور برہمن کے انترگت، ایک ہی آتما کا درشن کراتی ہے۔ جو صاحب عقل اُس آدمی کو بتاتی ہے۔ جو سب سے پریم رکھے۔ کسی سے نفرت نہ کرے۔ اپنے فرض کا خیال رکھے۔ سیوا کو

سب سے اونچا دھرم مانے۔ ایسی شریمد بھگوت گیتا اور ایسی مہابھارت کے کرتا مہرشی وید ویاس کو بار بار پرنام
مہابھارت کے متعلق جو کچھ ہم اوپر کہہ آئے ہیں وہ اپورن یا نامکمل رہے گا۔ اگر مہرشی وید ویاس کی تعلیم کی
چند باتیں پاٹھکوں کے سامنے نہ رکھی جائیں :-

مہابھارت کے متعلق انہوں نے جو کچھ خود فرمایا ہے پہلے وہ ملاحظہ فرمائیے :-

میں نے اس مہابھارت میں وید کی تعلیم، اپنشدوں کا خلاصہ، ویدوں کی تشریح، تواریخ، پرانوں کا
مقصد، مطلب، چاروں ورنوں کا دھرم کرم، نکشتر، ستاروں وغیرہ کا بیان، نیائے، شکشا، چکتسا، دان،
تیرتھ، متبرک مقامات، ندیوں، پربتوں، جنگلوں اور سمندروں وغیرہ کا بیان کیا ہے۔ (آدی پرب ادھیائے
پہلا شلوک ۸۶، ۸۷، ۹۱، ۹۳)

اب گرہست کے متعلق جو تعلیم ہے۔ اس کے ایک دو شلوک سنیے۔

وہ استری ہی نہیں جس کا پتی اس سے خوش نہیں جس استری کا پتی اس سے خوش ہے۔ اس
سے سارے دیوتا خوش ہو جاتے ہیں۔ (شانتی پرب ۱۴۵، ۳)

استری انسان کا آدھا انگ ہے۔ وہ اس کا بہترین مِتر ہے۔ وہ اس کے دھرم ارتھ اور کام کی جڑ ہے۔
وہ اس کی مکتی کا سادھن ہے۔ وہ اس کی پرسنتا کا موجب ہے۔ اس کی موجودگی سے وشواس پیدا ہوتا ہے۔ استری

نیز پُرش کو کوئی بھی کام اپنی استری کو ناراض کرنے والا نہ کرنا چاہیئے۔ (آدی پرب ادھیائے ۷۴)

اب صحت و تندرستی کے متعلق مہابھارت کا فرمان ملاحظہ فرمایئے:۔

جو آدمی دِن میں چار پانچ بار مُفید صحت غذا کھاتا ہے۔ وہ لمبی عُمر پاتا ہے لیکن جو نتائج پر نگاہ کئے بغیر مضر رساں بھوجن کرتا ہے۔ وہ جلدی مرتیو کے مُنہ میں چلا جاتا ہے۔ (شانتی پرب ۱۳۹، ۷۹، ۸۰)

جو آدمی ہر روز اشنان کرتا ہے۔ اُسے دس چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ طاقت، حُسن، خوش رنگ، تیز حس، پاکیزگی، دولت، صحت اور نیک جیون ساتھی وغیرہ (آدیوگ پرب)

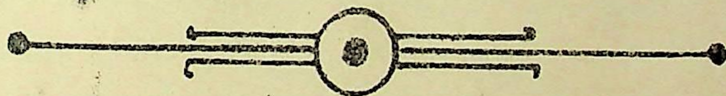
جو آدمی ہاتھ پاؤں دھو کر کھانا کھاتا ہے۔ اور سونے سے پہلے مُنہ ہاتھ دھو کر اور انہیں خشک کر کے سوتا ہے۔ وہ لمبی عُمر پاتا ہے۔ (انوشاسن پرب ۱۰۴، ۶۲)

انسان کے کرتویہ یا فرض یا دھرم کے متعلق مہابھارت کی آگیا ملاحظہ فرمایئے:۔

جو لوگ اپنے کرتویہ کا خیال رکھتے ہیں۔ اعلےٰ برتوں کا پالن کرتے ہیں۔ اپنے کلام میں صداقت اختیار کرتے ہیں۔ وہی دُنیا میں عظمت پاتے ہیں۔ (شانتی پرب ۱۱، ۳۵)

کاہلی مُصیبت ہے۔ پُرشارتھ مسرت کا ذریعہ ہے۔ خوشحالی اور خورسندگی پُرشارتھی آدمی کے حصہ میں آتی ہے۔ کاہل یا نکمے کے نہیں۔ (شانتی پرب ۲۴، ۱۷، ۳۰)

انسان کے انسان کے ساتھ سلوک کرنے کے متعلق مہابھارت میں اس طرح سے لکھا ہے:-
تمام ذی روحوں کا ظاہر و باطن اپنا ہی روپ سمجھو۔ جو تمام جانداروں کو اپنا ہی روپ سمجھتے ہیں۔ وہ نربھینا کو پراپت ہوتے ہیں۔ (شانتی پرب ۱۳، ۱۱)
ابتدا میں کوئی تقسیم انسان کی نہیں تھی۔ سب مخلوق برہم کا روپ تھی۔ بعد میں انسان اپنے افعال و اعمال کے لحاظ سے مختلف فرقوں میں منقسم ہو گئے ہیں۔ (شانتی پرب)



شری گیتاجی کی آرتی

کرو آرتی شری گیتا جی کی

جگ کو تارن ہار تربینی — سوُرگ وہاں کی سُگم نسینی
اپرا پار شکتی کی دینی — جَے جے ہو سدا پونیتا کی.... کرو

گیان دیپ کی وِبیہ جوتی ماں — سکل جگت کی تم بِبھوتیاں
موہ نِشا ہت پرما پورنماں — پربل شکتی جَے بھیتر کی.... کرو

ارجن کی تم سدا دُلاری — سکھا کرشن کی پران پیاری
شوڈش کلا پورن بِستاری — چھایا نمر بنیتا کی.... کرو

شیام کا ہِت ہرنے والی — من کا مل ہرنے والی
نو اُمنگ نِت بھرنے والی — پریم پیہ بھکا سیتا کی..... کرو

کرو آرتی شری گیتا جی کی

روزانہ پاٹھ کرنے یوگیہ

آرتیاں۔ ستوتر۔ بھجن۔ منتر۔ ار دائیں وغیرہ

اتھ شری ہنومان چالیسہ

دوہا

شری گورو چرن سروج رج نج من مکر سدھار
برنوں رگھوبر بمل یش جو دایک پھل چار
بدھی ہین تنو جان کے سمرو پون کمار
بل بدھی ودیا دیہو موہے ہرو کلیش وکار

چوپائی

جے ہنومان گیان گن ساگر | جے کپیش تہوں لوک اجاگر

رام دوت اتولت بل دھاما
مہابیر بکرم بجرنگی
کنچن برن براج سبیشا
ہاتھ وجر اور دھوجا براجے
شنکر سوون کیشری نندن
ودیاوان گنی اتی چاتر
پربھو چرتر سنبے کو رسیا
سوکشم روپ دھر سیاہیں دکھاوا
بھیم روپ دھر اسر سنگھارے

انجنی پتر پون سُت ناما
کومتی نوار سومتی کے سنگی
کانن کنڈل کنچت کیشا!
کاندھے مونج جنیو ساجے
تیج پرتاپ مہا جگ بندن
رام کاج کرنے کو آتر
رام لکھن سیتا من بسیا
وکٹ روپ دھر لنک جلاوا
رام چندر کے کاج سنوارے

لائے سنجیون لکھن جیائے — شری رگھوبیر ہرش اُر لائے
رگھوپتی کینہی بہت بڑائی — تم مم پریہ بھرت سم بھائی
سہس بدن تمرو یش گاویں — اس کہہ شری پت کنٹھ لگاویں
سنکادک برہمادی منیشا — نارد شارد سہت اہیشا
یم کوبیر دگپال جہاں تے — کوی کووِد کہی سکیں کہاں تے
تم اُپکار سُگریوہ کینہا — رام ملائے راج پد دینہا
تمرو منتر وبھیشن مانا — لنکیشور بھئے سب جگ جانا
جگ سہسر یوجن پر بھانو — لیلیو تاہی مدھر پھل جانو
پربھو مدرکا میل مکھ ماہیں — جلدھ لانگھ گئے اچرج ناہیں
درگم کاج جگت کے جیتے — سُگم انوگرہ تمرے تیتے
رام دوارے تم رکھوارے — ہوت نہ آگیا بن پیسارے
سب سکھ لہے تمہاری شرنا — تم رکشک کاہو کو ڈرنا
آپن تیج سمہارو آپے — تینوں لوک ہانک تے کانپے

بھوت پشاچ نکٹ نہیں آوے — مہابیر جب نام سُناوے
ناشے روگ ہرے سب پیرا — جپت نرنتر ہنومت بیرا
سنکٹ سے ہنومان چھڑاویں — من کرم بچن دھیان جو لاویں
سب پر رام تپسوی راجا — تن کے کاج سکل تم ساجا
اور منورتھ جو کوئی لاوے — تاسو امت جیون پھل پاوے
چاروں جگ پرتاپ تمہارا — ہے پرسدھ جگت اُجیارا
سادھو سنت کے تم رکھوارے — اسر نکندن رام دُلارے
اشٹ سدھ نو ندھ کے داتا — اس بر دین جانکی ماتا
رام رسائن تمرے پاسا — سدا رہو رگھوپتی کے داسا
تمرو بھجن رام کو بھاوے — جنم جنم کے دُکھ بسراوے
انت کال رگھوپتی پر جائی — جہاں جنم ہر بھگت کہائی
اور دیوتا چت نہ دھرئی — ہنومت اُسے سرب سُکھ کرئی
سنکٹ ہرے مٹے سب پیرا — جو سُمرے ہنومت بل بیرا

جَے جے ہنومان گسائیں | کرپا کرو گُرو دیو کی نائیں
یہ شت بار پاٹھ کر جوئی | چھوٹے بند مہا سکھ ہوئی
جو یہ پڑھے ہنومان چالیسا | ہوئے سدھ ساکھی گوریسا
تلسی داس سدا ہر چیرا | کیجئے ناتھ ہردے مہ ڈیرا

دوہا

پون تنے سنکٹ ہرن منگل مورت رُوپ
رام لکھن سیتا سہت ہردے بسو سُر بھوپ

اتھ سنکٹ موچن ہنومان اشٹک

بال سمے ربی بھکش لیو تب | تینہو لوک بھیو اندھیارو
تاہیہ سو تراس بھیو جگ کو | یہ سنکٹ کاہو سے جات نہ ٹارو
دیون آن کری بنتی | تب چھانڈ دیو روی کشٹ نوارو
کو نہیں جانت ہے جگ میں کپی | سنکٹ موچن نام تہارو

بال کی تراس کپیش بسے | گری جات مہاپربھو پنتھ نہارو
چونکی مہامنی شراپ دیو تب | چاہیے کون وچار وچارو
کے دُوج رُوپ لیوائے مہاپربھو | سو تم داس کے سنکٹ ٹارو کو نہیں
انگد کے سنگ لین گئے سیا | کھوج کپیس یہ بین اُچارو
جیوت نا بچہیوں ہم سوں جو | بنا سُدھ لے اِہاں پگ دھارو
ہاری تھکے تٹ سندھ سبے تب | لائے سیا سدھ پران اُبارو
راون تراس دئی سیا کو | تب رکشک ہو کر شوک نوارو
تاہہ سمے ہنومان مہاپربھو | جائے مہا رجنی چر مارو
چاہت سیا اشوک سوں آگ سوئے | دے پربھو مُدر کا شوک نوارو
بان لگیو اُر لکشمن کے تب | پران تجو سُت راون مارو
لے گرہ وید سُکھین سمیت | تب گری درون سو بیر اُپارو
لائے سنجیون ہاتھ دئی | تب لکشمن کے تم پران اُبارو
راون بدھ اجان کیو تب | ناگ کی پھانس سبے سر ڈارو

شری رگھوناتھ سمیت ہیے دل
آن کھگیش تبئے ہنومان جے
بندھو سمیت جبئے اہی راون
دیو ہنیہ پوج بھلی ودھی سوں
جائے سُہائے بیٹھے تب ہی
کاج کیو بڑے دیون کے
کون سو سنکٹ مور غریب کو

موہ بھیو یہ سنکٹ بھار د
بندھن کاٹ سُوتراس نوارد
لے رگھوناتھ پتال سدھار د
بل دین سبے ملی منتر وچار د
اہی راون سین سمیت سنگھار د
تم مہا بیر یہ بھو دیکھ وچار د
جو تم سو نہیں جات ہے ٹار د

بیگ ہرد ہنومان مہا پربھو
جو کچھ سنکٹ ہوئے ہمارد ... کو نہیں

دوہا

لال دیہہ لالی لسے اردھر لال لنگور
بجر دیہہ دانو دلن جے جے جے کپیشور

شری رام چندر جی کی استتی

شری رامچندر کرپال بھج من ہرن بھو بھئے دارونم
نو کنج لوچن کنج مکھ کر کنج پد کنجارنم
کندرپ اگنت امت چھبی لو نیل نیرج سندرم
پٹ پیت مانہو تڑت رُچی سوچی نومی جنک ستاورم
بھج دین بندھو دنیش دانو دیت ونش نکندنم
رگھونند آنند کند کوشل کند دشرتھ نندنم
سر کریٹ کنڈل تلک چارو اُدارو انگ بھوشنم
آجانو بھج شر چاپ دھر سنگرام جت کھر دوکھنم
اتی بدتی تلسی داس شنکر شیش منی من رنجنم
مم ہردے کنج نواس کر کامادی کھل دل گنجنم
من جاہی راچو ملے سو ہی، سو در سہج سندر سانورو

کر دنا ندِھان سجان شبِل سینہ جانت رادرد
ابھی بھانت گوری اسیس سن سیا سہت ہیا ہرشت الی
تلسی بھوانی پوج پنی پنی مدت من مندر چلی

کنول نیتر

شری کنول نیتر کٹ پیتامبر ادھر مرلی گِردھرم
مکٹ کنڈل کر لکُٹیا سانورے رادھے ورم
کول پنا دھین آگے سکل گوپیاں گے من ہرم
پیت مستر گر ڈے واہن چرن سکھ نت ساگرم
کرت کیل کلول نِشِدن کنج بھون اُجاگرم
اچل امر اڈول نِشچل پرشوتم اپرا پرم
دینا ناتھ دیال گِردھر کنس ہرناکش ہرم
گل پھول مال بشال لوچن ادھک سُندر کیشوم

بنسی دھر وسدیو چھلیا بلی چھلو شری وامنم
جل ڈوبتے گج راکھ لینو لنکا چھید بورا دنم
سیت دیپ نو کھنڈ چودہ بھون کینو رام ابکو بلم
دروپدی کی لاج راکھی کہاں لوں اُپما کرم
دینا ناتھ دیال پورن کرونا مئے کرونا کرم
کویت واس بلاس نِشدن نام جپت نیت ناگرم
پرتھم گرو کے چرن بندوں یشِ گیان پرکاشنم
آدو لکشو جگا دبرہما سیوتے شِو شنکرم
شری کرشن کیشو کرشن کیشو شری کرشن یدپتی کیشوم
شری رام رگھوبر رام رگھوبر رام رگھوبر راگھوم
شری رام کرشن گووندا مادھو شری باسدیو شری وامنم
مچھ کچھ وراہ نرسنگھ پاہ رگھوپتی پاونم
شری متھرا میں کیشو رائے براجیں گوکل بنی بال مکند جی

شری بندرابن میں مدموہن گوپی ناتھ گوبند جی
بنز متھرا تر گوکل جہاں شری پتی اوتر ے
دھن یمنا کا نیر نرمل گوال بال سکھا بسے
نونیت ناگر کرت نرتت شودھ رنج من موہتم
کالندی نٹ کرت کریڑا بال ادبھت سندرم

گوال بال سب سکھا دراجیں سنگ رادھے بھامنی
بنسی بٹ تٹ نکٹ یمنا مرلی کی ٹیر سناوہی
بھج رادھے رگھو ونشی اتم پرم راج کمار ہی
سیتا کے پتی بھگت نگمن جگت پران ادھار جی
جنک راجہ پرن راکھو دھنش بان چڑھاوہیں
ستی سیتا نام جاکے شری رامچندر پر نام ہیں
جنم متھرا کھیل گوکل نند کے ہردے نندنم
بال لیلا پتت پاون دیو کی بندیوکم

شری کرشن کی مہرن جنکے جو بجے ہری چرن کو
بھگتی اپنی دیہو مادھو بھو ساگر کے ترن کو
جگناتھ جگدیش سوامی شری بدری ناتھ بشمبرم
دوار کا جی کے ناتھ شری پتی کینٹھوم پر نماہم
شری کرشن اشٹ پد پڑھت نندن، وسو لوک سکھیتم
شری گورد راما نند اوتار سوامی کوی دت داس سماپتم

گجیندر موکش

ٹیک۔ ناتھ کیسے گج کو پھند چھڑایو
یہ اچرج موہے آیو
گج اور گراہ لڑت جل بھیتر لڑت لڑت گج ہارو
جو بھر سونڈ رہی جل باہر تب ہری نام پکارو .... ناتھ
شوری کے بیر سداما کے تندل رچ رچ بھوگ لگایو

دریودھن کے میوا تیا گو ساگ بدر گھر کھایو.... ناتھ
بیٹھ پاتال کالی ناگ ناتھو۔ پھن پر نرت کرایو
گجہ گو دردھن کر دھارن۔ نند گھر لال کہایو.... ناتھ
اگھا سر مارو۔ باکا سر مارو۔ دا بانل پان کرایو
کھمب پھاڑ ہرناکش مارو۔ نرسنگھ نام دھرایو.... ناتھ
اجامل گج گنکا تاری۔ دروپدی کے چیر بڑھایو
پے پان کرت پوتنا ماری۔ کبجا کے روپ بنایو.... ناتھ
کورو پانڈو کو یدھ رچایو۔ کورو مار ہٹایو
دریودھن کا مان گھٹایو۔ موہے بھروسو نہ آیو.... ناتھ
سب سکھیاں مل کنگن باندھو۔ ریشم گانٹھ بندھایو
چھوٹے نہیں رادھا جی کی کنگن۔ کیسے گو وردھن اٹھایو.... ناتھ
جوگی کا جو دھیان دھرت ہیں دھیان دھرت نہیں آیو
سور شیام تمہارے ملنے کو۔ یشودھا کی دھین چرایو.... ناتھ

ستوتر ہری ہر

پرتھم گنپتی جی کا لیجیے جو نام — جو ہو ویں سبھی کام پورن تمام
کرے بینتی داس دھر ہر کا دھیان — جو کرپا کری آپ گردھر ہری ہر
ترا نام ہے دکھ ہرن دینا ناتھ — جو برسن لگا اندر غصے کے ساتھ
رکھا تم گوالوں کو دے کر کے ہاتھ — دہاں نام اپنا رکھا گردھری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری — ہری بار کیوں دیر اتنی کری
اسر نے جو باندھا تھا پرہلاد کو — وہ کرتا تھا نندن تیری یاد کو
کیا شاد درشن دے نا شاد کو — نرسنگھ ہو اس کی پیڑا ہری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری — ہری بار کیوں دیر اتنی کری
گج کو گراہ نے تھا گھیرا جبھی — لیا نام اس نے نہ تھا گو کبھی
مشکل بنی شرن آیا تبھی — سدرشن سے تم نے تھی رکشا کری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری — ہری بار کیوں دیر اتنی کری

اجامل ادھارسے نہ کینی ہے دیر   چکھے پریم سے تو جھوٹھے بھیلنی کے بیر
دکھ دُور کرتے نہ کینی ہے دیر   سُداما کے سب دُکھ درد ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   ہری بار کیوں دیر اِتنی کری
کورو ظلم جب کمانے لگے   دروپد سُتا کو ستانے لگے
زبردستی چیر اُتروانے لگے   رکھی شرم اُس کی نگن نہ کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   ہری بار کیوں دیر اِتنی کری
اہلیا کو گوتم نے دی بد دعا   اُسی وقت وہ بن گئی تھی سِلا
پڑی راہ میں وہ رہی بے گناہ   چھو کر چرن مکت اُس کی کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   ہری بار کیوں دیر اِتنی کری
راون اُسر جب سیتا لے گیا   جا کر اُسے واں بہت دِق کیا
اُسے مار کر مکت تم نے کیا   سیتا پھر لے آئے ایودھیا پوری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   ہری بار کیوں دیر اِتنی کری
پڑھا جس وقت رکمنی کا پیام   پہنچے ترت آپ عالی مقام

دیا اُس کے دل کو تھا جا کے آرام   رکم باندھ رُکمن کو لائے ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   ہری بار کیوں دیر اِتنی کری
نرسی بھگت ایک ہنڈی کری   سانول شاہ کے اُوپر دوارکا پوری
پھریں سادھو ڈھونڈتے کوچہ گلی   سانول رُوپ ہوا اُسکی ہنڈی بھری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   ہری بار کیوں دیر اِتنی کری
جو سنکٹ بنا ایک نامے کو آ   کہے بادشاہ مُردہ گائے جلا
نام شرن آپ کی تب پڑا   گئو ہی سات میں گائے زندہ کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   ہری بار کیوں دیر اِتنی کری
جو دھنے بھگت مانگ ٹھاکر لیا   ترلوچن مِشر منس کے بیٹھ دیا
بھگت کا درڑھ نشچے دیکھا ہری   بھجن کیا دُور کی بے کلی
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   ہری بار کیوں دیر اِتنی کری
دُرباسا گیا ششش لے پانڈوں کے پاس   بھوجن جھکن کی جو کینی تھی آس
تب راجہ جھکانے کی اِچھیا کری   وہاں ناتھ پانڈوں کی بپتا ہری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری — ہری بار کیوں دیر اتنی کری
نرانت سوامی جی آوے کہاں — مادھو داس کو جاڑا لاگا جہاں
چھپر بند ہو کے پہنچے وہاں — چھپر باندھ کر اُسکی رکھشا کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری — ہری بار کیوں دیر اتنی کری
ماتا کا اُپدیش دھرو نے سُنا — چلے گھر سے بن کا تمھارا رستہ لیا
اِک پاؤں پر تپ وہ کرنے لگا — کیا داس اُس کو گلے لا ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری — ہری بار کیوں دیر اتنی کری
ساری عمر کنس دشمن رہا — پلک میں تھا اُس کا اُدھارن کیا
اُگرسین کو راج متھرا دیا — سندیپن کا بیٹا جو آیا ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری — ہری بار کیوں دیر اتنی کری
[illegible] نے زہر قاتل دیا — میراں نے تیرا نام لے کر پیا
گھبرائی نہ وہ نہ ڈولا جیا — اُسی دم وش گئے بچا اسکو ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری — ہری بار کیوں دیر اتنی کری

دینا ناتھ ہے نام تیرا ہوا — یہی جان ہوں شرن میں تیری پڑا
اپنے نام کی لاج راکھو ہری — میرے دُکھ سبھی کاٹ راکھو ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری — ہری بار کیوں دیر اتنی کری
ہری عرض سُن لیجئے گوپال جی — ہُوا سخت ابتر مرا حال جی
کرو مجھ کو دنیا میں خوشحال جی — تیرے بِنا ہر [illegible] ہے ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری — ہری بار کیوں دیر اتنی کری
تو ہی ہے جگت بیچ تارن ترن — تو ہی سکل سرشٹی کا کارن کرن
پڑا تیری جو ناتھ دل سے شرن — سدا تو نے اُسکی ہے رکھشا کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری — ہری بار کیوں دیر اتنی کری
کرے بنتی داس سُن لیجئے — کرو دُور دکھ درد سُکھ دیجئے
کرشن داس کی تم نظر کیجئے — تو کرپال ہے سب جگت کا ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری — ہری بار کیوں دیر اتنی کری
کرشن داس کی بنتی ہر سُنی — ہرے سُکھ دیئے تم ہرے سب کے دُکھ

آنند ہوا اُستت کینی گھنی — بھگت اپنے کی اُونچی اُستت کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری — ہری بار کیوں دیر اتنی کری
سنو نر پڑھے پریم سے شخص جو — سپھل جنم اس کا ترلوکی میں ہو
دیو پوری میں جا بسے بھگت سو — آنند اور پریم اُس کی مہما کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری — ہری بار کیوں دیر اتنی کری

گائیتری منتر

اوم بھور بھوہ سوہ تت سوی تُر
ورینیم بھرگو دیوسیہ دھی مہی دھیو یو نہ
پرچودیات

شری رام مہا منتر

رام رامیتی رامے رامے منو رمے
سہسر نام تت تلیم رام نام ورانے

شری کرشن مہا منتر

اوم نمو بھگوتے واسو دیو ایے
اوم ہری یادھا کرشنائے نمہ

شیو مہا منتر

اوم نمہ شوائے

بھگوان کے دھیان کا منتر

شانتا کارم بھجگ شینم پدم نابھم سریشم
وشوا دھارم گگن سدرشیم میگھ ورنم شبھانگم
لکشمی کانتم کمل نینم یوگی بھی دھیان گمیم
بندے وشنو بھو بھے ہرم سرو لوکیک ناتھم

سمرپن منتر

توم ایو ماتا چہ پتا توم ایو
توم ایو بندھو چہ سکھا توم ایو

تو میئو و دیا دردِ نم تو میو !
تو میئو سروم نم دیو دیو !

ناگ لیلا

گیند کے مس کو دمنا جل ہیں اُترے پربھوجی دہائیکے
جتنے ناگ ناگنی دونوں بیٹھے شری کنورجی اُترے جائیکے
کہت پربھوجی کو شنکہ پدمنی جادرے بالک بھاگ کے
تیرا سروپ دیکھ من دیا جو اُپجی مت ناگ ماری جاگ کے
کہتی پربھوجی شنکہ پدمنی اب بھا کیا کیسے بنی
جیہری ہونی سی سو ہو رہیا ہے۔ سن ری ناگن پدمنی
کیا رے بالک پنتھ بھولیا کیا دیوی بھرمایا
کیا تیرے من کرودھ اُپجیو کیا گرہ نار ستایا

نہ ری پدمنی پنتھ بھولیو نہ دیوی بھرمایا
نہ میرے من کرودھ اُپجیو نہ گرہ نار ستایا
کون تمہارا دیش کہیئے کون تمہارا گرام ہے
کون تمہارے مات پتا اور کیا تمہارو نام ہے
برج ہمارا دیش کہیئے گوکل ہمارا گرام ہے
نند یشودھاں مات پتا سری کرشن ہمارو نام ہے
اُسر راجا کنس سیتی رار باندھی کالی ناگ ناتھن آیا
راجا کنس سیتی رار باندھی کالی ناگ ناتھن آیا
لیئو بالک گل پھول مالا سوا لکھے کیاں بوریاں
اپنی لے گھر جا درے بالک دیواں ہی ناگاں سے چوڑیاں
کیا کروں تیریاں پھول مالاں سوا لکھے کیاں بوریاں
نند راجن ہی جھول منڈلا یا واں ہیں ناگاں والاں ڈوریاں
نہ ری پدمنی دیو براہمن نند جی کا ہیں لاڈلا !

ماتا یشودھاں رانی دیہی بلودے نیترا منگے کالی ناگ کا
چرن چاپ کر بھج مروڑی ناگنی ناگ جگایا
اُٹھو رے منڈلیک راجا بالک جھوجھن آیا
جب اُٹھے منڈلیک راجا اندر جوں گرجایا
میرت پربھوجی کے مکٹ پر جھپٹ ماری شری کاہن جی مکٹ بچایا
بنسری سیتی کالی ناگ ناتھیو پھن پھن بین بجایا
اٹھاراں بھار رومال باندھیو کالی پہ لاد چلایا
گلی گلی متھرا کی نگری پھول پھول کھلایا
ماتا یشودھاں کرت آرتی دیو کی منگل گایا
بال گوپال سب سکھا براجے جے جے جے کار بلایا
بھگتوں کے پربھو بھیدن سوامی نرگن نام دھرایا
(ناگ لیلا سماپت)

آرتی شری گنیش جی

جے گنیش جے گنیش جے گنیش دیوا
ماتا تیری پاروتی پیتا مہا دیوا

ایک دنت دیا ونت چار بھجا دھاری
مستک سندور سوہے موشک کی سواری۔ جے گنیش جے....

اندھن کو آنکھ دیت کوڑھن کو کایا
بانجھن کو پتر دیت نردھن کو مایا! جے گنیش جے....

مودک کا بھوگ لگت سنت کرت سیوا
ہار چڑھیں پھول چڑھیں اور چڑھے میوا! جے گنیش جے....

دینن کی لاج راکھو شمبھو پتر واری
منورتھ کو پورا کرو جاؤں بلہاری! جے گنیش جے....

ترگن آرتی شوجی کی

جے شیو اونکارا۔ ہر شیو اونکارا۔ برہما وشن سدا شیو

اردھنگی دھارا۔ جے شیو اونکارا

ایکانن چترانن پنچانن راجے ہنساسن۔ گرڑ آسن برکھ باہن ساجے۔ جے شیو

دو بھج چار چتربھج دش بھج تے سوہے۔ ترگن روپ نرکھتا تربھون جن موہے ״

اکھش مالا بن مالا منڈ مالا دھاری۔ چندن مرگ مد چندا بھالے شبھ کاری ״

شویتامبر پیتامبر باگھمبر انگے۔ برہما دک سنکا دک بھوتا دک سنگے ״

کر کے مدھیہ کمنڈل چکر ترسول دھرتا۔ جگ کرتا۔ جگ بھرتا۔ جگ سنگھارن کرتا ״

برہما وشن سدا شو جانت اوبیکا۔ پرنو اکشر کے مدھیہ یہ تینوں ایکا ״

ترگن سوامی جی کی آرتی جو کوئی گاوے۔ کہت شوانند سوامی سکھ سمپت پاوے ״

آرتی شری کرشن جی

آرتی جگل کشور کی کیجے۔ تن من دھن نیوچھاور کیجے ... آرتی جگل کشور

روی ششی کوٹ بدن کی شوبھا۔ تاہی نرکھ میرو من لوبھا ״

گور شیام مکھ نرکھت ریجھے۔ پربھو کو روپ نین بھر پیجے ״

کنچن تھال کپور کی باتی۔ ہری آئے شیتل بھئی چھاتی ״

پھولن سیج پھولن کی مالا۔ رتن سنگھاسن بیٹھے نندلالہ ״

مور مکٹ کر مرلی سوہے۔ نٹور ویش دیکھ من موہے ״

اوڑھا نیل پیت پٹ ساڑھی۔ کنج بہاری گردھاری کا ״

شری پرشوتم گردھاری۔ آرتی کرت سکل برج ناری ״

نند نندن برکھ بھان دلاری۔ پرمانند سوامی اوچل بلہاری ״

درگا جی کی آرتی

جے امبے گوری میا جے امبے گوری
تم کو نس دن دھیاوت ہر برہما شیوری ۔۔۔۔ جے امبے گوری
مانگ سیندور وراجت ٹیکو مرگ مد کو
اُجل سے دو نینا - چندر بدن نیکو ۔۔۔۔ "
کنک سمان کلیور رکتا مبر راجے
رکت پُشپ کی مالا کنٹھن پر ساجے ۔۔۔۔ "
کیہری واہن راجت کھڑگ کھپر دھاری
سُر نر منی جن سیوت تن کے دُکھ ہاری ۔۔۔۔ "
کانن کنڈل سوبھت ناساگرے موتی
کوٹک چندر دواکر سم راجت جیوتی ۔۔۔۔ "
شمبھ نشمبھ بدارے مہکھا سُر گھاتی
دھومر لوچن ناشک نس دن مدماتی ۔۔۔۔ جے امبے گوری
چونسٹھ یوگنی گاوت نرت کرت بھیروں
باجت تال مردنگا اور باجت ڈمرو ۔۔۔۔ "
بھُجا چار اتی شوبھت کھڑگ کھپر دھارتا
من وانچھت پھل پاوت سیوت نر ناری ۔۔۔۔ "
کنچن تھال وراجت اگر کپور باتی
شری مال کنٹھ میں راجت کوٹ رتن جیوتی ۔۔۔۔ "
یہ امبے کی آرتی جو کوئی نر گاوے
بھنت شیوانند سوامی سکھ سمپتی پاوے ۔۔۔۔ "

آرتی شری ست نارائن جی

جے لکشمی رمنا شری جے لکشمی رمنا
ستیہ نارائن سوامی جن پاتک ہرنا ۔۔۔۔ جے لکشمی رمنا

رتن جٹت سنگھاسن ادبھت چھب ساجے
نارد کرت نرتن گھنٹہ دھونی باجے ..... جے لکشمی رمنا
پرگٹ بھئے کلی کارن دوج کو درس دیو
بوڑھے براہمن بن کے کنچن محل کیو ..... ״
دربل بھیل کرال جن پر کرپا کری
چندر چوڑ اک راجہ تن کی بپت ہری ..... ״
ویش منورتھ پاکر شردھا تج دینی
سو پھل بھوگیو پربھوجی پھر استت کینی ..... ״
بھاو بھگتی کے کارن چھن چھن روپ دھریو
شردھا دھارن کینی ان کا کاج سریو ..... ״
گوال بال سنگ راجہ بن میں بھگتی کری
من وانچھت پھل دینو دین دیال ہری ..... ״
چڑھت پرساد سوایا کدلی پھل میوا
دھوپ دیپ تلسی سے راجی ستیہ دیوا ..... جے لکشمی رمنا
شری ست نارائن جی کی آرتی جو کوئی گاوے
بھنت داس سکھ سمپت من وانچھت پاوے ..... ״

آرتی شری لکشمی جی کی

جے لکشمی ماتا۔ جے لکشمی ماتا۔ تم کو نس دن سیوت ہر وشنو دھاتا ..... جے لکشمی ماتا
توبرہمنی کملا تو ہی ہے جگ ماتا۔ سوریہ چندر دھیاوت نارد رشی گاتا ..... ״
درگا روپ نرنجن سکھ سمپت داتا جو کوئی تم کو دھیاوت ردھ سدھ پاتا ..... ״
تو ہی ہے پاتال بسنتی تو ہی شبھ داتا۔ کرم پربھاو پرکاشن جگ ندھی سے تراتا ..... ״
جس میں تم رہتی ہو تا میں سب گن آتا۔ تر ن سکے سو کوئی تم بن نہیں دھر پاتا ..... ״
تم بن یگیہ نہ ہووے وستر نہ ہووے ماتا۔ کھان پان کو ویبھو تم بن کو داتا ..... ״
شبھ گن سندر یکت شیر ندھی جاتا۔ رتن چتردش تا کو کوئی نہیں ملتا ..... ״
آرتی لکشمی جی کی جو کوئی نر گاتا۔ اُر آنند اتی امنگے تن پاپ اُتر جاتا ..... ״
ستھر چر جگت بچاوے شبھ کرم نر لاتا۔ رام پرتاپ ماتا کی شبھ درشٹی چاہتا ..... ״

آرتی شری رادھا بر

آرتی رادھا ور کی کیجئے — یُگل سروپ نین بھر پیجئے
رتن جٹت ہاٹک کی آرتی — سبھوم کرت سگندھ من بھاوتی
کر سرج سے ماتا اُترت — پُنیہ برستی امرت سو بھیجے
آرتی رادھا بر کی کیجئے — یُگل سروپ نین بھر پیجئے...

آرتی دُرگا جی کی

منگل کی سیوا سُن میری دیوا ہاتھ جوڑ تیرے دُوار کھڑے
پان سُپاری دھوجا ناریل لے جوالا تیری بھینٹ کرے
سُن جگدمبا نہ کر ولمبا۔ سنتن کو بھنڈار بھرے
سنتن پرتپالی سدا کشالی۔ جے کالی کلیان کرے

بُدھی ودھاتا تو جگ ماتا۔ میرا کارج سدھ کرو
چرن کمل کا لیا آسرا۔ شرن تمہاری آن پڑو
جب جب بھیڑ پڑی بھگتن پر تب تب آ سہائے کرو..... منگل کی سیوا
بار بار تو سب جگ موہیا۔ ترن روپ انوپ دھرے
ماتا ہو کر پتر کھلاوے۔ اور بھاریا ہو کر بھوگ کرے
سنتن سُکھدائی سدا سہائی سنت کھڑے جے کار کریں..... "
برہما وشن مہیش سہیس پھل لئے بھینٹ تیرے دوار کھڑے
اٹل سنگھاسن بیٹھی ماتا سر سونے کا چھتر پھرے..... "
گرسینچر کُم ورنوں۔ جب لو کنٹھ پر کسم کرے
وکھر اگ کھپر ترسول ہاتھ لئے رکت بیج کو بھسم کرے..... "
شمبھ نشمبھ پچھاڑ دیو ماتا مہکھاسر کو پکڑ دلے
آد اوتارا دکارا جت اپنے جن کو کشٹ ہرے...... "
کوپ ہوئے کر دانو مارے چنڈ منڈ سب چور کرے

تب تم دیکھو دیا روپ ہو پل میں سنکٹ دُور کرے ...... منگل کی سیوا

سومیہ سوبھاؤ دھرو گوری ماتا اُنکی عرض قبول کرے

سنگھ پیٹھ پہ چڑھی بھوانی ڈال بھون میں راج کرے ..... ״

درشن پاویں منگل گاویں سدھ سادھو بھینٹ دھریں

برہما وید پڑھیں تیرے دوارے شو شنکر جی دھیان کریں ..... ״

اندر کرشن تیری کریں آرتی۔ چنور کوبیر ڈلائے رہیں

جے جننی جے مات بھوانی اٹل بھون میں راج کریں ...... ״

دیگر آرتی دُرگا جی کی

سُن میری دیوی پربت واسنی کوئی تیرا پار نہ پایا .... سُن میری

پان سپاری دھوجا ناریل لے تیری بھینٹ چڑھایا ״

ساڑی چولی تیرے انگ وراجے کیسر تلک لگایا ״

برہما وید پڑھے تیرے دوارے شنکر دھیان لگایا ״

ننگے ننگے پگ سے تیرے سنمکھ اکبر آیا سونے کا چھتر چڑھایا .... سُن میری

اُونچے اونچے محل دلوالی نیچے محل بنایا ״

ست یُگ تریتا دواپر کلی یُگ تیرا راج بسایا ״

دھوپ دیپ نیویدیہ آرتی موہن بھوگ لگایا ״

دھیانو بھگت میّا تیرا گُن گاوے من وانچھت پھل پایا ״

آرتی بجرنگ بلی کی

آرتی کیجئے ہنومان للا کی
دشٹ دلن رگھوناتھ کلا کی

جاکے بل سے گر ور کانپے
بھوت پشاچ نکٹ نہیں آوے

لنکا سا کوٹ سمندر سی کھائی
جات پون سُت بار نہ لائی

دے بیڑا ہنومان پٹھائے
لنک جلائے سیا سُدھ لائے

جگمگ جوت اودھ پور راؤ
گھنٹہ تال مردنگ بجاؤ

شکتی بان لگے لکشمن کے — آن سنجیون لکشمن جیائے
پیٹھ پاتال توڑ یم کارے — اہر راون کی بھجا اکھاڑے
آرتی کیجئے جیسی تیسی — دھرو پرہلاد و بھبھیشن جیسی
سُر نر منی جن آرتی اتاریں — جے جے جے کپی راج پکاریں
کنچن تھال کپور سہائی — آرتی کرت انجنی مائی
بائیں بھجا سب اسُر سنگھارے — دائیں بھجا سب سنت اُبارے
لنک جرا اسُر سنگھارے — رام چندر کے کاج سنوارے
انجنی پتر مہا بل دائیک — دیو سنت کے سدا سہائک
لنک بدھونس سیا رگھورائی — تلسی داس کپی آرتی گائی
جو ہنومان جی کی آرتی گاوے — بس بیکنٹھ پھر نہیں آوے

آرتی شری گنگا جی کی

جو جن گنگا گنگا کہے، جنم جنم کے کوٹ پاپ سب نشٹ ہو ہے ... جو جن گنگا
سنان کرت جو من وانچھت پھل تت شن سیوک آپن لہے ... جو جن گنگا
اور کچھ پدم نواسنی، جے جے سیوک بانہہ گہے ”
جگ جیون جگدمبا جی کو ہری ہر دھیان دھرے ”
دیون غرض کرت نت دھیاوت ہرمو ڑ ھ کی ترن چہے ”
برج پتی کی پیاری سنگت بہو سکھ دین چہے ”

آرتی شری کرشن جی کی

اوم جے شری کرشن ہرے
پربھو جے شری کرشن ہرے
بھگتن کے دکھ سارے پل میں دور کرے
جے شری کرشن ہرے
پرمانند مراری، موہن گردھاری
جے رس راس بہاری، جے جے گردھاری ::: اوم جے

کر کنکن کٹی کنکن شوبھتی کنڈل بالا

مور مکٹ پیتمبر سوہے بن مالا ...... اوم جے

دین سُداما تارے وارے دُکھ ٹارے

گج کے پھند چھڑائے مجبور ساگر تارے ..... "

ہرن کشپ سنگھارے نرہری روپ دھرے

پاہن تے پربھو ہو گئے جن کے بیچ پڑے ..... "

کیشی کنس بدارے نل کوبر تارے

دامودر چھب سُندر بھگتن رکھوارے ..... "

کالی ناگ نتھیا نٹور چھب سوہے

پھن پھن نرت کرنتے ناگن من موہے .... "

راج بھبھیکن تھاپے سیتا شوک ہرے

دروپد سُتا پت راکھی کرونا لاج بھرے ..... "

آرتی تلسی جی کی

تلساں مہارانی نمو نمو

ہر کی پٹ رانی نمو نمو — تلساں مہارانی نمو نمو

جاں کے درس پرس اگھ ناشی — مہماں وید پُران بکھانی

نمو نمو تلساں .....

سُندر نیر نرکھو من منجر — ہری چرن کمل لپٹانی

نمو نمو تلساں .....

جے جے کاکرت برہماد کی — دھیان دھرت نارد مُن گیانی

نمو نمو تلساں ....

پریم پرتیت پتا ہری لیکنو — سانوری صورت من بھانی

نمو نمو تلساں .....

آرتی نرگن برہم کی

اوم جے جگدیش ہرے۔ سوامی جے جگدیش ہرے
بھگت جنوں کے سنکٹ چھن میں دور کرے .... اوم جے
جو دھیاوے پھل پاوے دکھ وِنشے من کا
سکھ سمپتی گھر آوے کشٹ مٹے تن کا .... اوم جے
ماتا پتا تم میرے شرن گہوں کس کی
تم بن اور نہ دوجا آس کروں جس کی ”
تم پورن پرماتم تم انترجامی
پار برہم پرمیشور تم سب کے سوامی ”
تم کرونا کے ساگر تم پالن کرتا
میں مورکھ کھل کامی کرپا کرو بھرتا ”
تم ہو ایک اگوچر سب کے پران پتی
کس بدھ ملوں گسائیں تم کو میں کمتی .... اوم جے
دین بندھو دکھ ہرتا ٹھاکر تم میرے
اپنے ہاتھ اٹھاؤ دوار پڑا تیرے .... اوم جے
وشئے وِکار مٹاؤ پاپ ہرو دیوا
شردھا بھگتی بڑھاؤ سنتن کی سیوا .... اوم جے

گنپتی جی کی آرتی

گنپت کی سیوا منگل میوہ سیوا سے سب وِگھن ٹریں
تین لوک تینتیس دیوتا دوار کھڑے سب عرض کریں
رِدھ سِدھ دکشن وام وراجیں آنند سوں چنور ڈھریں
دھوپ دیپ اور لیے آرتی بھگت کھڑے سب عرض کریں .... ٹیک
گڑ کے موودک بھوگ لگت ہیں موشک باہن چڑھیو سریں
سوم روپ سیوا گنپتی وِگھن دکھ سب دور کریں .... ”

بھادروں ماس شکل چترتھی دو پارا بھرپور پریں
لئے جنم گنپت پربھو جی نے درگا من آنند کریں ۔۔۔۔ گنپت کی سیوا
آن ودھاتا بیٹھیو آسن اندر اپسرا نرتیہ کریں
وید اور برہما دُکھن وناش گنپتی جی کا نام دھریں ۔۔۔۔ "
ایک دنت گج بدن ونائک ترگن روپ انوپ دھریں
پگ کھمبا سا اور پشٹ ہے دیکھ چندرما ہاسیہ کریں ۔۔۔۔ "
دے شاپ شری چندر دیو کو کلا ہین تت کال کریں
چودہ لوک میں پھریں گنپتی تین بھون میں راج کریں ۔۔۔ "
شری شنکر کو آنند اُپجیو نام لئے سب دکھ ٹریں
اُٹھا یہ بھات جب آرتی گا دیں ہاتھ لئے سر تلک پھریں ۔۔۔۔ "
گنپت کی پوجا پہلے کرے کام سبھی نرودگھن سریں
شری پرتاپ گنپتی جی کی ہاتھ جوڑ اُستت کریں ۔۔۔۔ "

شری گنگا جی کی آرتی

اوم جے گنگے ماتا ۔ شری جے گنگے ماتا
جو نر تم کو دھیاتا من وانچھت پھل پاتا ۔۔۔ اوم
چندر سی جیوتی تمہاری ، جل نرمل آتا
شرن پڑے جو تیری سو نر تر جاتا ۔۔۔۔ اوم
پُتر سگر کے سارے سب جگ کو گیاتا
کرپا درشٹی تمہاری تربھون سکھ داتا ۔۔۔۔۔ اوم
ایک ہی بار جو تیری شرن گتی آتا
یم کی ترات مٹا کر پرم گتی کو پاتا ۔۔۔۔ اوم
آرتی مات تمہاری جو جن نت گاتا
داس وہی سہج میں مُکتی کو پاتا ۔۔۔۔ اوم

اُٹھ جاگ مُسافر بھور بھئی

اُٹھ جاگ مُسافر بھور بھئی اب رین کہاں جو سووت ہے... اُٹھ
جو جاگت ہے سو پاوت ہے جو سووت ہے سو کھووت ہے... ،،
اُٹھ نیند سے انکھیاں کھول ذرا اور اپنے پربھو سے دھیان لگا
یہ پریت کرن کی ریت نہیں پربھو جاگت ہے تو سووت ہے... اُٹھ
جو کل کرنا ہے آج کر لے جو آج کرنا ہے اب کر لے
جب چڑیاں نے چگ کھیت لیا پھر پچھتائے کیا ہووت ہے ،،
نادان بھگت کرنی اپنی۔ اے پاپی پاپ میں چین کہاں
جب پاپ کی گٹھڑی سیس دھری پھر سیس پکڑ کیوں روت ہے ،،

رگھوپتی راگھو راجہ رام

رگھوپتی راگھو راجہ رام — پتت اُپاون سیتارام
رگھوپتی راگھو راجہ رام — پتت پاون سیتارام
سیتارام۔ سیتارام — بھج پیارے تو سیتارام
رگھوپتی ......
ایشور اللہ تیرے نام — سب کو سنمتی دے بھگوان
رگھوپتی راگھو راجہ رام — پتت پاون سیتارام

بھجن

تم ہو پربھو چاند میں ہوں چکورا — تم ہو کنول پھول میں رس کا بھنورا
جیوتی تمہاری کا میں ہوں پتنگا — آنند گھن تم ہو میں بن کا مورا
جیسے ہے چمک سے لوہے کی پریتی — ایسے کھینچتا ہے مجھے پریم تورا
پانی بنا جیسے ہو مین دیاکل — تڑپائے تجھے ایسے تیرا دچھورا
اک بوند جل کا ہوں میں پیاسا
کر دو امرت ورشا ہرو تاپ مورا

بھجن

پربھو میرے شرن تیری میں آیا
تو ہی سوامی تو ہی جگدیش میرا
بنا تیرے نہیں کوئی سہارا
نہ کوئی بہن نہ بھائی ہے میرا
پیالہ پریم کا مجھ کو پلا دو
علم سارے بھلا دیں تمہارا
چاروں ویدوں کو گھر گھر پھیلا دیں

بھجن باہجوں جنم ویرتھا گنوایا
کرودھ کرپا میں لڑتا پھرتا ہے تیرا
تو ہی سوامی تو ہی پریتم پیارا
بھروسہ مجھ کو ہے کیول ہی تیرا
پتا پتر مجھے سچا بنا دو
سپھل جیون تبھی ہوئے تمہارا
یہ مارگ موکش کا سب کو بتا دیں

اِرداس

دوہا

دوجبل چر ۔ دوبن چر، دو وپر دو شور
دوبن ماہیں کریں تپیا بھگت ردھے بھرپور

پرتھم بھگوان کو سمرئیے، وراہ جی کریں سہائے
یگیہ پرش نرنارائن کو دھیائیے جس ودھیاں سب کھل جائے
مچھ کچھ کو سمرئیے نرسنگھ روپ لبھائے
شری باون ہری کا نام لے گھر آویں نو ندھ دھائے
شری رامچندر جی کو سمرئیے جو پرگٹ کریں سہائے
مکھ پونیت رسنا پون گن گت گمٹ رہیں سمائے
دسم اوتار شری کرشن چندر بھگوان ترلوکی کی آتمائے
جگت رچھک حاضر ناظر نرنجن نراکار جوتی سروپ
اکھل جگت کے رچھپال سب ٹھائیں ہوت سہائے
سب تھائیں ہوت سہائے ۔ دھن دھن شری گنگا
ماتا ترن تارنی سب کو نوارنی تیری مہماں کہی نہ جائے
تیری مہماں کہی نہ جائے چار دھام جو پرا سمیا اٹھے
تین سو ساٹھ تیرتھوں کا دھیان دھر کر سب بولو جی

شری رام ۔ شری رام

چار کھانی چار بانی ۔ چندر سورج پون پانی دھرتی ۔ آکاش ۔ پاتال تینتیس کروڑ دیوی دیوتاؤں کا دھیان دھر کر سب بولو جی شری رام

دھرو بھگت ۔ پرہلاد بھگت ۔ راجہ ہریشچندر راجہ بلی چندر ۔ تن کی کمائی دل دھیان دھر کر سب بولو جی شری رام

ہے دین بندھو ۔ پتت پاون دینا ناتھ ۔ بھگوان آپ کی کتھا کیرتن سندھیا ۔ آرتی نت نیم جپ کی ارداس بھول چوک اکھشر وادھا گھاٹا معاف بھگتوں کے کاج راس ۔ جہاں جہاں بھگت تہاں تہاں چھیک بھگوان سکھ جانے تن کی ٹیک ۔ گئو ماتا کی بڑھتی ۔ بھگت کی لاج ۔ رام نام کا بول بالا ۔ دین دوش سب ہون سکھالا

دھرمی جے کارہ ۔ ہر ہر مہادیو

نوٹ

بھگت کی لاج کہہ کر پھر جو کام ہو یا پرشاد وغیرہ یا صبح سندھیا کا وقت ہو اس کا نام لے کر رام نام کا بول بالا کہیں۔

وِنے چھند

سنو پربھو جی انتریامی ۔ سکل جگت کے ہو تم سوامی
سنکادک برہمادک دھیاویں ۔ تیرا ہر جی پار نہ پاویں
نیتی نیتی کہہ گرنتھ پکاریں ۔ دس اشٹ گھٹ چار اچاریں
دھرو پرہلاد کو دینا تار ۔ گج کو تارا مکتی پکار

گنکا رنکا بنکا تارے — اجمل پیپا گیدھ اُبارے
دھنّا سندا بلنی نامہ — جے دیو لٹے دِید شدا ما
بالمیک تلسی کو تارا — نارد وِدر کبیر اُبارا
میراں تاری کرماں بائی — دروپدی سُتا کی لاج بچائی
بدھک تارا بھگت ترلوچن — جنتا تاری تارا لوچن
سورداس کو ہرجی تارا — تار دیا ریداس چمارا
بھیلنی تاری بھگت نکھاد — گوتم ناری کینی شاد
کھیوٹ تار دیا بھگوان — بھگت ببھیشن ہنوبان
تاری کبجاں گجری تاری — وِدر بھگت کی ترگئی ناری
اودھو تار دیا اکرور — ہما ہرجی ہے بھرپور
ارجن کے ہر ہو سہائی — کرشن کنہائی رتھ چلائی
نامدیو آور رامانند — سدنا سیوی بالی نکند
بھگت بھجے ہری تلسی داس — تن کے کارج کینے راس

مادھو داس کے ہو رکھواری — نرسی بھگت کی ہنڈی تاری
ببھیشن تیرا نام دھیایا — انت کو ہرجی درس دکھایا
مورودھج کو تارا سوامی — اور امریکھ اُبارا سوامی
بادھک نے اپرادھ کمایا — اس کو تُکنی دھام پہنچایا
سُوشن جی کو آپ اُبایا — گوکرن کو ہرجی تاسا
چندرہاس تارا شکدیو — اُتم ہرجی نزدہی سیو
سنک سنندن سنت کمار — دروپا بھگت کو دینا تار
ہری چندرا راجہ سربال — بھگتی سے ہر کینے نہال
ڈیوہوتی اور کردم دھیایا — ہرجی ان کو گیان سنایا
بھگت ہوا اک برواہن — درشن دینے آپ نارائن
بھگت شوبی نے نشچہ لایا — ہرجی اس کا مان بڑھایا
گالب گوتم اور متنگ — شکتے تر گئے ہر کے سنگ
سنت داہن سادتہی دھیایا — ہرجی یم کا پھند کٹایا

بھنڈا ہی شرنگی رِشی کناد — انگرا بھرگو کینے شاد
شیش شاردا انثری بھگوان — نسدن تمرا کرتے گان
گوپی بھرتری تجھ کو دھیاویں — ہردم تمرا دھیان لگاویں
شام کارتک اور گنیش — دھیاویں برہما اور مہیش
بھگت پرمیشٹر تجھے دھیایا — اس کو ہرجی شاد بنایا
بکھیا بھاگت بلوک اُبارا — ہرگی اور گھگجی کو تارا
شتانند کو تارا ہرجی — سادھو بھگت اُبارا ہرجی
دھرم دت کو تارا سوامی — بھگتن کاج سنوارا سوامی
پنگلا تاری آپ نارائن — تمرا کیا جاپ نارائن
پچھت تار دیا کھٹوانگ — ادبھت ہرجی ترے سانگ
نل نیل سگریو دھیایا — اندر راج بھگتی سے پایا
دلو کی اور بشو دھال دھیائے — ہرجی بالک بن کر آئے
وشوامتی دھیان لگا! — کھتری سے برہمن پد پایا

پرسرام تلسی کا بھائی — بھگتی کر کے مکتی پائی
سوائیمھو منو ست رُپا دھیایا — ہرجی اُن کو درس دکھایا
مارکنڈے بل بھگتی کینی — اونچی پدوی ہرجی دینی
ایک سو آٹھ بھگتن کی مالا — ہنس جاپ کر جنم سنبھالا
میں ہوں پاپی مند اجان — کرپا کر اپنی بھگوان
میں پاپی تم پتت اُدھار — میں بھولا تم بخشنہار
اوگن میرے ناہیں چتارو — ہرجی اپنا برد سنبھارو
آن پڑا ہوں ترے دوار — ہنس کو تارو کرپا دھار
وِنے چھند جو پریمی گاوے — کہہ ہنس مکتی پد پاوے
دین ہوئے ہرجی چرنن سیوے — دین بندھو اپنا کر لیوے

کلی مل آواگون مٹاوے
ہنس ہر بیکنج دھام پٹھاوے

بھجن

نرمل کے پران پکار رہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے
سواسوں کے سور جھنکار رہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے
آکاش ہمالیہ ساگر میں پرتھوی پاتال چراچر میں
یہ مدھر بول گنجار رہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے
جب دیا درشٹی ہو جاتی ہے جلتی کھیتی ہریاتی ہے
اس آس پہ جن اُدھار رہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے
سکھ دکھ کی چنتا ہے ہی نہیں وشواس نہ میرا جائے کہیں
ٹوٹے نہ لگا یہ تار رہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے
تم ہو کرونا کے دھام سدا سیوک ہے رادھے شیام سدا
بس اتنا سدا بچار رہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے

بھجن

بھگوان بھگت کے بس میں ہوتے آئے
جب جب بھیڑ پڑی بھگتن پہ گرڑ چھوڑ کر دھائے
بھگتوں نے ایسا ڈالا پھندا آپ بنے ہر نائی نندا
پریم سے چرن دبائے ..... بھگوان
کیش پکڑ کر کنس پچھاڑا سادھو روپ میں راون مارا
راج بھبھیکشن پائے ..... بھگوان
دھرو بھگت پر کرپا کینی بھاگیرتھ کو گنگا دینی
سورگ دئے پہنچائے .... بھگوان
دروپدی جب دشٹوں نے گھیری راکھی لاج کری نا دیری
سبھا میں آکے چیر بڑھائے ..... بھگوان
دریودھن کے میوا تیاگے بھوک لگی جب اُٹھ کے بھاگے

ساگ بدر گھر کھائے ...... بھگوان

لیا پرہلاد نے نام تمہارا   ہرناکش بھی سورگ سدھارا

نرسنگھ روپ دھرائے ..... بھگوان

بھجن

سنائے تارے ہیں تم نے لاکھوں   ہمیں جو تارو تو ہم بھی جانیں

اُبارا گجراج گراہ سے ہے   ہمیں اُبارو تو ہم بھی جانیں

نشاچروں کو سنگھارا تم نے   اُتارا پرتھوی کا بھار تم نے

ہمارے سر پہ بھی ہے بوجھ بھاری   اسے اُتارو تو ہم بھی جانیں

ہرا اہلیا کا شاپ تم نے   مٹایا شوری کا شاپ تم نے

ہمارا بھی پاپ اے بھگوان

اگر نوارو تو ہم بھی جانیں

بھجن

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

کہ ہر شے میں جلوہ ترا ہو بہو ہے

میں سُنتا ہوں ہر وقت تیری کہانی

ذکر تیرا ہی ہو رہا کو بکو ہے ......

چمن میں سرو پردہ گاتی ہیں قمری

تو ہی تو ہی تو ہے تو ہی تو ہی تو ہے

بنا اِس کے معبود کس کو بولے

زباں کو سنبھال یہ گفتگو ہے .....

ہر ایک گل پہ بلبل کہتی   خالق

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی ہے۔

گوسوامی تلسی داس جی کی زندہ جاوید تصنیف

تلسی رامائن

با تلفظ اردو ترجمہ ہمراہ ایم کتھا خود بھی پڑھئے اور اپنے بچوں کو پڑھا
کر انہیں اپنے دھرم کی تعلیم دیجئے۔ قیمت صرف چار روپئے۔ ڈاکخرچ علاوہ

شری بھگوت گیتا

مترجمہ سوامی ہنسر سین جی

تینوں ضخیم جلدوں میں۔ دو ہزار سے زائد صفحات۔ قیمت ہر سہ حصہ ۱۲/۸/-
شری بھگوت گیتا کے آج تک شائع شدہ تراجم میں سب سے
بہ بالتشریح اور مفصل۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:

پنجابی پستک بھنڈار دریبہ کلاں دہلی ۶

شری گورو گرنتھ صاحب جی آد

جس کے تلفظ بالکل صحیح ہونیکے علاوہ مشکل الفاظ کے معنی حاشیے
پر خالصہ پنتھ کے سیوک شری بابا بھائی بلبیر سنگھ جی بیدی کے کمال بزرگی
اور محنت سے لکھے ہیں۔ بعدازاں شری سودھی تیجا سنگھ جی گرنتا گوربانی
پرکاش نے صحت کرنے میں اپنا زور قلم ختم کر دیا ہے جس کے صفحات
چوبیس صد سے بھی زائد ہیں۔

سابقہ ایڈیشن جو کسی زمانہ میں چھپا تھا۔ اس کے صفحات
اکیس صد تھے ہر ورق نہایت اعلیٰ پانچ رنگ کا جس میں سنہرا رنگ
بھی شامل ہے۔ لگوایا گیا ہے۔

موٹے عمدہ کاغذ و کپڑے کی عمدہ جلد سمیت صرف پچیس روپے ۲۵/۰

علاوہ ڈاک خرچ

پنجابی پستک بھنڈار دریبہ کلاں دہلی ۶

فہرست ہائے کتب علم و فنون

- دولت کمانے کے ڈھنگ عرف صنعت تجارت کے پوشیدہ راز ۳/۰
- خوشبودار تیل بنانا ۲/۰/۰
- مکمل صابن سازی [illegible]
- گنجینۂ روزگار ۲/۴/۰
- گنجینۂ ہیرا لال ۱/۸/۰
- ندہ گار دو زیل اُردو ۲/۴/۰
- ریڈیو گائیڈ ۲/۸/۰
- موٹر کار گائیڈ و موٹر سائیکل گائیڈ ۳/۰
- الیکٹرک گائیڈ ۴/۰/۰
- معاون الخزاد ۱/۸/۰
- معاون ورکشاپ ۱/۸/۰
- بغیر بجلی کا ریڈیو ۱/۴/۰
- ہارمونیم گائیڈ کلاں ۱/۸/۰

مشہور و معروف دھارمک کتابیں

- دل کی گیتا (منظوم) ۲/۸/۰
- بھگت مال ۳/۱۲/۰
- ہندو دھرم کی عظمت ۲/۱۲/۰
- گیتا وک درشن ۲/۱۲/۰
- سائیں کے سو خیال ۱/۰/۰
- گنگا دھرم پرچار ۱/۰/۰
- میراں بائی کے بھجن ۰/۱۰/۰
- تلسی دوہاولی ۰/۴/۰
- کبیر دوہاولی ۰/۴/۰
- درگا پاٹھ اُردو ۰/۱۲/۰
- شریمد بھگوت گیتا مترجمہ مہاتما گاندھی ۱/۴/۰
- شریمد بھاگوت مکمل بارہ اسکندھ ۱۰/۰
- سُندر رامائن پنجابی ۴/۸/۰
- مہا بھارت جسونت سنگھ ۴/۰/۰

نوٹ :- ایک روپیہ سے کم قیمت کی وی۔ پی نہیں کی جا سکے گی

منگانے کا پتہ :- پنجابی پستک بھنڈار دریبہ کلاں دہلی

امیر بن جائیے

کتاب "دولت کمانے کے ڈھنگ" جس کے مطالعے سے ملک کے لاکھوں بیروزگار نوجوان آج باعزت طور پر اپنی روزی کما رہے ہیں کتاب یورپ، جرمنی، جاپان اور امریکہ کے فارمولوں و دولت کمانے کی عملی تدابیر کا شاندار مجموعہ ہے۔

کتاب کی چند سرخیاں:۔ مشہور عالم پیٹنٹ ادویہ، ہر قسم کے شربت، اچار، مربے، چٹنیاں، بال اڑانے کے تیل، صابون و عرق، ہر قسم کے انگریزی و دیسی صابون، خوشبودار تیل و عطر، انگریزی و دیسی مٹھائیاں بیکری، ڈرائی کلیننگ، نیو گولڈ سازی، ربڑ کی مہریں وغیرہ کے ہزارہا نسخہ جات پڑھ کر آپ بھی قلیل سرمایہ سے ایک کارخانہ جاری کر کے دنوں میں ہی دولتمند بن سکتے ہیں۔ اس نرالی کتاب کی ایک جلد آج ہی ہم سے طلب فرمائیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ رنگین سرورق کے باوجود قیمت صرف تین روپے (۳/۰/۰)

بن گیا پتھر سے پارس ناہلیہ کی طرح ؛ پڑ گئی خاکِ قدم جس پہ پیغا

پربھو بھگتوں کیلئے نادر تحفہ

بالمیکی رامائن باتصویر

بھگتوں کی دیرینہ خواہش کو مدِ نظر رکھ کر ہم نے زرِ کثیر صرف کر کے بالمیک کی زندہ جاوید تصنیف رامائن کا سلیس زبان میں ترجمہ کرایا بھگوان رامچندر جی کے جنم سے لیکر نج دھام تک جانے کا چرتر ایسے پیرایہ تحریر کیا ہے۔ کہ پڑھنے والے پر وجد طاری ہو جاتا ہے۔ زبان ایسی آسان ایک بچہ بھی آسانی سے سمجھ سکے۔ اس عظیم الشان دھارمک تحفہ کی ایک حاصل کرنے کا آج ہی انتظام کیجئے۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کی انتظار لئے شکایت معاف۔ بڑے سائز کے پونے تین سو صفحات، کاغذ لکھائی چھپائی بہترین، مضبوط جلد، رنگین تصاویر سے مزین

باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت صرف چار روپے۔

ڈاک خرچ نو آنے علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ پنجابی پستک بھنڈار دریبہ کلاں دہلی ۶

न है?
कि हम उन्हें
न में उनमें केवल
—वह हैं सांगियो

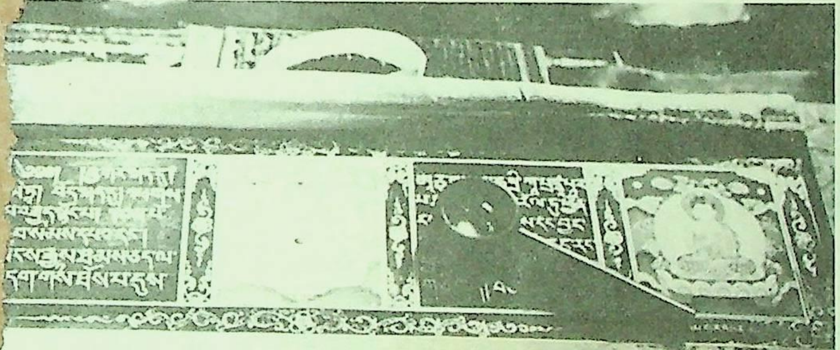
चित्र के रूप में उदाहरण दिये गये हैं। इन चित्रों में कलाकार ने चिकित्सीय प्रतिभाओं के साथ नया चित्र संबद्ध किया है जो तिब्बत में विद्यमान था और वे लोगों को प्राचीन काल से

जब
उत्त
के अं

त्र विवरण किस प्रकार

आखिरकार इस सचित्र विवरण में शरीररचना संबंधी चार्ट दिया हुआ है जिससे मानव-शरीर की संरचना का पता चलता है, शरीर के उन स्थलों का रेखांकन जहां से खराब खून निकाला जाता है, शरीर दागने वाले यंत्र और सूची-वेध, वनस्पतियों,

आमुख में आप उस स
का विस्तृत विश्लेषण पा
परिशिष्ट का नाम और
सूची तथा औषधि औ
संबंधी कच्चे मालों के
की सूची होगी। इस सचि
के प्रत्येक पृष्ठ पर टिप्पणियां



प्राचीन औष

...ार्थ
...ा है
...ो है।
...योग ...
...की ... हैं कि
...अधिकार ... की उस
...के। कोई ... तिब्बती
... की नाड़ियों
...ना चाहें।

...त्साशास्त्र के ...लिए यह पुस्तक ...यमान सहायक

...टीक कहते हैं।
...की कई पीढ़ियों
... औषधियों के
...

वैदूर्य) सूत्रों के लेखक थे। उन्होंने ही सचित्र विवरण संकलित करने का आदेश दिया था। यह उतने ही महान थे जितने पुनर्जागरण काल के इटली के मनीषीगण। वह असाधारण राजनेता और सिद्धांतकार थे और उन्होंने धर्म, ज्योतिषशास्त्र और औषधि पर अनेक कृतियों की रचना की। उन्हीं के नेतृत्व में तिब्बत की राजधानी लासा में दलाई लामा के भव्य प्रासाद का निर्माण संपन्न हुआ। और वह चागपोरी चिकित्सा पद्धति के संस्थापक थे।

सांगियो गियाजो की औषधि संबंधी रचना 11वीं सदी के **झुद-शी** सूत्रों या "पुस्तक चतुष्ठय" की जिसे तिब्बती चिकित्साप्रणाली का क ख ग कहा जा सकता है, विस्तृत टिप्पणी है। इसमें ...यो गियाजो ने तिब्बत ...चलित विभिन्न चिकित्सा पद्धतियों को ...

हमारे देश में आया?

हमारे पास एक सटीक प्रतिलिपि है जो तिब्बतियों के अनुसार मूल कृति के समान ही है। इस बात की संभावना है कि इस प्रतिलिपि को तैयार करने का आदेश बुर्यात जाति के अगवान दोर्जीएव ने दिया है जो 13वें दलाई लामा के शिक्षक थे। सदी के समाप्त होते-होते, वह प्रतिलिपि तिब्बत से बुर्यातिया लायी गयी और 1936 से यह निरीश्वरवाद संग्रहालय में रखी हुई है और आज कल यह उलान-उदे में संयुक्त ऐतिहासिक और कला संग्रहालय में रखी हुई है।

आप किन लोगों के लिए इसे प्रकाशित कर रहे हैं?

मेरा विचार है कि इसमें दार्शनिकों, नृवंशशास्त्रियों, जीवविज्ञानियों, भू-विज्ञानियों, औषधि निर्माताओं और ...

पशु और खनिज मूल ...
गुण वाली कच्ची सामग्रिय...
और धार्मिक एवं रोजमर्रा...
पर गीत रचे हुए हैं।...
विज्ञान संबंधी सारणी है त...
संबंधी औजारों की त...
उस सचित्र विवरण को ...
के तिब्बत का "विश्व-...
मानता हूं। इसे रूसी, ...
फ्रांसीसी भाषाओं में प्र...
जायेगा।

मेरा विश्वास है ... लोगों ने भी इस ... प्रकाशन में भाग लि...

हां, उन लोगों ने ...
यूनेस्को के लिए सोवि...
की सहभागिता के स...
संघ की विज्ञान अकादे...
अध्ययन संस्थान और ...